

## URDU NOVEL BANK

# شوق سی یار فقیری دا از قلم عائشہ مغل مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق مصنفین کے نام محفوظ ہے خلاف ورزی کی صورت میں قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ ناول بینک ویب پر اپنی تحریر پبلش کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمارے واٹس اپ یا ای میل پر سینڈ کر دیں۔

E-mail : [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com)

WhatsApp : [92 306 1756508](https://www.whatsapp.com/channel/0029va333333333333333333)

ناول بینک انتظامیہ

Vist For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

وہ سر پکڑے گو لگو حالت میں نا جانے کب سے اجیہ کو تلاش کر رہا تھا، اس نے تقریباً پورا گھر چھان مارا تھا لیکن وہ کہیں نہیں تھی، وہ اسکی گمشدگی کے متعلق سوچ ہی رہا تھا جب اسکی سماعتوں میں کچھ آوازیں گونجی تھیں اور پھر اس کے قدم ان آوازوں کی سمت تعین کرتے اسٹور روم کے جانب بڑھے، اس کے قدم تیزی سے سفر طے کر رہے تھے۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

مس کنفیوژن! واٹ از دس؟ کیا ہے یہ سب؟" اس کے اچانک دھاڑنے پر اپنے کام میں مصروف اجیہ یکدم چونکی تھی اور اس نے گھبرا کر یوسف کی جانب دیکھا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

سامان ہے مسٹر سولیوشن! اپکو نظر نہیں آ رہا کیا؟" اجیہ نے خود کو بمشکل نارمل ظاہر کرتے ہوئے اسٹور روم مین رکھے سامان کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر اسے نظر انداز کرتی اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

تمیز نہیں ہے نا ذرا بھی تم میں؟" یوسف نے آگے بڑھ کر کندھے سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب موڑا تھا اور اب غصیلی نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

تمیز۔۔ تمیز تو مجھ میں بہت ہے لیکن جانتے ہو؟ یہ تمیز تب ہی آتی ہے جب سامنے والا ڈزو کرتا ہو۔" اجیہ بھی کہاں چپ رہنے والی تھی منہ توڑ جواب دینے میں تو وہ ویسے ہی ماہر تھی۔

## URDU NOVEL BANK

یوووو۔۔۔ شاید تم اپنی اوقات بھول چکی ہو۔" یوسف نے سرخ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

اوقات کی بات تو تم مت ہی کرو یوسف، تم جیسا دو کوڑی کا انسان یہ باتیں " کرتا اچھا نہیں لگتا۔" اجیہ نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواباً ترخ کر کہا تھا۔

visit for more novels:

تم میرے ضبط کا امتحان مت لو۔" یوسف کا دل چاہا سامنے کھڑی اس چھٹانک " بھر کی لڑکی کی جان نکال دے لیکن ناجانے کیوں برداشت کر گیا۔

کیا کرو گے ہاں؟ مارو گے؟ گھر سے نکال دو گے؟ ارے نہیں نہیں گھر سے تو تم " نہیں نکال سکتے پھر لوگ کیا کہیں گے؟ یوسف راؤ نے اپنی بیوی کو گھر سے

## URDU NOVEL BANK

نکال دیا، یہ بات تو پورے سوشل میڈیا پر آگ لگا دے گی، ہا ہا ہا یوسف تم کچھ نہیں کر سکتے کیونکہ تم لوگوں کی باتوں پر چلنے والے انسان ہو اوپس سوری انسان نہیں کھڑ پتلی ہو کیونکہ دوسروں کے اشاروں پر چلنے والا انسان نہیں ہو سکتا "اجیہ نے مضحکہ خیز لہجے میں کہا۔

دیکھو لڑکی تم مجھے بہت ہلکا لے رہی ہو میری انا کو مت جگاؤ ورنہ میں وہ کر " بیٹھوں گا جو تم سوچ بھی نہیں سکتی "یوسف نے شہادت کی انگشت اس کے سامنے کرتے ہوئے اسے وارن کرنا چاہا، اب اجیہ اسکے ضبط کا امتحان لے رہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

ہاں ایگو کا مادہ تو تم میں ویسے ہی کوٹ کوٹ کر بھرا ہے، لیکن یاد رکھنا جس "دن تمہیں وقت کی مار پڑی اس دن تمہاری ایگو دو کوڑی کی ہو کر رہ جائے گی۔" اجیہ ہار ماننے والوں میں سے کہاں تھی۔

سمجھتی کیا ہو خود کو ہاں؟ مجھے دو کوڑی کا کہتی ہونا خود کو دیکھا ہے کبھی چٹکی "بھر بھی نہیں ہو اور باتیں اتنی بڑی بڑی کرتی ہو دوسٹ نہیں لگیں گے تمہاری اکڑ توڑنے میں "یوسف اب کی بار دھاڑا تھا۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

کرو! کیا کرو گے، آج تو کر ہی دو "اجیہ نے لاپرواہی سے کہا۔"

دفع ہو جاؤ یہاں سے میں ایسی لڑکی پر تھوکنہ بھی پسند نہیں کرتا جس کا کردار "ہی مشکوک ہو جو ایک ہی وقت میں کئی کئی نکاح کئے بیٹھی ہو اور جانے کتنے

Vist For More Novels : [www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

## URDU NOVEL BANK

مردوں کو اپنی طرف مائل کر چکی ہو" یوسف نے پل میں اس کو عرش سے فرش پر لاپٹا تھا، اب کی بار واقعی اسے چپ لگ چکی تھی اچانک گلے میں کوئی نمکین گولا پھنسا تھا آنکھیں بھیگنے ہی والی تھیں جب اس نے اذیت بھرا لمحہ طے کیا تھا اور آنسوؤں کو اندر ہی اندر پی گئی، اب بس وہ چپ سادھے یوسف کو دیکھ رہی تھی جہاں اجیہ کی آنکھوں میں تاسف تھا وہیں یوسف کی آنکھوں میں آگ تھی، غصہ تھا، اور پھر وہ نظر پھیرتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ ہاں وہ یہی تو کرتا تھا اس کی ذات کو دو کوڑی کا کر کے رکھ دیتا تھا اور اس کے پاس ہمیشہ ہی کوئی جواب نہیں ہوتا تھا اور وہ ہمیشہ ہی یوسف کو خالی خالی اور تاسف بھری نظروں سے دیکھتی رہ جاتی تھی اب بھی وہی ہوا تھا یوسف کے جانے کے بعد وہ اسٹور روم کا دروازہ بند کرتی وہیں بیٹھتی چلی گئی لیکن ہاں وہ روئی نہیں تھی جانے کیوں وہ روتی نہیں تھی یا اسے رونا نہیں آتا تھا یہ بات تو بس وہی جانتی تھی ہاں اس کے اندر کچھ تھا کوئی غم کوئی درد کوئی شکوہ جو دھاڑیں مار مار کر روتا تھا جسکی آواز وہ خود میں ہی قید کر لیتی تھی اور پھر خود کو سمجھاتی نبھاتی پھر

## URDU NOVEL BANK

سے نارمل ہو جایا کرتی تھی اب بھی وہ کچھ دیر بعد دوبارہ سے اسٹور روم میں کسی چیز کی تلاش میں مصروف نظر آرہی تھی اب اسے دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو، جانے کیسے وہ ایسا کر لیا کرتی تھی؟



یہ اس بڑی سی حویلی میں موجود اس خوبصورت سے لاؤنج کا منظر تھا جہاں صوفے پر تین شخصیات براجمان تھیں، نمرہ، نریم اور روحان، یہ تینوں اس گھر کے چھوٹے بیٹے ادریس صاحب کی اولادیں تھی جبکہ اس گھر کے بڑے بیٹے احمد صاحب کی دو اولادیں تھی یوسف اور شفق۔ یہ سب اس حویلی میں بہت ہی اتفاق سے رہتے تھے ان سب کی بات ایک ہی ہوتی تھی ہر انسان اس حویلی کے مکینوں کے اتفاق کی تعریفیں کئے ملتا تھا۔ پورے گاؤں والے احمد اور ادریس صاحب کو بہت ہی معزز سمجھتے تھے اور اکثر گاؤں کے فیصلوں کے لئے ادریس صاحب کو بلایا جاتا



## URDU NOVEL BANK

تھا وہ چھوٹے ضرور تھے لیکن فیصلہ کرنے کی صلاحیت انہیں اللہ کی طرف سے ملی تھی، لاونج میں ینگ جنریشن خوب محفل لگائے بیٹھی تھی۔

السلام و علیکم۔۔۔" وہ جیسے ہی لاونج میں داخل ہوئی نریم نے مسکرا کر سلام کیا "تھا لاونج میں اس وقت تقریباً پوری ہی ینگ جنریشن موجود تھی سب نے ہی مسکرا کر اسکی جانب دیکھا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

و علیکم السلام۔" اس نے دھیرے سے جواب دیا تھا۔

آئیے نا بیٹھے بھا بھی۔۔۔" وہیں موجود روحان نے اسے بیٹھنے کی آفر کی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

ہاں کیوں نہیں ویسے کیا چل رہا ہے یہاں؟" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔"

کچھ نہیں بس نمرہ کی شادی کا ڈسکشن۔۔۔" روحان نے نارمل لہجے میں بتایا۔"

اوہ اچھا تو کیا ڈسکشن چل رہا تھا؟ مجھے بھی تو پتا چلے۔" اجیہ نے پرہوش ہوتے ہوئے کہا۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

ڈریس سلیکشن۔۔۔" نریم نے شوخی سے بتایا۔"

بھابھی میں تو نمونہ کی شادی پر وائٹ ڈریس پہنوں گی سوچ لیا میں نے" نریم نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

ہاں گھومنا روح بن کر، مجھے تو آج تک پتا نہیں چلا کہ آخر اس کی لاش کہاں ہے؟ اگر مجھے ایک دفعہ پتا چل جائے نا تو اس کی روح کو آزادی میں نے ہی دینی ہے۔" روحان نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا کیونکہ نریم کو ہر چیز وائٹ ہی پسند تھی اور اس بات سے روحان کو ہمیشہ کی چڑھوتی تھی۔

اور اگر تم نے بکو اس بند نہیں کی تو یہ روح تمہیں بھی ساتھ ہی لے کر جائے گی اس لئے بہتر ہے کہ خاموش رہو" نریم نے آنکھیں مسکاتے ہوئے کہا انکی بحث پر وہاں بیٹھے سب ہی ہنس رہے تھے۔

شفق کہاں ہے؟ "شفق کو نہ پا کر اجیہ نے سوال کیا۔۔"

## URDU NOVEL BANK

بیٹھی ہوگی کہیں اپنے جھوٹے عاشق کا روگ گلے سے لگا کر "نمرہ نے منہ"  
 بسورتے ہوئے کہا شفق کے نام پر تقریباً سب کے ہی چہرے کے زاویے بگڑے  
 تھے اس بات کی وجہ اجیہ کو آج تک سمجھ نہیں آئی تھی اور پوچھنا اسے مناسب  
 نہیں لگتا تھا اسلئے چپ رہنا ہی ٹھیک لگتا تھا اسے۔

کیا ہوا بھابھی آپ چپ ہو گئیں؟ "روحان نے ماحول کی سنگینی ختم کرنے کے"  
 لئے پوچھا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

نہیں ایسی بات نہیں "اس نے نارمل لہجے میں کہا۔"

چھوڑیے بھابھی یہ سب یہ بتائیے کہ بھائی نے کیا دیا تھا آپ کو شادی"  
 پر؟؟ "نریم نے شرارتی مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے پوچھا اس کی بات پر اجیہ

Vist For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

## URDU NOVEL BANK

کے چہرے پر عجیب تاثر ابھرا تھا کیا بتاتی ان کو کہ کیا دیا تھا یوسف نے اسے  
ذلت و رسوائی کے سوا۔

تمہارے بھائی نے مجھے اس دن جو تحفہ مجھے دیا تھا وہ میں تمہیں نہیں بتا  
سکتی "اس سے کوئی جواب ہی نہیں بن رہا تھا سو جو منہ میں آیا کہہ گئی۔

کیوں نہیں بتا سکتی تم؟ بتاؤ اس دن میں نے تمہیں آئینہ دکھایا تھا اور اس  
میں تمہاری اصلیت، بتایا تھا کہ تم کیا ہو؟ "اب کی بار بولنے والا یوسف تھا اور جو  
الفاظ اس نے کہے تھے وہ سن کر سب ہی ساکت رہ گئے تھے، جھٹکا تو اجیہ کو  
بھی لگا تھا کہ وہ بات جو وہ سب سے چھپا رہی تھی وہ کیسے اور کن لفظوں میں  
کہہ گیا۔

## URDU NOVEL BANK

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بھائی؟" روحان نے ہمت کر کے سوال کیا کیونکہ "یوسف کے سامنے بولنا گویا مکھیوں کی چھتے میں ہاتھ ڈالنے جیسا تھا۔

جو تم نے سنا" جواب تیکھے لہجے میں آیا تھا جبکہ مضحکہ خیز نظریں اجیہ پر ہی "تھیں۔

چپ کیوں ہو گئی سویٹ ہارٹ، بتاؤ نا میں نے اور کیا دیا تھا تمہیں تحفے "میں؟" یوسف چلتا ہوا اجیہ کے برابر میں آکھڑا ہوا تھا اور شانوں سے تھام کر اس کا چہرہ اپنی جانب کیا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے اس سچویشن کو کیسے ہینڈل کرے۔

## URDU NOVEL BANK

آ۔آ۔آ۔آپ نے ب۔بتا دیا کافی ہے۔"اجیہ نے مصنوعی مسکراہٹ لبوں پر"  
سجاتے ہوئے کہا جبکہ وہ تینوں تو بس یوسف کی کہی باتیں ہی سمجھنے کی کوشش  
کر رہے تھے۔

کیوں! تم بھی بتاؤ نا جانو"یوسف نے مزے لیتے ہوئے کہا جبکہ باقی تینوں تو"  
اب ساکت کھڑے یوسف کے عجیب و غریب رویے کو دیکھ رہے تھے۔

visit for more novels:

م۔مجھے جانا ہے۔"اجیہ نے پیشانی پر آیا پسینہ پونچھتے ہوئے کہا اور تقریباً بھاگتی"  
ہوئی وہاں سے نکل گئی۔

لگتا ہے بھا بھی شرما گئیں۔"نمرہ نے مشکل ہنستے ہوئے کہا تاکہ ماحول پر چھائی"  
گھٹن کم ہوسکے جبکہ وہ خود سوچ میں پڑ گئی تھی کہ آخر یوسف کہنا کیا چاہ رہا تھا؟

Vist For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

## URDU NOVEL BANK

اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ تینوں سر جھٹکتے پھر سے گفتگو میں مصروف ہو چکے تھے جبکہ یوسف وہاں سے جا چکا تھا۔



آخر کرنا کیا چاہتے ہو تم؟" وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا اجیہ زور سے چلائی "تھی۔

visit for more novels:

[www.urduromelbank.com](http://www.urduromelbank.com)

اپنی آواز نیچی رکھو" یوسف نے غصے سے کہا۔"

کیوں نیچی رکھوں، میں بولوں گی اور بلکہ اور بھی تیز بولوں گی۔" اجیہ نے تمام لحاظ "بالائے طاق رکھتے ہوئے کہا۔

Vist For More Novels : [www.urduromelbank.com](http://www.urduromelbank.com)



اس کے لئے باکردار ہونا ضروری ہے بدکردار لوگ چھپتے چھپاتے ہی اچھے لگتے ہیں " مس کنفیوژن "یوسف نے مضحکہ خیز لہجے میں کہا۔

میں بدکردار نہیں ہوں۔ "اجیہ نے تڑپ کر کہا۔"

ہا ہا ہا۔۔ تم مجھے بیوقوف نہیں بنا سکتی، اگر اتنی ہی پاکیزہ ہو تو اس لڑکے کے " ساتھ کیا کر رہی تھی؟ "یوسف نے بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا۔

وہ۔۔۔ "اجیہ نے بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا جب یوسف کی بات پر وہ چپ " ہوئی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

پھر سے کوئی جھوٹ مت گھڑنا، مجھے تمہاری کسی بات پر ذرہ برابر بھی یقین " نہیں ہے "یوسف نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

اچھا تم باکردار ہو ثابت کرو۔ "اجیہ نے دوبارہ جواب دیا تھا۔"

مجھے اپنا کردار ثابت کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے "یوسف نے الماری کی " جانب بڑھتے ہوئے کہا۔

کیوں نہیں ہے؟ کیا پتا تم نے بھی کتنی جگہ منہ مارا ہو؟ "اجیہ نے ہاتھ " باندھتے ہوئے کہا۔

اپنی زبان کو لگام دو ورنہ مجھے زبانیں بند کرنی آتی ہیں "یوسف نے اسے وارن کیا" تھا۔

تم اپنی ان دھمکیوں سے صرف بیچارے بے قصور مجرموں کو ہی ڈرا سکتے ہو مجھے " نہیں "اجیہ نے نڈر لہجے میں کہا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

میں کسی بے قصور کو نہیں ڈراتا۔ "یوسف نے مختصراً جواب دیا تھا۔"

یہ تمہیں لگتا ہے جبکہ میرے نزدیک یوسف احمد راؤ سے بڑا فراڈ، جھوٹا، بے غیرت " کوئی نہیں ہوسکتا "اجیہ کے ایک ایک لفظ میں نفرت اور حقارت تھی، لیکن اگلے ہی

لمحے یوسف اس کی جانب بڑھا تھا اور ایک زور دار طمانچہ اس کے منہ پر رسید کیا تھا۔

آاا۔۔۔"وہ اپنے گال پر ہاتھ رکھ کر کراہی تھی۔ اس کی انگلیوں کے نشان" اس کے سفید نازک گالوں پر چھپ چکے تھے اور ہونٹوں سے خون بہنے لگا تھا شاید تھپڑ کچھ زیادہ ہی زور سے لگا تھا جس کی وجہ سے اسکا نچلا ہونٹ بری طرح زخمی ہوچکا تھا۔

visit for more novels:

[www.urduovelbank.com](http://www.urduovelbank.com)

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی۔؟"وہ اب بری طرح یوسف کو" جھنجھوڑ رہی تھی جو الماری سے کپڑے نکال کر بریف کیس میں رکھ رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

بیچھے ہو کیا جاہل عورتوں والی حرکتیں کر رہی ہو نفرت ہے مجھے ان گھٹیا حرکتوں سے "یوسف نے اسے زور سے دھکا دیا تھا اور وہ زمین بوس ہوئی تھی اور اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر دوبارہ یوسف کی جانب بڑھتی یوسف بریف کیس لئے وہاں سے جا چکا تھا وہ جانتی تھی وہ کہاں گیا تھا وہ واپس شہر جا چکا تھا اور وہ جانتی تھی کہ اب وہ ویک اینڈ پر ہی واپس آئے گا، وہ اٹھی تھی اور دروازے کی جانب بڑھی تھی لیکن یوسف دروازہ بھی باہر سے لاک کر کے گیا تھا اسنے بجانا مناسب نہ سمجھا اور وہیں بیٹھتی چلی گئی اب اس کے دماغ میں ماضی کی حسین یادیں گھوم رہی تھیں جب وہ یوسف سے پہلی دفعہ ملی تھی کیا دن تھے وہ بھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com



آپ نے سگنل کیوں توڑا؟ کیا آپ کو سامنے لگی سگنل لائٹ نظر نہیں آرہی؟  
تھی؟ حیرت ہے گلاسز تو اپنے چہرے سے بھی بڑے لگائے ہوئے ہیں پھر بھی  
نظر نہیں آئے سگنل "اسے کالج سے کافی لیٹ ہو چکا تھا اور اس چکر میں وہ

## URDU NOVEL BANK

سامنے ریڈ سگنل لائٹ نہیں دیکھ پائی اور جانے انجانے میں سگنل توڑ گئی اور پھر بے ساختہ ہی اس نے گاڑی کو بریک لگائی تھی، ہوش تو تب آیا جب کسی نے اس کی گاڑی کا شیشہ بجایا تھا اور اب وہ پولیس انسپکٹر اس کے سر پر کھڑا اس سے سوال و جواب کر رہا تھا۔

دیکھئے تمیز سے بات کریں مجھے کالج سے لیٹ ہو رہا تھا تو بس غلطی سے یہ سب "ہو گیا" اس نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

بہت خوب بہانہ بنایا ہے میڈم میں اچھے سے جانتا ہوں تم جیسی آوارہ لڑکیوں کو "تم نے جان بوجھ کر سگنل توڑا ہے۔" پولیس انسپکٹر نے جیسے پر یقین لے لے میں کہا۔

## URDU NOVEL BANK

مانڈیور لینگویج ذرا زبان سنبھال کر بات کریں مانا کہ آپ کے پاس یہ پولیس " یونیفارم ہے تو یہ مت سمجھئے گا کہ میں ڈر جاؤں گی آپ سے "اجیہ نے نڈر لہجے میں کہا تھا، یوسف بہت غور سے اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا ناجانے کیوں اسے اس سے بحث کرنا اچھا لگ رہا تھا۔

میڈم باہر آئیے۔ "یوسف نے سپاٹ لہجے میں کہا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

لیکن کیوں؟؟؟ "اجیہ بھی اجیہ تھی۔"

میڈم میں نے کہا باہر آئیے "یوسف نے اپنی بات دہرائی تھی۔"

## URDU NOVEL BANK

لیکن میں نے ایسا کیا کیا ہے؟ مجھے میرا جرم تو بتائیے "اجیہ نے نا سمجھی سے کہا" ہاں ڈر تو وہ گئی تھی کیونکہ وہ ایک شریف خاندان سے تعلق رکھتی تھی اور شریف گھر کی لڑکیاں پولیس اسٹیشن کے قریب بھی نہیں بھٹکتیں، اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے وہ اب سہمی سہمی نظروں سے یوسف کو دیکھ رہی تھی اور یوسف بس اسے ڈرانا ہی تو چاہتا تھا اور وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہو چکا تھا۔



visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

کیا آپ مجھے پولیس اسٹیشن لے کر جائیں گے؟ "اس کے آنکھوں میں بے اختیار ہی آنسوں آچکے تھے اس نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔"



## URDU NOVEL BANK

نہیں میڈم میں تو آپ کو ڈیٹ پر لے جانے والا ہوں "یوسف نے طنزیہ لہجے میں " کہا۔

دیکھیں آپ مجھے جانے دیں نا پلینز "اب کی بار اس کا لہجہ نرم ہوا تھا بلکہ اب تو " وہ اسکی منتیں کر رہی تھی۔

دیکھیں اگر آپ جانا چاہتی ہیں تو چالان بھریں اور جائیں "یوسف نے صاف گوئی " سے کام لیا۔

اوکے۔۔۔ "اس نے اتنا کہہ کر اپنا بیگ ٹولنا شروع کر دیا لیکن افسوس والٹ تو " وہ گھر بھول آئی تھی شاید آج کا دن اس کے لئے بہت برا ثابت ہونے والا تھا اب وہ خوفزدہ نظروں سے یوسف کو دیکھ رہی تھی۔

کیا ہوا؟ ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟" یوسف نے تعجب سے پوچھا۔

وہ میں والٹ تو گھر ہی بھول گئی۔۔۔" آنسو بے اختیار گالوں پر پھسلا تھا۔

اف! ایک تو تم لڑکیوں کو بات بات پر رونا کیوں آجاتا ہے یار؟" یوسف نے "بیزاری سے کہا۔۔ لیکن وہیں کہیں بہت دور دل کو کچھ ہوا تھا اس کے آنسو دیکھ کر تکلیف محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اچھا سنو پہلے اپنے آنسوؤں پونچھو" یوسف نے چڑتے ہوئے کہا اس نے جلدی "سے اپنے آنسو صاف کئے تھے۔

جانا چاہتی ہو؟ "یوسف نے دھیمے لہجے میں پوچھا اب وہ کہیں سے بھی کچھ دیر"  
 پہلے والا انسپکٹر یوسف راؤ نہیں لگ رہا تھا بلکہ بہت ہی ڈیسنٹ نرم مزاج انسان  
 معلوم ہو رہا تھا۔

جی۔۔ "اس نے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔"

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

اوکے ایک کام کرو یہ پین پکڑو اور اس پیپر پر اپنا نام اور نمبر لکھ کر دو"  
 مجھے "یوسف نے قلم اور صفحہ اسکی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔

لیکن کیوں؟ "اب کے رونا دھونا بھول کر اس نے آنکھیں پٹیٹاتے ہوئے سوال"  
 کیا۔

جانا چاہتی ہو تو لکھ لو ورنہ چلو میرے ساتھ پولیس اسٹیشن "یوسف کا انداز حتمی"  
تھا اجیہ نے کوئی اور راہ نہ نکلتی دیکھ کر جلدی جلدی اس پیپر پر نام اور ایڈریس  
لکھ دیا۔

حفظ۔۔ "یوسف نے پیپر ہاتھ میں لیتے ہوئے پیپر پر لکھا نام پڑھا تھا وہ شاید"  
بھول گیا تھا کہ وہ کس عہدے پر تھا اور کیسی حرکتیں کر رہا تھا۔

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اوکے جاؤ "یوسف نے نارمل لہجے میں کہا جبکہ دماغ مختلف روش پر دوڑ رہا"  
تھا، یوسف کے اجازت دینے کی دیر تھی کہ اجیہ یہ جاوہ جا۔۔ اس کی جلد بازی  
دیکھ کر یوسف نے قہقہہ لگایا تھا اور پھر اپنے ساتھ کچھ فاصلے پر کھڑے حوالدار کو

## URDU NOVEL BANK

اپنی جانب متوجہ دیکھ کر وہ جھینپ گیا اور پھر وہ پیپر قلم جیب میں ڈالتے ہوئے پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔



وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی واپس لوٹا تھا آج پورا دن کام کر کر کے وہ بری طرح تھک چکا تھا تب ہی اس نے موبائل نکالنے کے لئے جیب میں ہاتھ ڈالا تھا اور موبائل کے ساتھ وہ پیپر بھی اس کے ہاتھ میں آ گیا۔ یکدم اجیہ کی بھگی آنکھیں نظروں کے سامنے گھومیں تھیں وہ پیپر پر لکھا اس کا نام دیکھ کر بے ساختہ مسکرا دیا اور پھر بہت سوچنے کے بعد اس نے پیپر پر لکھا نمبر موبائل میں سیو کیا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ نمبر ڈائل کرتا فون کان سے لگا چکا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

السلام علیکم "کال ریسو ہوتے ہی اس نے سلام کیا تھا لیکن لگے ہی لمحے اسے "حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا اس نے فون کان سے ہٹا کر پیپر پر لکھا نمبر دوبارہ میچ کیا تھا لیکن نمبر تو بالکل ٹھیک تھا اس نے پھر بھی ہمت کر کے دوبارہ فون ملایا تھا۔

کون ہو سائیں؟ کیوں بار بار فون کرتا ہے؟ "کال ریسو ہوتے ہی دوسری جانب" سے کسی آدمی نے کہا تھا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

مجھے حفظہ سے بات کرنی ہے۔ "یوسف نے فوراً اپنا مدعا سامنے رکھا تھا۔"

کون حفظہ سائیں؟ یہاں کوئی حفظہ نہیں رہتی اور یہ تو میرا نمبر ہے "دوسری" جانب سے نارمل لہجے میں جواب آیا تھا۔

Vist For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

## URDU NOVEL BANK

ارے لیکن اس لڑکی نے مجھے یہی نمبر دیا تھا۔ اپ کی کوئی بیٹی ہے؟ "یوسف"  
ناچاہتے ہوئے بھی سوال کر بیٹھا۔

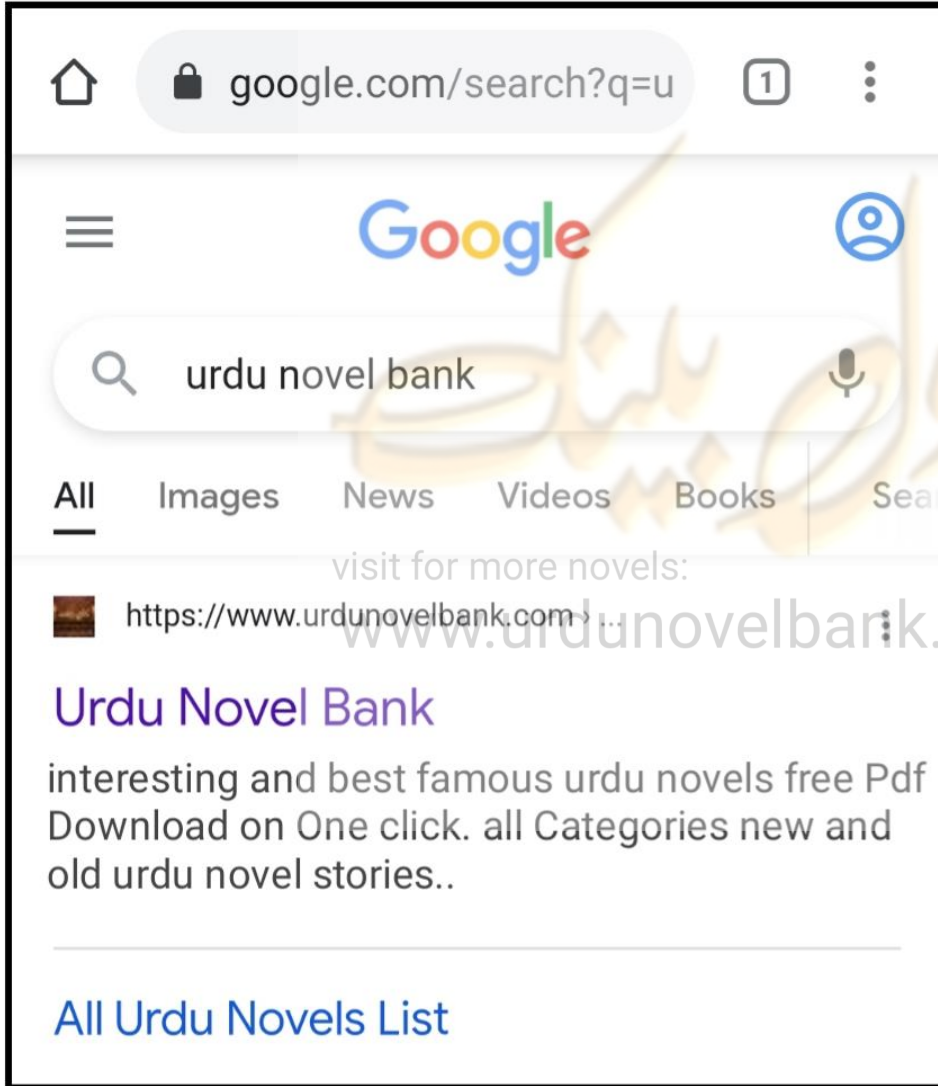
میرا کوئی بیٹی نہیں ہے اور یوں بار بار فون کر کے پریشان مت کیا کرو "اتنا کہہ"  
کر دوسری جانب سے کال ڈسکنکٹ کی جا چکی تھی۔

تو تم مجھے یوسف راؤ کو دھوکا دے گئیں، تم کیا سمجھتی کہ یہ سب کر کے تم بچ"  
گئی تمہیں تو میں قبر سے بھی نکال لاؤں گا "یوسف نے تصور میں اس سے مخاطب  
ہوتے ہوئے کہا آج وہ پہلی لڑکی تھی جو اسے بیوقوف بنا گئی ورنہ آج تک تو  
یوسف خود لوگوں کے دماغ سے کھیلتا ہوا آیا ہے اور پھر پیپر موبائل کے ساتھ رکھتے  
ہی کچھ سوچتے ہوئے وہ فریش ہونے کی غرض سے واشروم کی جانب بڑھ گیا۔



## URDU NOVEL BANK

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ  
www.urdunovelbank.com



Urdu Novel Bank  
website

جہاں ملے آپ کو نئے  
اور اچھے معیاری ناول  
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

**Urdu Novel Bank**

اور ویب سائٹ سے  
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں  
مکمل ناول مفت میں

Vist For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)



یونیورسٹی میں ایڈمیشن ہو رہے تھے، خاصی گہما گہمی اور افراتفری کا عالم تھا آج فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ تھی کاظم اپنے دوستوں کے ساتھ بینچ پر بیٹھا تھا کہ سامنے سے آتی ہوئی حواس باختہ لڑکی کو دیکھا وہ خاصی پریشان تھی۔

ایکسیوزمی! آپ لوگوں کو یہاں کوئی فارم ملا ہے کیا؟ "لڑکی نے قریب آکر پوچھا"

اس کی خوبصورت موٹی موٹی آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے۔

"پتا نہیں، فائل کے اندر سے میرا فارم کہاں گر گیا"

## URDU NOVEL BANK

اوہ "کاظم نے پریشانی کا اظہار کیا اسے اس لڑکی پر ترس آ رہا تھا۔

اور آج تو لاسٹ ڈیٹ ہے، اگر فارم نہ ملا تو میں کیا کروں گی؟ "آنسوؤں پلکوں سے" چھلکنے لگے تھے۔

آپ پریشان نہ ہوں، ہم دیکھتے ہیں آپ یہاں بیٹھیں "کاظم نے اٹھ کر اسے" بیٹھنے کے لئے کہا۔ کاظم ابھی تھوڑا دور ہی چل کر گیا تھا کہ سامنے سے اسے نعیم آتا ہوا دکھائی دیا اسکے ہاتھ میں فارم تھا۔

یار کسی لڑکی کا فارم گیٹ سے ملا ہے مجھے گرا ہوا کب سے اس لڑکی کو ڈھونڈ" رہا ہوں کہ فارم اس کے ہینڈ اوور کر دوں۔ "نعیم نے کاظم سے بغل گیر ہوتے ہوئے فارم اسکی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔

ارے واہ یار یہ تو وہی لڑکی ہے بیچ پر بیٹھی ہے وہ خاصی پریشان ہے اور رو بھی " رہی ہے لاؤ دو " کاظم فارم اس کے ہاتھوں سے لیتا ہوا اس لڑکی کی جانب بڑھا تھا

اوہ تھینک یو سوچ تھینک یو سوچ " اس لڑکی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ " کاظم کا شکریہ کیسے ادا کرے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"میں آپ کا شکریہ کیسے ادا کروں؟"

زیادہ نہیں محترمہ بس دو عدد پڑا اور دو جمبو برگر پلس پیپسی پلا دیں " کاظم نے " شرارتی لہجے میں کہا۔

میں شفق ہوں شفق راؤ آپ؟" اس نے اپنا تعارف کروا کر دونوں کی جانب "دیکھا باقی دوست تو جاچکے تھے بس نعیم ہی پاس کھڑا سب دیکھ رہا تھا۔

میں کاظم اور یہ نعیم ہے "کاظم نے جلدی سے کہا۔"

میں ابھی آکر آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں "شفق نے مسکرا کر کہا اور فارم "لے کر آگے بڑھ گئی۔

یار چیز تو بڑی اچھی ہے۔ "نعیم نے حسب عادت آنکھ مارتے ہوئے کہا۔"

## URDU NOVEL BANK

چپ کر ہریک کو ایک ہی نظر سے مت دیکھا کر شریف لگتی ہے مجھے "کاظم"  
نے اسے گھر کا۔

ہاں شریف کے ساتھ ساتھ میری ہونے والی بھابھی بھی لگ رہی ہے "  
مجھے "نعیم نے شرارت سے سر کھجاتے ہوئے کہا اور اسکی بات پر کاظم کا جاندار  
قمقہ بلند ہوا تھا۔

visit for more novels:



ہاہاہا، میں اسے دینو بابا کا نمبر دے آئی، مجھے یعنی مجھے ڈرانا چاہ رہا تھا وہ آیا "  
بڑا "اجبیہ اپنے گھر میں موجود لان میں رکھی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر براجمان

## URDU NOVEL BANK

اپنی کسی دوست کے ساتھ بیٹھی تھی اور اسے کل ہونے والے واقعے کے بارے میں بتا رہی تھی۔

اتنا خوش مت ہو، تو جسے پاگل بنا کر بنا کر آئی ہے وہ کوئی عام بندہ نہیں بلکہ "ایک پولیس والا ہے تجھے کیا لگتا ہے وہ تجھے چھوڑ دے گا؟ کبھی نہیں" سامنے والے کرسی پر بیٹھی لڑکی نے جیسے اسے کچھ سمجھانا چاہا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

اوائے ہاں یہ تو میں بھول ہی گئی لیکن کیا کر لے گا وہ میرے ساتھ؟ رات "گئی بات" ابھی وہ بول ہی رہی تھی جب اسکی نظر مین ڈور کے اس پار کھڑے یوسف پر پڑی تھی اسکی بولتی بند ہو چکی تھی اب وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھ رہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

مم۔۔ مم۔۔ مش "اس نے لڑکھڑاتی زبان سے کہا تھا تب ہی مش نے اسکی" نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا اور اب وہ پوری بات سمجھ چکی تھی کہ وہ لڑکا وہی پولیس انسپکٹر ہے جسے اجیہ کل بیوقوف بنا کر آئی تھی۔

کھولو دروازہ "یوسف نے چوکیدار کو حکم دیا تھا اور دروازہ لگے ہی لمحے کھل چکا تھا" چوکیدار یعنی دینو بابا تو یوسف کا یونیفارم دیکھ کر ہی ڈر گئے تھے، یوسف اپنی آنکھوں پر لگے گاگلز ہٹاتے ہوئے پوری شان سے اپنی مخصوص چال چلتا ہوا اس کے پاس آیا تھا، وہ تو اب تک سکتے کی حالت میں تھی۔

visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

آ۔۔۔ آ۔۔۔ "اس کی تو زبان تالو سے جا چپکی تھی اس سے تو بولا بھی نہیں جا" رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

کیا ہوا میڈم حفظہ منہ کیوں کھلا رہ گیا آپکا؟؟؟" یوسف نے مضحکہ خیز لہجے میں "کھا۔

اجیہ گئی تو "بے اختیار مش کی زبان سے پھسلا تھا۔۔۔"

اجیہ "یوسف نے طنزیہ ہنسی ہنستے ہوئے اسکا نام دہرایا تھا۔"

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

تو اجیہ نام ہے اس ڈرامہ کوئین کا "یوسف تو اسکے ایک ایک تاثر سے حظ اٹھا رہا" تھا۔



## URDU NOVEL BANK

س۔۔۔س۔ سوری "اس کے منہ سے بس یہی نکلا تھا کیونکہ اس وقت اسکے"  
پاس اسکے علاؤہ کوئی چارہ نہیں تھا۔

کس لئے میڈم؟؟ نہیں بلکہ کس کس لئے؟ مجھے بیوقوف بنانے کے لئے یا"  
ٹریفک رول توڑنے کے لئے یا جھوٹ بولنے کے لئے؟؟ "یوسف نے بھنویں  
اچکاتے ہوئے پوچھا۔

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

ہر بات کے لئے۔ "اجیہ نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔"

تمہیں کیا لگا تم مجھے بیوقوف بنا لو گی؟ "یوسف نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے"  
پوچھا لیکن وہ تو مسلسل نیچے دیکھ رہی تھی اور یہ بات یوسف کو تنگ کر رہی تھی

## URDU NOVEL BANK

پریشان کر رہی تھی جو بھی تھا وہ نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ یوں اس کے سامنے نظریں جھکا کر بات کرے۔

اجیہ سنو "اس نے نرم لہجے میں اسے مخاطب کیا تھا اجیہ نے نظریں اٹھا کا"  
یوسف کی جانب دیکھا تھا اور فوراً نظریں جھکا گئی۔

اجیہ میری طرف دیکھو "اجیہ کو اسکا یوں بے تکلف ہونا بالکل سمجھ نہیں آ رہا تھا"  
لیکن فلوقت خاموش رہنے میں ہی بھلائی تھی۔

جی "اس نے مختصر جواب دیا۔"

## URDU NOVEL BANK

یوں نظریں مت جھکایا کرو یوسف راؤ کبھی نہیں چاہے گا کہ تم اس طرح نظریں " جھکا کر بات کرو، بالے داوے اپنا نمبر دو مجھے "یوسف نے فوراً مدعے کی بات کی تھی اسے خود سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر وہ کر کیا رہا ہے، اجیہ نے بھی جلدی جلدی ڈر کے مارے نمبر لکھوا دیا یوسف نے مسکراتی نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

یوسف کو دھاڑتی ہوئی شیرنی پسند ہے سہمی ہوئی نہیں "یوسف معنی خیزی سے " کہتا مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتا ہوا باہر کی جانب بڑھ گیا۔ یوسف جاچکا تھا لیکن اجیہ اب بھی اسی حالت میں کھڑی تھی۔

او بہن ہوش میں آجا جاچکا ہے تیرا شیر "

## URDU NOVEL BANK

مش نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے اسے چھیڑا تھا اسکے جھنجھوڑنے پر وہ ہوش میں " آئی تھی۔

ہ۔۔۔ ہاں؟ "اس نے سوالیہ نے نظروں سے مش کو دیکھا تھا۔۔۔"

یہ تو گئی کام سے "مش نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا اور اسے تقریباً گھسیٹتے " ہوئے اپنے ساتھ اندر لے گئی اور وہ دونوں یہ بھی جان گئیں تھیں کہ وہ دینو بابا کا نمبر ٹریس کرتے ہوئے ان تک پہنچا ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com



دوسرے روز دونوں گھاس پر بیٹھے تھے کہ شفق آگئی۔

Vist For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

السلام علیکم! "آتے ہی سلام کیا۔"

وعلیکم السلام "دونوں نے جواب دیا۔"

کل آپ دونوں کہاں چلے گئے تھے؟ "شفق نے سوال کیا۔"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

وہ دراصل اس نے کہا آپ خوا مخواہ کے لارے دے رہی ہیں، ہم نے خود ہی "اپنے پیسوں کی قربانی دے دی کینٹین جا کر" کاظم نے معصومیت سے نعیم کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

اچھا۔۔۔"شفق کھلکھلا کر ہنس دی۔"

چلیں آپ وہ پیسے مجھ سے لے لیں "کاظم نے غور سے اس کے ملیج چہرے کی" جانب دیکھا تھا کتنی بھرپور اور دلکش ہنسی تھی اسکی۔ خوبصورت گلابی تراشیدہ ہونٹوں کے پیچھے سے جھانکتے سفید چمک دار موتیوں جیسے دانت اس کی ہنسی نے اسے اوروں سے مختلف بنادیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com بیٹھ جائیں۔ "کاظم نے آفر کی۔"

شکریہ "کہہ کر وہ پاس ہی کچھ فاصلے پر بیٹھ گئی۔"

## URDU NOVEL BANK

اب شفق انہیں اپنے گاؤں کے بارے میں بتا رہی تھی۔

ان دونوں نے بھی اپنی اپنی فیملیز کے بارے میں بتایا وہ بھی ان دونوں کے ڈیپارٹمنٹ میں تھی، اب ان تینوں کا ٹرائی اینگل بن گیا کاظم غریب فیملی سے تعلق رکھتا تھا، والد گورنمنٹ ملازم تھے وہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھا۔ کاظم اور شفق دونوں ایک جیسے تھے اس لئے شفق کا جھکاؤ کاظم کی جانب تھا، کاظم اور شفق نامحسوس طریقے سے ایک دوسرے کے قریب آتے گئے۔

visit for more novels:

[www.urduromelbank.com](http://www.urduromelbank.com)

شفق مزاجا بے باک تھی اس لئے وہ کاظم سے کافی کلوز ہو چکی تھی اس کی باتوں سے کاظم نے محسوس کیا کہ جیسے وہ اسے پسند کرنے لگی ہے اکثر شامیں بھی دونوں کی ساتھ گزرنے لگیں، ان دونوں کا اتنا فرینک ہونا نعیم کو اچھا نہیں لگتا تھا کیونکہ اسے دونوں کی فیملی اسٹیٹس کے مابین فرق کا واضح علم تھا اس نے

## URDU NOVEL BANK

ایک دو بار کاظم کو سمجھانے کی کوشش کی کہ شفق کا اسٹیٹس کافی ہائی ہے ایسا نہ ہو کہ بعد میں تمہارے اور تماری فیملی کے لئے مشکلات پیدا ہو جائیں۔

ارے یار تو تو پاگل ہے اگر ہم ساتھ گھومیں پھریں یا ہم لنچ، ڈنر ساتھ کر لیں تو" اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم شادی بھی کر لیں "نعیم کی بات پر کاظم کو غصہ آگیا تھا

visit for more novels:

نہیں یار میرا مطلب نہیں سمجھ رہا تو، بس میں تو تجھے سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ "نعیم نے دھیمے لہجے کی وضاحت دی۔



## URDU NOVEL BANK

کاظم پہلے بھی کافی لڑکیوں کے ساتھ ٹائم پاس کر چکا تھا لیکن وہ لڑکیاں کچھ الگ قسم کی تھیں نعیم کو شفق کے ساتھ کاظم کا یہ سب کرنا ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا اب وہ سوچ رہا تھا کہ وہ کرے تو آخر کیا کرے؟؟



شفق دو دن سے یونیورسٹی نہیں آرہی تھی کیونکہ وہ کسی کام سے گاؤں گئی ہوئی تھی، دو دن بعد آئی تو خاصی چپ چاپ تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

کیا ہوا؟ گھر میں سب خیریت ہے نا؟ "کاظم نے اس کے بجھے بجھے چہرے کی" جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

## URDU NOVEL BANK

نہیں؟" وہ مسلسل نیچے دیکھ رہی تھی۔"

کیوں؟ کیا ہو گیا؟" کاظم نے اس کے چہرے کے تاثرات ٹٹولتے ہوئے پوچھا۔"

بابا جان اپنے ایک دوست کے بیٹے سے میری شادی کرنا چاہتے ہیں "اس کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اچھا" کاظم نے نارمل لہجے میں کہا۔"

تمہیں کوئی فرق نہیں پڑا؟" شفق نے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔"

## URDU NOVEL BANK

کیا مطلب ہے؟ "کاظم نے گڑبڑاتے ہوئے پوچھا۔"

کاظم میں تمہیں پسند کرنے لگی ہوں اور تم سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔ "شفق" نے صاف گوئی سے کام لیا تھا۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ "کاظم نے چونک کر پوچھا۔"

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

کیسے کیا مطلب ہے؟ کیا تم مجھے پسند نہیں کرتے؟ "شفق نے پٹ کر سوال کیا" تھا۔

## URDU NOVEL BANK

دیکھو شفق ہم بس اچھے فرینڈز ہیں، میں تمہیں پسند ضرور کرتا ہوں لیکن ایک "دوست کی طرح، میں نے کبھی تمہارے بارے میں ایسا نہیں سوچا بلکہ میں تو آلریڈی انگیجڈ ہوں، میرا رشتہ تو بچپن سے ہی میری خالہ زاد سے طے ہے "کاظم نے واضح لفظوں میں کہا لیکن اس کی بات پر شفق کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا اور اندر کچھ بہت زور سے ٹوٹا تھا۔

لیکن کاظم تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟ ہم کتنے دنوں سے ساتھ ہیں اور خوش بھی " ہیں تو پرابلم کیا ہے؟ "شفق نے سکتے کے عالم میں کہا۔

visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

پرابلم یہ ہے کہ میں اپنی خالہ زاد کے ساتھ خوش ہوں محبت کرتا ہوں اس " سے "کاظم نے صاف گوئی سے کام لیا۔

"لیکن یہ جو ہم"

یہ سب جسٹ فرینڈ شپ ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ "حتیٰ لہجے میں جواب"  
آیا تھا۔

لیکن میں تم سے محبت کرتی ہوں کاظم "شفق کی آنکھوں سے آنسو نکل کر"  
گالوں پر پھسلے تھے ابھی تو اس کی محبت شروع ہوئی تھی۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

یہ محبت نہیں ہے دیکھنا تم بھی بھول جاؤ گی سب "کاظم نے ہلکے پھلکے انداز"  
میں کہا۔

## URDU NOVEL BANK

کیا مذاق لگ رہا ہے تمہیں یہ سب؟ "شفق کا لہجہ تلخ ہوا تھا۔"

میں نے نہیں کہا "کاظم نے اترا کر جواب دیا۔"

"لیکن تم بنا تو رہے ہو نا۔۔"

نہیں میں تمہارا مذاق نہیں بنا رہا بلکہ تمہیں حقیقت سے روشناس کروا رہا ہوں "میرا تمہارا رشتہ صرف دوستی کا ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں" کاظم نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا۔

لیکن میں تو محبت کر بیٹھی نا "شفق نے بے بسی سے کہا۔۔۔"

پتا نہیں کیا پر اہلم ہے تم لڑکیوں کی یار، ذرا سا فری ہو جاؤ اچھے سے بات کر لو تم " لوگ اسے محبت سمجھنے لگتی ہو کتنا آسان ہے یار تم لوگوں کو بیوقوف بنانا " کاظم نے لاپرواہی سے کہا اس وقت وہ کہیں سے بھی پہلے والا کاظم نہیں لگ رہا تھا۔

واٹ ریش کاظم۔ "شفق نے کھڑے ہوتے ہوئے بلند آواز سے کہا۔"

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

شور کیوں مچا رہی ہو؟ "کاظم نے ارد گرد کھڑے اسٹوڈنٹس کو اپنی جانب متوجہ " ہوتے دیکھ کر کہا۔

مچاؤں گی شور، بتاؤں گی سب کو کہ تم کتنے گھٹیا ہو "شفق نے روتے ہوئے " کہا۔

## URDU NOVEL BANK

کیا کیا ہے میں نے ایسا؟" کاظم نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

تم نے مجھے دھوکا دیا ہے "شفق کی آواز اب بھی کافی اونچی تھی۔۔۔"

حد ہے یار، کیا چیز ہوتی ہو تم لڑکیاں؟" کاظم نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

visit for more novels:

[www.urduovelbank.com](http://www.urduovelbank.com)

دیکھو کاظم مت ٹھکراؤ نا پلیر میری محبت کو۔۔۔" شفق نے بے بسی سے کہا۔



## URDU NOVEL BANK

پاگل تو نہیں ہوگئی کہیں تم شفق؟ جب کہہ دیا کہ مجھے تم سے محبت نہیں۔"  
ہے تو مطلب نہیں ہے اب جاؤ یہاں سے چھوڑ دو میرا پیچھا "کاظم نے بیزاری  
سے کہا اتنے میں ہی کاظم کو نعیم اپنی جانب آتا ہوا دکھائی دیا تھا۔

دیکھ نعیم سمجھا اسے میں اس سے محبت نہیں کرتا یا، میں پلوشہ سے محبت کرتا۔"  
ہوں میری بچپن کی منگیتہ "کاظم نے نعیم کے پاس پہنچتے ہی کہا۔

visit for more novels:

ہاں شفق یہ پلوشہ سے محبت کرتا ہے "نعیم نے شفق کی جانب دیکھتے ہوئے"  
کہا اس وقت اسے اس نازک سی لڑکی پر ترس آیا تھا۔

نعیم تم کہو نا اسے یہ میری محبت کو قبول کر لے "اب کی بار شفق نعیم کے"  
سامنے گر گڑائی تھی۔

کیا کر رہی ہو شفق؟ یہ محبت ہے اور محبت بھیک میں نہیں ملتی کبھی، یوں اپنی "خالص محبت کو ضائع مت کرو" نعیم نے اسے نرم لہجے میں سمجھایا تھا۔

لیکن میں کاظم کے بغیر نہیں رہ سکتی "شفق اس وقت بے بسی کی آخری حد پر" تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور میں پلوشہ کے بغیر نہیں رہ سکتا "کاظم نے کھرے انداز میں کہا۔"

تو پھر اتنا قریب کیوں آیا اسکے؟ "اب کی بار بولنے والا نعیم تھا۔"

## URDU NOVEL BANK

میں تو بس دوست سمجھتا تھا اسے "کاظم نے لا پرواہی سے کہا۔"

لیکن کاظم میں نے تجھے سمجھایا تھا "نعیم نے اسے کچھ باور کروانا چاہا۔"

تو تب میں نے بھی کہہ دیا تھا کہ یہ جسٹ فرینڈ شپ ہے اس سے زیادہ کچھ " نہیں تم لوگ کیوں نہیں سمجھ رہے؟؟ " کاظم نے چڑتے ہوئے کہا۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

ہاں یہ جسٹ فرینڈ شپ تھی یہ بات تمہیں مجھے ریلیشن کے اسٹارٹنگ میں بتا " دینی چاہیے تھی کاظم تاکہ میرے جذبات نہ روندے جاتے اور نہ میری فیلنگز ہرٹ ہوتیں " شفق نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

یار جاؤ یار یہ تمہاری فیلنگز ہیں کنٹرول میں رکھنا چاہئے تھا تمہیں، یہ میرا سر درد" نہیں ہے جاؤ اب یہاں سے مزید دماغ خراب مت کرو میرا "کاظم شاید تنگ آچکا تھا، وہ تو سمجھا تھا کہ بس دو چار دن شفق کے ساتھ ٹائم پاس کرے گا اور بس پھر اسے چھوڑ دے گا۔۔ اس کے لئے یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں تھا۔

جا رہی ہوں لیکن یاد رکھنا یہ جو تم نے کیا ہے میں کبھی تمہیں معاف نہیں کروں گی، میں تمہیں بددعا نہیں دے رہی لیکن ہاں دعا ضرور کر رہی ہوں اللہ تمہاری بیٹی اور تمہاری بہن کو تم جیسے بچہ، گھٹیا، بے حس اور بے غیرت انسان سے محفوظ رکھے "اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس نے اسے دعا دی تھی اور پھر اتنا کہہ کر ہاتھ میں پکڑے نوٹس جو کاظم کے ہی تھے اس کے منہ پر مارتی وہ وہاں سے جا چکی تھی، نعیم نے دل ہی دل میں شفق کو سراہا تھا وہ جانتا تھا یہ سب ایک نا ایک دن تو ہونا ہی تھا لیکن وہ شفق کو ٹوٹتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتا تھا اور اب اسے شفق کا رویہ دیکھ کر کافی خوشی ہوئی تھی اور پھر وہ کاظم پر ایک

## URDU NOVEL BANK

غصیلی نظر ڈالتا وہاں سے جاچکا تھا جبکہ کاظم وہ نوٹس ہاتھ میں تھا میں تھا مے ہکا بکا  
بس سب ہوتا دیکھے جا رہا تھا اس نے تو سب کچھ بہت ہکا لیا تھا اس نے تو سوچا  
بھی نہیں تھا کہ یہ سب ہو سکتا ہے۔



سورج پوری شان سے طلوع ہوا تھا وہی چمکتی آنکھوں کو چندھیا دینے والی  
روشنی، صبح سویرے کا وقت تھا بھینی بھینی ہوا دل کو سرور بخش رہی تھی۔ گاؤں  
کی صبح تو ویسے ہی بہت ہری بھری ہوا کرتی ہے ہر جانب لہلہاتے سرسبز کھیت  
کسان اپنی اپنی فصلوں میں بیج بونے میں مصروف تھا پورے گاؤں میں ان  
چھوٹے چھوٹے گھروں میں یہ ایک حویلی پوری شان سے کھڑی تھی یہ حویلی جتنی

## URDU NOVEL BANK

بڑی تھی اس کے مکینوں کے دل اتنے ہی چھوٹے تھے۔ ان کے دلوں میں اتنی گنجائش نہیں تھی کہ اپنی ذات کے علاوہ کسی کو اس میں جگہ دے سکیں۔

اورانی! ناشتہ لے کر آجلدی گاؤں کے دورے پر بھی نکلنا ہے پھر مجھے "وڈیرہ" حیدر خان پوری قوت سے چلایا تھا وہ تویلی کے صحن میں رکھے اپنے مخصوص تخت پر براجمان تھا غصہ تو ہر وقت اس کی ناک پر رہتا تھا۔

visit for more novels:

آئی بس۔۔۔" رانی (حیدر خان کی بیوی) ناشتہ ہاتھ میں پکڑے بھاگ کر آئی تھی "کیونکہ وہ جانتی تھی وڈیرے کو ہر چیز وقت پر چاہیے ہوتی ہے تھوڑی دیر کا نتیجہ کیا ہو سکتا ہے یہ اس سے بہتر کون جانتا تھا۔ آخر ایک عمر گزاری تھی اس کے ساتھ۔۔۔" سنا ہے اس پولیس والے کا بیاہ ہونے والا ہے کسی شہری کڑی

## URDU NOVEL BANK

سے "رانی جو ٹائم ملتے ہی گاؤں کے گھروں کی جاسوسی کرنے نکل پڑتی تھی وہ شاید حیدر خان کو یہ خبر دینا بھول گئی تھی تو حیدر خان نے خود ہی پوچھ لیا۔

اوہ ہاں خان میں تو تجھے بتانا ہی بھول گئی وہ کڑی بہت سوہنی ہے بالکل چاند جیسی سکینہ) یوسف کی والدہ (نے کل ہی مجھے اس کی تصویر دکھائی تھی۔ یقین جان اتنا حسن میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا، ہمارے بچے بھی کہاں سوہنے ہیں رنگ سے تو تجھ پر ہی گئے ہیں بس میرا بیٹا ہی میرے جیسا سوہنا ہے لیکن وہ کڑی) لڑکی (تو لاکھوں میں ایک ہے بڑی فرصت سے بنایا ہے اسے رب نے "رانی باتوں باتوں میں کیا بول گئی شاید اس کا علم اسے خود نہیں تھا، حیدر خان اب کھا جانے والی نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

حیدر خان شکل و صورت کے لحاظ سے پورا پورا ہی تھا رنگ بھی سا نولہ سا تھا اور نقوش بھی واجبی سے، وہ بچپن سے ہی حسن پرست تھا اور حسن اس کے پاس تھا نہیں یہی کمی اسے اندر ہی اندر کھوکھلا اور بے ضمیر کر چکی تھی وہ اپنے سامنے کسی کو خوبصورت مانتا ہی کہاں تھا حقیقت تو وہ خود بھی جانتا تھا لیکن کسی کو اپنے سے زیادہ برتری دینا اسے کہاں منظور تھا

اپنی زبان کو لگام دے کملی، زیادہ ہی زبان چلنے لگی ہے تیری "حیدر خان نے" غصے سے کہا۔ رانی یکدم ہوش میں آئی تھی اور پھر وہ کیا بول گئی تھی یاد آتے ہی زبان دانتوں تلے دبا گئی۔



## URDU NOVEL BANK

معاف کر دے خان غلطی ہو گئی "رانی نے فوراً معافی مانگی تھی گل حیدر کا غصہ"  
 بہت خطرناک تھا اور وہ اسکا غصہ برداشت بھی کہاں کر سکتی تھی اس لئے بات  
 کو فوراً ختم کرنا چاہا

اچھا یہ بتا کہ ہمارا شیر کب آ رہا شہر سے؟؟ "حیدر خان نے فوراً اپنے مطلب کی"  
 بات کی تھی۔۔۔

visit for more novels:

زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا ہمیں خان کل رات ہی بات ہوئی کہہ رہا تھا کہ "  
 بس ایک دو ہفتے میں چھٹیاں ملنے والی ہیں پھر لوٹ آئے گا" رانی نے شکر ادا کیا  
 تھا کہ اس نے زیادہ غصہ نہیں کیا اب وہ حیدر خان کو اس لڑکی کے بارے میں  
 تفصیل سے بتا رہی تھی، حیدر خان بہت غور سے اس کی باتیں سن رہا تھا اور اسکا  
 دماغ اب بہت تیزی سے کام کر رہا تھا تب ہی ایک خبیث مسکراہٹ نے اس

## URDU NOVEL BANK

کے لبوں کا احاطہ کیا تھا اور پھر ناشتہ ختم کرتا شال کندھے پر ڈالتا وہ گاؤں کے دورے پر نکل گیا۔



وہاٹ ماما؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ "تصویر ہاتھ میں تھامے وہ اسما بیگم کے سر پر" کھڑی گھنٹے سے چلا رہی تھی اور وہ اتنی ہی نرمی سے اسے منانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

کیوں نہیں ہو سکتا؟ اتنا پیارا لڑکا، ہے کماتا ہے اور سب سے بڑی بات پولیس میں ہے دیکھا بھالا بچہ ہے "ربیعہ بیگم نے دلائل پیش کئے۔۔

## URDU NOVEL BANK

جو بھی ہے ماما لیکن پوری دنیا چھوڑ کر آپ کو یہ نمونہ ہی ملا تھا میرے " لے؟؟ "سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے اس نے سوال کیا۔

ایسا کسی کو نہیں کہتے بیٹا "اسما بیگم نے اس کو بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ" صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

کیوں نہیں کہتے ماما۔۔؟ جو یہ ڈرو کرے اسے کہہ لیتے ہیں "اس نے بڑبڑاتے" ہوئے کہا لیکن اسما بیگم اس کی بات سن چکی تھیں تب انہوں نے قہقہہ لگایا تھا۔

بیٹا آخر پر اہلم کیا ہے یہ بتادو بس "ربیعہ بیگم کو بھی اب اس پر غصہ آنے لگا" تھا۔

## URDU NOVEL BANK

مما! کچھ دن پہلے ہی ملا تھا یہ مجھے "اتنی دیر سے انکار کرنے کے باوجود اسے اسما" بیگم کو منانے کی سمجھ نہ آئی تو اس کے وجہ بتانا مناسب سمجھا۔

واہ! کہاں ملا تھا؟؟ "اس کی توقع کے برعکس ربیعہ بیگم خوش ہوئیں تھیں وہ تو" اسما بیگم کے تاثرات دیکھ کر ہی حیران ہو گئی۔

آپ کیوں اتنا خوش ہو رہی ہیں ممما؟؟ "اجیہ نے غصے سے پوچھا۔"

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

بیٹا مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ تم دونوں میں آلریڈی انڈراسٹینڈنگ ہو چکی ہے "اسما" بیگم کی اسی عادت سے تو اس کو چڑھتی تھی کہ وہ خود اپنے سے ہی بہت آگے کی سوچ لیتی تھیں۔

## URDU NOVEL BANK

نیور، ماما میں نے کب کہا کہ اس کی میری انڈراسٹینڈنگ ہے؟ ایک تو آپ کچھ " بھی سوچ لیتی ہیں " اس نے بیزاری سے کہا۔

اففف بیٹا جو بھی ہے تمہارے پایا فیصلہ کر چکے ہیں اور اپنے دوست کو ہاں " بھی کر چکے ہیں۔۔۔ " اسما بیگم نے حتمی لہجے میں کہا۔

ٹھیک ہیں کریں جو آپ کو کرنا ہے، ہاں میں کون ہوں؟ میری کیوں سنیں " گے آپ لوگ؟ " وہ تپ کر پاؤں پٹختی مسلسل بڑبڑاتی اپنے روم کی جانب بڑھ گئی۔

بیٹا ملی کہاں تھی یہ تو بتا دو؟ " اسما بیگم نے پیچھے سے ہانک لگائی تھی اور پھر خود " ہی ہنس دیں، وہ ماں تھیں جانتی تھیں کہ اس کے انکار کی کوئی خاص وجہ نہیں

## URDU NOVEL BANK

تھی ضرور اجیہ نے کوئی پنگا لیا ہوگا اور ان بن ہوگئی ہوگی اور اپنی غلطی تو ان کی بیٹی مانتی کہاں تھیں یہ بات ان سے بہتر کون جانتا تھا۔۔۔؟؟؟



اجیہ سیف بخاری کی اکلوتی اولاد تھی بچپن سے ہی سیف بخاری نے اسے پھولوں کی طرح رکھا تھا اور اس کی ہر خواہش اس کے بولنے سے پہلے ہی پوری کر دی تھی، وہ لاڈلی تھی اسماء بیگم اور سیف بخاری کی اس میں جان بستی تھی۔ سیف بخاری کا بس نہ چلتا تھا کہ دنیا جہاں کی خوشیاں اس کے قدموں میں لا کر رکھ دیں لیکن اس نے کبھی ان کے پیار کا غلط فائدہ نہیں اٹھایا تھا لیکن ہاں وہ اوور کانفیڈنٹ ضرور ہو چکی تھی اور یہ بات ہمیشہ ہی اسماء بیگم کو پریشان کئے رکھتی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

احمد صاحب اور سیف بخاری بچپن کے دوست تھے اور آج ہی احمد صاحب نے سیف بخاری کے سامنے یوسف کا رشتہ رکھا تھا اور یہ سب یوسف کے کہنے پر ہی ہوا تھا یوسف اجیہ کے بارے میں مکمل چھان بین کر چکا تھا تب ہی اس نے احمد صاحب کے سامنے اپنی پسند کا اظہار کیا تھا اور اجیہ کا سن کر تو احمد صاحب کی تو مانو دلی مراد بر آئی تھی اور سیف بخاری کا حال بھی کچھ ان سے مختلف نہیں تھا سب خوش تھے لیکن ہاں اجیہ تھی جو خوش نہیں تھی اسے تو یوسف راؤ کے نام پر ہی پسینے چھوٹ رہے تھے کہ ابھی وہ کچھ دیر میں اس سے ملنے والی تھی۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

آج سیف خان نے احمد راؤ کو فیملی سمیت گھر پر انوائٹ کیا تھا تاکہ شادی کی تاریخ پکی کی جاسکے۔

## URDU NOVEL BANK

کیا ماما ایک کام کریں آپ مجھے بیوہ بنا کر ان کے سامنے لے جائیں "وہ جب"  
جب میک اپ کی جانب ہاتھ بڑھاتی اسما بیگم تب تب اسے جھڑک دیتیں۔

ایسی بکواس مت کیا کرو اجیہ کتنی دفعہ کہا ہے کہ سوچ سمجھ کر بولا کرو، میک"  
اپ کرنے سے اسلئے تمہیں منع کر رہی ہوں کہ پھر شادی پر روپ نہیں آئے  
گا" اسما بیگم نے وضاحت پیش کی۔۔۔

visit for more novels:

حد ہے ماما ایک تو آپ لوگوں کی سوچ سے تو اللہ ہی بچائے، آجکل کون سوچتا"  
ہے یہ سب؟" اس نے بیزاری سے کہا۔

میں سوچتی ہوں اب چپ چاپ چلو میرے ساتھ اور بالکل تمیز سے پیش آنا ان"  
کے ساتھ کوئی بیوقوفی کی تو وہیں چماٹ مار دوں گی منہ پر "اسما بیگم نے سپاٹ



## URDU NOVEL BANK

لجے میں اسے تنبیہ کی تھی۔۔ اقر وہ منہ بسورتی ان کے ساتھ ڈرائنگ روم کی جانب بڑھ گئی۔



ہاں وہ بچپن کے دن، کتنا مزہ آتا تھا یا اور اب تو ذمے داریاں بہت بڑھ گئیں " ہیں، بچے اور کاروبار سب نے اتنا مصروف کر دیا تھا کہ گاؤں آنے کا وقت ہی نہیں ملتا تھا " سیف بخاری احمد بخاری کے ساتھ بیٹھے اپنے بچپن کی یادیں تازہ کر رہے تھے جبکہ یوسف کی منتظر نظریں تو بیرونی دروازے پر ہی ٹکی تھیں انتظار تھا کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

بیٹا صبر رکھو "سکینہ بیگم نے اس کی بیتابی دیکھ کر اسے چھیڑا تھا اور وہ اس بات پر جھینپ گیا اور پھر کچھ ہی لمحے میں وہ دشمن جاں آچکی تھی سادہ سے حلیے میں بھی وہ اس کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی وہ بڑے غور سے اس کا جائزہ لے رہا تھا۔

السلام علیکم "اجیہ نے سر جھکا کر سکینہ بیگم اور احمد صاحب سے سلام لیا تھا" انہوں نے بہت محبت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا یوسف سکینہ بیگم کے ساتھ ہی بیٹھا تھا اور دلچسپ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا جو اسما بیگم کے ساتھ بیٹھ چکی تھی۔

ڈفر دیکھ کیسے رہا ہے چھچھورا، ایسا لگ رہا ہے نظروں سے ہی کھا جائے گا "وہ منہ منہ میں بڑائی تھی۔۔۔

میں آتی ہوں "سب بڑے اپنی باتوں میں مصروف تھے وہ تاریخ پکی کرنے کے " متعلق ہی ڈسکشن کر رہے تھے جب وہ بیزاری سے کہتی اپنی جگہ سے اٹھی تھی اور جان بوجھ کر یوسف کے سامنے سے گزرتی اس کے پاؤں پر زور سے اپنا پاؤں مارا تھا۔۔۔

اوپس! سوری لگی تو نہیں ناں اچکو؟ "اجیہ نے معصوم بنتے ہوئے سوال کیا جبکہ " یوسف جانتا تھا یہ سب اس نے جان بوجھ کر کیا ہے اور یہ بات تو اسما بیگم بھی جانتی تھیں تب ہی اسے گھوری سے نوازا تھا۔

نوائس اوکے "یوسف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ع"

## URDU NOVEL BANK

ایک دفعہ آپ ہماری بیگم تو بن جائیں پھر دیکھنا "یوسف منہ منہ میں بڑبڑایا لیکن"  
اجیہ اسکی بات سن چکی تھی تب ہی منہ بسورتی پاؤں پٹختی وہاں سے نکل گئی  
جبکہ اس کی اس حرکت پر یوسف مسکرا کر رہ گیا۔



شادی کا دن بھی آپہنچا تھا ہر جانب گہما گہمی تھی ایک طرف سیف صاحب ادھر  
سے ادھر بھاگتے نظر آرہے تھے تو دوسری جانب اسما بیگم آنکھوں میں نمی لئے  
ادھر سے ادھر بھاگتی نظر آرہی تھیں کہتے ہیں بیٹی کو رخصت کرتے ہوئے ماں  
باپ کا دل بڑا غمگین ہوتا ہے ماں باپ اولاد کے لئے کیا کچھ کر جاتے ہیں  
لیکن بیٹی کو تمام تر محبتوں سے پال کر بڑا کر کے کسی اور کے حوالے کرنا اک  
نہایت ہی اذیت ناک لمحہ ہوتا ہے اسوقت اسما بیگم بھی اسی اذیت سے گزر رہی  
تھیں، اجیہ پارلر جا چکی تھی تیاریاں جاری ہی تھیں جب بارات کے آنے کی خبر

## URDU NOVEL BANK

سنادی گئی تھی اسما بیگم اور سیف صاحب تمام کام چھوڑ کر بیرونی دروازے پر جا پہنچے تھے شادی کے انتظامات بنگلے کے لان میں ہی کیے گئے تھے بارات کا استقبال بہت ہی شاندار طریقے سے کیا گیا تھا اور پھر باراتی ہنستے مسکراتے اپنی نشستوں پر براجمان ہو چکے تھے یوسف بھی اسٹیج پر بیٹھا اب منتظر نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا، اس وقت اسے اک اک لمحہ صدیوں پر محیط معلوم ہو رہا تھا وہ تو بس جلد از جلد اجیہ کو دیکھنا چاہتا تھا۔ نریم اور نمرہ تو بہت ہی زیادہ خوبصورت لگ رہی تھیں جبکہ روحان بھی کچھ کم نہیں لگ رہا تھا وہ یوسف کی منتظر نظروں کو دیکھ کر بار بار اسے چھیڑ رہا تھا یوسف کا موڈ آج کافی خوشگوار تھا اور کیسے نہ ہوتا؟ جس لڑکی کو اس نے چاہا وہ آج اسکی دامن بننے جا رہی تھی اور یہ اسکے لئے کسی خوش نصیبی سے کم نہ تھا وہ تو آج پھولے نہیں سما رہا تھا۔ سیف صاحب اور اسما بیگم نہایت خوش اسلوبی سے تمام کام سرانجام دے رہے تھے اجیہ کو مش کے ساتھ ہی آنا تھا لیکن اب تو کافی دیر ہو چکی تھی لیکن اجیہ اب تک واپس

## URDU NOVEL BANK

نہیں لوٹی تھی۔ یوسف صاحب اب پریشان معلوم ہو رہے تھے اب تو مولوی صاحب بھی بار بار دلہن کا پوچھ رہے تھے کہ جلد از جلد نکاح کروایا جاسکے۔ اسما بیگم مسلسل مش کا نمبر ڈائل کر رہی تھیں لیکن دوسری جانب سے کوئی بھی جواب موصول نہیں ہو رہا تھا۔

کیا ہوا اسما بیگم؟ کچھ خبر ملی؟ "سیف صاحب نے انکی جانب پریشان نظروں" سے دیکھتے ہوئے پوچھا جبکہ اسما بیگم نے نفی میں سر ہلایا تھا۔ اب تو انکی بے چینی مزید بڑھنے لگی تھی لیکن اجیہ اور مش کا کوئی پتا نہیں چل رہا تھا۔

ab ہماری پریشانی مزید بڑھتی جا رہی ہے اسما بیگم مولوی صاحب بار بار دلہن کا "پوچھ رہے ہیں" سیف صاحب کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کریں اگر وہ خود بھی جاتے تو سو سوال اٹھتے۔

پتا نہیں کیا بات ہے شاید لڑکی بھاگ گئی ہے تب ہی تو دیکھو ماں باپ کے "چہرے کا رنگ بھی اڑا ہوا ہے"

## URDU NOVEL BANK

ارے ہاں ویسے بھی اتنا سر چڑھا رکھا تھا بیٹی کو تو یہی ہوتا ہے پھر "اب تو لوگ" بھی طرح طرح کی باتیں کرنے لگے تھے تب ہی سیف صاحب سب کام چھوڑ خود ہی اسے ڈھونڈنے نکل گئے۔



وہ دونوں گاڑی میں بیٹھی مقرر وقت پر واپس آرہی تھیں جب یکدم گاڑی کو کسی نے روکا تھا اور پھر ڈرائیور کو باہر نکال کر جانے کہاں لے جایا گیا تھا وہ دونوں پریشان ہو چکی تھیں وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھیں کہ آخر ہو کیا رہا ہے؟ تب ہی وہ آدمی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا اور کسی انجانے راستے پر گاڑی کا رخ کر چکا تھا۔

ت۔ت۔تم کون ہو؟" اجیہ تو یہ سب ہوتا دیکھ کر ہی گھبرا چکی تھی لیکن مش" کافی مضبوط لڑکی تھی اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے پوچھا جبکہ اندرونی طور پر تو وہ بھی کافی ڈری ہوئی تھی۔ رات کا وقت تھا اور اس وقت یہ سب ہونا کسی کے

## URDU NOVEL BANK

اوسان خطا کرنے کے لئے کافی تھا۔ مش اب چلا رہی تھی لیکن اس انسان پر اسکی چیخوں کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا اور اجیہ تو اب باقاعدہ ہچکیوں سے رو رہی تھی دل میں طرح طرح کے خیالات آرہے تھے، اب اس پر خوف طاری ہونے لگا تھا سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کریں تو کیا کریں۔

تب ہی گاڑی کی تھی اور وہ آدمی اب زبردستی انہیں گاڑی سے نکال رہا تھا تب ہی اجیہ نے مش کی جانب دیکھا تھا اور اب تو اجیہ کو شدید جھٹکا لگا تھا وہ مش جو کچھ دیر پہلے چیخ چلا رہی تھی اب چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ لیے اسے دیکھ رہی تھی۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

مش تم ٹھیک ہونا؟" اجیہ نے روتے ہوئے اسے پوچھا مش کا اچانک بدلا "ہوئے روپ دیکھ کر اجیہ کو اسکی دماغی حالت پر شک ہوا تھا۔

ہاں اجیہ میں تو بالکل ٹھیک ہوں، کیا ہوا تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی؟" مش "نے طنزیہ ہنسی ہنستے ہوئے اسکے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے ہوئے اسکا مذاق اڑاتے ہوئے پوچھا جبکہ مش تو اب پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

Vist For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)



## URDU NOVEL BANK

کیا ہوا اجیہ یہ تمہارا رنگ کیوں اڑ گیا؟" مش کے ساتھ ساتھ اب وہ آدمی بھی "قمقہ لگا کر ہنس رہا تھا، اجیہ تو بس بے یقینی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

تت۔ تم ان کے ساتھ ملی ہوئی ہو؟" اجیہ نے گلے میں اٹکا نکلین گولا بمشکل "حلق سے اتارا تھا۔

نہیں اجیہ میں تو تمہاری دوست ہوں، میں تو تمہارے ساتھ ہوں بس بات اتنی "ہے کہ میں انکے بھی ساتھ ہوں" مش نے اسکو کندھے سے تھامتے ہوئے کہا

اجیہ نے نفرت سے اسکے ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹائے تھے۔

چچ۔ چچ۔ چچ اتنی نفرت اجیہ "مش نے اسکے چہرے کے آڑے رنگ دیکھ کر مزے "لیتے ہوئے کہا۔ اجیہ نے اسکے جواب میں بس نفرت سے اسے دیکھا تھا تب ہی

اس آدمی کا فون بجاتا تھا اور مش بھی اس آدمی کی جانب متوجہ ہو چکی تھی۔ اجیہ نے خود کو تھوڑا سنبھالا تھا اور موقع پا کر بھاگنے کی کوشش کی تھی جب اچانک

اک عورت اسکے سامنے آکھڑی ہوئی تھی۔ اجیہ نے گھبرا کر اسکی جانب دیکھا تھا

۔ اس عورت کا حلیہ کچھ عجیب و غریب تھا۔ ناک میں اس نے بہت بڑی نوز پن

پہن رکھی تھی جبکہ بالوں کو اس نے بہت مضبوطی سے جوڑے میں باندھ رکھا تھا اور اسکے دانتوں کو دیکھ کر اجیہ کو ابکائی آئی تھی۔ اسکے دانتوں کا رنگ پان کے رنگ جیسا تھا اور وہ اب بھی منہ میں پان اڑے اجیہ کا جائزہ لے رہی تھی۔ اجیہ اس وقت دلہن کے روپ میں تھی۔

مال تو بڑا تگر لایا ہے بے "اس عورت نے اس آدمی کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔" آخر فرمائش کسکی تھی مینا "اس آدمی نے ہنستے ہوئے کہا۔"

اب جسکا مال ہے اس تک پہنچا دے ورنہ شامت آجائے گی تیری "مینا نے" خبیث ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔ تب ہی مش کھینچ کر اسے اک کمرے کی جانب لے گئی اجیہ کا دماغ سن ہوچکا تھا اسے تو اب بالکل بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے اپنے ماں باپ کی فکر اسے مزید پریشان کر رہی تھی کہ ناجانے اس وقت وہ کس حال میں ہونگے؟ مش اسے بیڈ پر پھینکتی وہاں سے جا چکی تھی۔ اجیہ اب زور زور سے دروازہ بجا رہی تھی لیکن وہاں اسکی سننے والا کوئی نہیں

## URDU NOVEL BANK

تھا تب ہی اسے دروازے کی دوسری جانب کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی  
تھی تب ہی وہ دوبارہ چلائی تھی۔

مجھے جانے دو پلیز، کون ہو تم لوگ؟ کیوں لائے ہو مجھے یہاں؟ "وہ ہچکیوں سے"  
رو رہی تھی۔ تب ہی دروازے کا لاک کھلا تھا اجیہ پیچھے ہوئی تھی اور تب ہی اک  
اچھا خاصا خوبو آدمی کمرے میں داخل ہوا تھا اسکی داڑھی کچھ کچھ بڑھیدیک ہوئی  
تھی اور دیکھنے میں بھی وہ انسان کافی اچھی شخصیت کا مالک نظر آ رہا تھا۔ اس نے  
کمرے میں داخل ہوتے ہی سرتا پیر اجیہ کا جائزہ لیا تھا۔

یوسف راؤ کی پسند کی تو داد بنتی ہے "اس نے اب چہرے پر کمینگی سجائے"  
خباثت سے کہا۔

کون ہو تم؟ "اجیہ نے آنسو پونچھتے ہوئے پوچھا۔"

## URDU NOVEL BANK

تم فکر مت کرو، میں تمہیں یہاں سے نکالوں گا میں یوسف راؤ کو بہت قریب " سے جانتا ہوں اسکی عزت کی عزت میں نہیں تو اور کون بچائے گا؟ " اس نے کہتے ہوئے اجیہ کا ہاتھ تھاما تھا اجیہ نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا۔

آپ مجھے بچالیں نا دیکھیں آج میری شادی ہے گھر پر سب پریشان ہیں میرے " لیے "اجیہ نے التجاء بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا وہ اس وقت تو بس ذرا سی امید پر ہی بہل چکی تھی یہاں تک کہ اس وقت اسے اس انسان کی مکاری بھی سمجھ نہیں آئی۔

ہاں ہاں کیوں نہیں تم یہاں بیٹھو پانی پیو " اس آدمی نے اسے بیڈ پر بٹھاتے " ہوئے سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر اسکے لبوں سے لگایا تھا اور یہیں اجیہ بہت بڑی غلطی کر گئی تھی اور اس بات کا علم تک نہیں تھا اسے۔

چلو آؤ میں تمہیں چھوڑ دوں " اس آدمی نے اسے شانوں سے تھام کر اٹھایا اور " اجیہ تو بس اب اسے اچھا انسان سمجھنے لگی تھی کہتے ہیں نا جب برائی آتی ہے تو ہم وہ بھی کر جاتے ہیں جو ہم نے سوچا بھی نہیں ہوتا اور جانے اجیہ کیسے اس

## URDU NOVEL BANK

انسان پر اتنی جلدی بھروسہ کر گئی۔ اجیہ کو جیسے ہی اپنی غلطی کا احساس ہوا اس نے فوراً اس آدمی کے ہاتھ ہٹائے تھے اور اس طرح اسے بس اک وہی امید نظر آرہی تھی اور بخوشی اسکے ساتھ چلی گئی۔



ابھی لوگوں میں چہ میگوئیاں مزید بڑھتیں اتنے میں اجیہ اپنا لہنگا سنبھالے مجھے لان میں داخل ہوئی تھی، جیسے ہی سیف صاحب کی نظر اس پر پڑی وہ فوری اس کی جانب لپکے تھے۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

اجیہ! میرا بچہ کہاں تھی بیٹا؟ سب ٹھیک ہے نا؟ تم اتنی دیر سے کیوں آئی؟  
ہو؟ کہاں تھی؟ "سیف صاحب پریشانی میں بغیر رکے ایک کے بعد ایک سوال کئے جارہے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

بابا، وہ میں ٹھیک ہوں، بس گاڑی خراب ہوگئی تھی تو اس لئے لیٹ " ہوگئی " اجیہ کافی حد تک خود کو سنبھال چکی تھی اس لئے خود نارمل ظاہر کرتے ہوئے ٹھہرے ہوئے لہجے میں جواب دیا جبکہ اسما بیگم اب بھی بغور اسکے چہرے کا جائزہ لے رہی تھیں اتنا تو وہ بھانپ گئی تھیں کہ اجیہ کچھ چھپانے کی کوشش کر رہی ہے لیکن فلوقت انہوں نے خاموش رہنا مناسب سمجھا تھا کیونکہ اب سارے لوگوں کی جانچتی نظریں انہیں پر ٹکی ہوئی تھیں۔

بیٹا کم از کم آپ اک کال تو کر دیتی، جانے کیسے کیسے وسوسے ہمیں ستا رہے " تھے " اب کی بار بولنے والی اسما بیگم تھیں۔

ارے بس کردو سیف، بچی پہلے ہی پریشان ہے مزید پریشان ہو جائے گی اگر ایسا " کرو گے دیر سویر تو ہو ہی جاتی ہے " فضا کو بوجھل ہوتے دیکھ کر احمد صاحب نے

## URDU NOVEL BANK

بات کو سنبھالا تھا اور پھر اجیہ اپنا عروسی جوڑا سنبھالتے ہوئے نزاکت سے قدم اٹھاتی اسٹیج کی جانب بڑھ رہی تھی۔

دوسری جانب یوسف تو مانو اسٹیج بن چکا وہ مہوت سا بس اجیہ کو یک ٹک دیکھ رہا تھا۔

بھائی منہ تو بند کریں "روحان نے یوسف کے کھلے منہ کو دھیرے سے بند" کرتے ہوئے کہا، یوسف یکدم ہوش میں آیا تھا اور اپنی حرکت پر اسے شرمندگی بھی ہوئی تھی۔

اجیہ نے سرخ رنگ کا خوبصورت سا لہنگا پہن رکھا تھا جس پر سلور اور گولڈن رنگ کے نگینوں سے بہت خوبصورتی سے کام کیا گیا تھا اور جیولری اجیہ نے زیادہ

## URDU NOVEL BANK

بھاری بھرم نہیں پہنی بلکہ اس نے بہت لائٹ سی جیولری پہن رکھی تھی اور پھر بیوٹیشن نے کافی مہارت سے اس کے چہرے پر اپنا ہنر دکھایا تھا اس وقت وہ بہت ہی حسین لگ رہی تھی، یوسف کو اپنی قسمت پر رشک آیا تھا، اجیہ اسٹیج کے پاس پہنچ چکی تھی، کچھ ہی دیر میں مولوی صاحب نے نکاح پڑھا کر دعائے خیر کروائی تھی اب ہر طرف مبارک مبارک کی صدا گونج رہی تھی۔ اجیہ سیف بخاری اجیہ یوسف راؤ بن چکی تھی اسکی آنکھیں بھی نم تھیں اور دل پر بوجھ بھی تھا، آج، جو کچھ ہوا تھا وہ اسے ابھی بھولی نہیں تھی وہ تو اسماء بیگم کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونا چاہتی تھی اور نکاح ہونے کے بعد اسے ٹھیک موقع ملا تھا وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی اسماء بیگم نے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا اور اب اسے تسلیاں دے رہی تھیں۔

اجیہ میری جان! کیا ہوا؟ ایسے نہیں روتے "اسماء بیگم کی خود کی آنکھیں بھیگ" چکی تھیں لیکن اگر وہ اس لمحے کمزور پڑ جاتیں تو اجیہ کو کون سنبھالتا انہوں نے



## URDU NOVEL BANK

بمشکل خود کو سنبھالا ہوا تھا اور پھر کچھ دیر بعد کھانا لگ چکا تھا تمام مہمان کھانا کھانے میں مصروف ہو چکے تھے جبکہ میزبان خوب اچھے سے اپنا فرض نبھا رہے تھے۔

ابھی اسٹیج بالکل خالی تھا صرف اجیہ اور یوسف ہی اسٹیج پر بیٹھے ہوئے تھے جب یوسف نے اجیہ کے کانوں میں سرگوشی کی تھی۔

visit for more novels:

ان آنکھوں کو رلانے والے کو عمر قید بھی ہو سکتی ہے اجیہ بیگم "یوسف نے" آنکھ کا کونا دبا کر کہا اسکی بات پر اجیہ کچھ جھینپ سی گئی تھی۔

قید تو تم کر ہی چکے ہو یوسف راؤ "اجیہ نے بنا اس کے جانب دیکھے کہا۔"

## URDU NOVEL BANK

دیکھنا میں تمہیں اتنی محبت دوں گا کہ تمہیں اس پنجرے سے محبت ہو جائے گی" اور تم تاحیات قیدی بن کر رہنا پسند کرو گی" یوسف نے محبت سے کہا۔

جن سے محبت ہو انہیں قیدی نہیں بنایا کرتے مسٹر یوسف "اجیہ نے اب کی بار اسکی جانب دیکھا تھا لیکن پھر اگلے ہی لمحے نظریں جھکا گئی۔

تم دونوں ساری باتیں یہیں کر لو گے کیا تھوڑا صبر رکھو" اب کی بار آواز ان " دونوں کے عقب سے آئی تھی جانے کب سے اجیہ کی اک کزن اسٹیج کے پیچھے چھپے بیٹھی تھی اور انہیں خبر تک نہیں تھی اس کی آواز پر دونوں نے جھٹکے سے مڑ کر دیکھا تھا تب ہی کیمرا مین اس لمحے کو مقید کیا تھا جو اک خوبصورت یاد بن کر محفوظ ہو چکا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

رخصتی کا وقت آچکا تھا اجیہ سب سے گلے مل رہی تھی اور یوسف اسکا ہاتھ تھامے اسکے ساتھ ساتھ چل رہا تھا، سب نم۔ انکھوں سے دیکھ رہے تھے اگر کوئی سیف صاحب اور اسما بیگم سے پوچھتا کہ زندگی کا سب سے مشکل مرحلہ کونسا ہوتا ہے تو وہ بتاتے زندگی کا سب سے مشکل مرحلہ اپنے جگر کے ٹکڑے یعنی اپنی بیٹی کو خود سے جدا کرنا ہوتا ہے، اس وقت ان دونوں کا دل کٹ رہا تھا ویسے تو انہیں یوسف اور احمد صاحب پر مکمل بھروسہ تھا لیکن بیٹیوں کی جدائی تو دل کو غمزہ کرتی ہے نا اور پھر اگلے کچھ لمحوں میں اجیہ یوسف کے سنگ رخصت ہو چکی تھی اب مہمان بھی آہستہ آہستہ اپنی اپنی منزلوں کی جانب جا رہے تھے یوسف نے اجیہ اور اپنے لئے شہر میں ہی ہوٹل بک کروایا تھا اور اب یوسف کے گھر والے بھی گاؤں کے لیے نکل چکے تھے۔



## URDU NOVEL BANK

اجیہ یوسف کا ہاتھ تھامے دھیرے سے گاڑی سے اتری تھی اور اب اسکے ساتھ ساتھ ہوٹل کے اندرونی جانب بڑھ رہی تھی، مطلوبہ کمرہ آچکا تھا یوسف نے چابی سے ڈور ان لاکڈ کیا تھا اور دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئے تھے کمرے میں داخل ہوتے ہیں تازہ گلاب کے پھولوں کی خوشبو نے نتھنوں کو چھوا تھا، اجیہ نے نظریں اٹھا کر اردگرد کا جائزہ لیا تھا کمرے کو نہایت ہی خوبصورتی اور نزاکت سے سجایا تھا بیڈ کے اردگرد تازہ سفید اور سرخ گلابوں کی لڑیوں کی مسہری لگائی گئی تھی اور سامنے وال پر نہایت ہی نفیس انداز میں ان دونوں کا نام لکھا گیا تھا اجیہ کو اس وقت اپنا آپ کچھ الگ سا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی ریاست کی شہزادی ہو اور اس کی شان میں یہ سب سجایا گیا ہو اسے اپنی قسمت اور یوسف راؤ کے ساتھ پر رشک آ رہا تھا۔

بس یونہی دیکھتی رہو گی یا آگے بھی بڑھو گی مائی بیوٹیفل وائف "یوسف نے" دھیرے سے اسکے کان کے قریب سرگوشی کی تھی۔ تب ہی اجیہ کچھ سم سی

## URDU NOVEL BANK

گئی یوسف کی بات پر اسکے چہرے پر کئی رنگ آئے تھے وہ اس وقت بلش کر رہی تھی اور یوسف اسے دلچسپ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

دیکھا میں نے تمہیں پالیا مس اجیہ! تمہیں کیا لگا تھا تم مجھے بیوقوف بنا کر اس "دنیا میں گم ہو جاؤ گی؟" یوسف نے جتانے والے انداز میں کہا جیسے وہ اک فاتح ٹھہرا ہو۔

visit for more novels:

میں نے تمہیں بیوقوف نہیں بنایا تھا بس اس وقت اپنی جان بچائی تھی "اجیہ" نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آئے آئے ہائے! اجیہ بیگم کے چہرے کی مسکراہٹ بہت جان لیوا "ہے" یوسف نے شرارتی لہجے میں کہا۔

بس اب تم ایسے ٹھہرک پن مت جھاڑو" اجیہ نے بے ساختہ کہا تھا۔"

میری محبت کو ٹھہرک پن مت کہو مسز یوسف "یوسف کا انداز بھی کچھ جتانے"  
والا تھا۔

اچھا تو مسٹر ہی کو مجھ سے محبت ہوگئی ہے؟" اجیہ نے شرارتی لہجے میں پوچھا۔  
جبکہ کوئی پاگل بھی یوسف کی آنکھوں میں دیکھ کر بتا سکتا تھا کہ وہ اجیہ کو کتنا  
چاہتا ہے۔

## URDU NOVEL BANK

میں جب جب تمہیں دیکھتا ہوں میری محبت ایسے بڑھ جاتی ہے جیسے جیل میں "مجرموں کی تعداد بڑھتی ہے اجیہ راؤ" یوسف کے اندر کا پولیس انسپکٹر جاگا تھا اور اس کے اظہار پر اجیہ کا زوردار قہقہہ بلند ہوا تھا۔

حد ہوگئی یوسف، اک تو تم پولیس والے، اور تم لوگوں کا اظہار محبت "اجیہ نے" بمشکل اپنی ہنسی روکتے ہوئے کہا اور اب یوسف بھی ہنس رہا تھا وہ بے ساختہ طور پر جانے کیسے ان لفظوں میں اظہار محبت کر گیا۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

اب یہ مت کہنا کہ تم مجھے اپنی محبت سے ایسے مارو گے جیسے تم اپنے دُندے "سے بیچارے مجرموں کو مارتے ہو" اجیہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

ایسا مت کہو میں تمہیں اپنی محبت سے اور بھی زیادہ خوبصورت بنادوں گا اور"  
تمہاری طرف اگر کوئی ہاتھ بڑھا بھی تو اس ہاتھ کو توڑ کر رکھ دوں گا" اب کی بار  
یوسف جذباتی ہوا تھا۔

اہممم اہممم یوسف صاحب کنٹرول میں رکھئے خود کو" اجیہ نے گلا کھنکھارتے "  
ہوئے کہا اور جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔ اب اسکی شرم جھجھک بالکل ایک سائیڈ پر  
ہو چکی تھی وہ اس وقت جیسے یوسف کی باتوں کے جواب دے رہی تھی کون کہہ  
سکتا تھا کہ وہ پہلے دن ہی دلسن تھی ایسا نہیں تھا وہ بے باک تھی لیکن شاید یہ  
سب اسکی شخصیت کا حصہ تھا۔



## URDU NOVEL BANK

اچھا سنو! اب میں تم سے اجازت مانگ رہا ہوں کیا تمہیں میری محبت قبول ہے؟  
 "یوسف نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اسکے دونوں ہاتھ تھام کر اسکی آنکھوں  
 میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔

یوسف میں اپکو نکاح میں قبول کر چکی ہوں اب اس سوال کی کوئی گنجائش"  
 نہیں اب میری تمام محبتیں آپ کے لئے ہیں، میرے بابا کے بعد آپ میری زندگی  
 میں آنے والے پہلے وہ انسان ہیں جسے میں نے چاہا اور ان شاء اللہ میں تاحیات  
 آپ سے محبت کروں گی اور نبھاؤں گی" اب اجیہ روایتی دہنوں کی طرح شرما رہی  
 تھی کیونکہ اب یوسف سنجیدہ ہو چکا تھا اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی بھی ایسی  
 بات وہ کہہ جائے جو آنے والی زندگی میں اسکے لئے کسی بھی طرح کے مسئلے کا  
 باعث بنے اور پھر اظہار محبت کرتے ہوئے دونوں نے اک دوسرے کی محبت  
 کو قبول کیا تھا مستقبل کی زندگی کے لئے دونوں اک دوسرے کو عہد و پیمان کی  
 مضبوط رسی میں باندھ رہے تھے دونوں نے پورے دل سے اک دوسرے کو قبول

## URDU NOVEL BANK

کیا تھا یوسف اب بیڈ پر اسکے برابر ہی بیٹھ چکا تھا اس نے اجیہ کے چہرے کو اپنے دونوں کے ہاتھوں کی پیالے میں بھرا تھا اور بغور اس کو محبت سے دیکھ رہا تھا جیسے اس کے چہرے کے اک اک نقش کو حفظ کرنا چاہتا ہو تب ہی موبائل فون کی بجتی گھنٹی نے اس سحر انگیز لمحے کے سحر کو توڑا تھا اور یوسف موبائل ہی جانب متوجہ ہوا تھا اور پھر جیسے ہی یوسف نے موبائل پکڑ کر کان کو لگایا تو دوسری جانب سے کال ڈسکنکٹ کر دی گئی تھی تب ہی میسج کی ٹون بھی تھی اور پھر سامنے اسکرین پر نظر آتے منظر کو دیکھ کر یوسف کو زوردار جھٹکا لگا تھا اس ایسا محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے اسکے پیروں تلے زمین کھینچ لی ہو۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

کیا ہوا یوسف؟ "اجیہ نے یوسف کے چہرے پر عجیب تاثر ابھرتے دیکھ کر پوچھا" اس نے یوسف کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا جسے یوسف نے جھٹک کر ہٹایا تھا اور اجیہ زور سے بیڈ پر جاگری تھی۔ لمحے میں یوسف کا بدلا روپ دیکھ کر اجیہ ساکت رہ گئی تھی۔



شباباش میرے شیر آج تو نے ثابت کر دیا کہ تو اک شیر کا بیٹا ہے "حیدر خان" نے اپنے بیٹے کے کندھے پر شباباشی دی تھی جیسے وہ کوئی بہت ہی عظیم کام کر کے آیا ہو حیدر خان کی شباباشی پر اسکے بیٹے نے بھی اک جاندار قمقہ لگایا تھا۔

آخر بیٹا بھی تو تیرا ہوں نا باپو کیسے نہ حکم مانتا تیرا "بیٹے نے بھی خوب فرمانبرداری" دکھائی تھی جبکہ شاید وہ بھول چکے تھے کہ اللہ انصاف کرنے والا ہے اور جب خدا کا غضب نازل ہوا تو وہ کیسے ان کو تباہ کر دے گا۔

شباباش میرے شیر! اب دیکھنا کیسے یوسف راؤ کی اکڑ ٹوٹتی ہے بڑا بنا پھرتا "ہے، اب سمجھ آئے گی اسے" حیدر خان نے کمینگی سے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

ہاں باپو دیکھنا اب کبھی تجھ سے پنگا لینے کا سوچے گا بھی نہیں "بیٹے نے ہاں" میں ہاں ملائی تھی۔

جانتا ہے میرا بچہ جب گھر کی عزت پر داغ لگتا ہے تو ظاہری حسن اپنی موت "آپ ہی مرجاتا ہے، یوسف بہت اڑ رہا تھا اب وہ منہ کے بل اتنی زور سے گرا ہے کہ زندگی بھراٹھ نہیں پائے گا، اب پوری زندگی اس کے لئے کھیل بن کر رہ جائے گی" حیدر خان خباثت سے کہتا ہنس رہا تھا۔ تب ہی رانی جو کمرے کے باہر کھڑی سب باتیں سن رہی تھی کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

حیدر خان کسی کی عزت پر ہاتھ ڈالنا اچھی بات نہیں "رانی غصے میں تھی۔"

تو اس سب سے دور رہ اور تو ہوتی کون ہے مجھے یہ بتانی والی کہ کیا اچھا ہے اور "کیا برا؟" حیدر نے گرج کر کہا تھا اور اب سرخ آنکھوں سے اسے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے ابھی اسے مار دے گا۔

## URDU NOVEL BANK

میں صرف تجھے اتنا سمجھانا چاہ رہی ہوں عزت سب کی سانجھی ہوتی ہے، تیرا" معاملہ یوسف راؤ سے ہے تو عورت کو بیچ میں مت لا اور لڑا ہمیشہ برابر والے سے جاتا ہے عورت سے کیا لڑنا بھلا" رانی کے اندر جو ہمت آئی تھی وہ شاید اک عورت کا اک عورت کے لئے جذبہ تھا۔

اپنی زبان بند رکھ ورنہ کاٹ کر کتوں کو کھلا دوں گا" اب کی بار حیدر خان اور" بھی زیادہ غصے سے گر جاتا تھا۔

اماں کیا ہو گیا ہے تجھے کیوں باپو سے لڑ رہی ہے یہ سب کام تیرے بس کے" نہیں جا تو یہاں سے" بیٹے نے آگے بڑھ کر بات کو سنبھالنا چاہا۔

بیٹا تیرے باپ پر تو بس دشمنی کا خون سوار ہے تو نے کیوں اک کڑی کے" ساتھ یہ سب کیا تو تو ہوش کے ناخن لے" رانی اب بیٹے کو سمجھا رہی تھی جبکہ وہ جانتی تھی کہ بیٹا بالکل باپ کا پر تو ہے۔

"اماں تجھے کہانا تو اس سب میں مت پڑ"

## URDU NOVEL BANK

بیٹا۔۔ "اس سے پہلے کہ رانی مزید کچھ کہتی حیدر خان کا بھاری ہاتھ اٹھا اور رانی" کے گال پر نشان چھوڑ گیا۔ اب رانی گال پر ہاتھ رکھے تاسف سے اسے دیکھ رہی تھی یہ تھپڑ اس کے لئے کوئی نیا نہیں تھا حیدر خان کو تو جب غصہ آتا اسے مار پیٹ لیا کرتا تھا۔

دیکھنا کہیں خدا کی لاٹھی کہ مار نہ پڑ جائے تجھے ایسا نہ ہو کہ تو زندہ رہتے ہوئے "موت مانگے کیونکہ جو دوسروں کی زندگی اجیرن بناتے ہیں وہ خود کبھی سکھی نہیں رہتے" رانی اتنا کہہ کر روتی ہوئی وہاں سے نکل گئی جبکہ دونوں باپ بیٹے پھر سے اپنی مکار سازشوں میں مصروف ہو چکے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com



میں آپ دونوں کو چھوڑ کر کبھی کہیں نہیں جاؤں گی" اجیہ نے اسما بیگم کے "گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے لاڈ سے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

دیکھو بیٹا آج نہیں تو کل، ہر بیٹی کو اپنے گھر جانا ہے ہوتا ہے "اسما بیگم نے" اسکے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر سمجھایا۔

نہیں ماما! کیا یہ میرا گھر نہیں؟ "اس نے سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے خفگی سے پوچھا۔

ارے میری جان! یہ گھر تمہارا ہے، تمہارا تھا اور ہمیشہ رہے گا لیکن حقیقت تو" یہی ہے ناکہ عورت کا اصل گھر اسکے شوہر کا گھر ہی ہوتا ہے جہاں اسے ہمیشہ رہنا ہوتا ہے "اسما بیگم نے اسکے چہرے کو اپنے ہاتھ میں تھامتے ہوئے کہا۔

نہیں ماما میں کیسے رہوں گی آپ کے بغیر؟ "اس نے خفگی سے پوچھا۔"

بیٹا جب میری پیاری شہزادی کا شہزادہ اسے ڈھیر سارا پیار کرے گا تو دیکھنا" میری بیٹی بہت خوش رہے گی "اسما بیگم نے اب کی بار اسکے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

اگر اس شہزادے نے آپکی شہزادی کو پیار نہ کیا تو؟" اجیہ نے ابرو اچکاتے " ہوئے انہیں تنگ کرنے کے لئے پوچھا۔

ایسا نہیں کہتے اجیہ! میری بیٹی ہے ہی اتنی پیاری کوئی کیوں اسے پیار نہیں " کرے گا؟" اسما بیگم کی آنکھیں تو ابھی ہی نم ہو چکی تھیں۔

وہ تو میں ہوں، لیکن آپ روئیں تو مت ورنہ میں شادی نہیں کروں گی کبھی " بھی "اجیہ نے اسما بیگم کو جذباتی ہوتے دیکھ کر جلدی سے کہا۔

میں کہاں رو رہی ہوں؟" اسما بیگم نے مسکراتے ہوئے اپنے آنسو پونچھے تھے " لیکن اچانک ہی سارا منظر غائب ہوا تھا جب سیف خان کی آواز انہیں حال میں لے کر آئی تھی۔ اسما بیگم بیڈ پر بیٹھی اجیہ کو یاد کر رہی تھیں ہر لمحہ، اسکی ہر شرارت رہ رہ کر یاد آرہی تھی۔

اسما بیگم کیوں رو رہی ہیں آپ؟" سیف خان نے نرم لہجے میں پوچھا جبکہ اتنا تو " انہیں بھی علم تھا کہ وہ اجیہ کو یاد کر رہی ہیں۔



## URDU NOVEL BANK

کچھ نہیں بس اجیہ کی کمی تو ابھی سے محسوس ہونے لگی ہے، اب کون ہمیں "پریشان کرے گا؟ کس کے قہقہے یہاں گونجیں گے؟" اسما بیگم اب باقاعدہ رو رہی تھیں اور سیف بخاری انہیں تسلیاں دے رہے تھے۔

میرا کہنا ہے والدین کو کبھی بھی اپنی بچیوں کو اونچے اونچے خواب نہیں دکھانے چاہئیں، انہیں یہ نہیں کہ چاہئے کہ انکی زندگی آنے والا ہمسفر صرف ان کے لئے خوشیاں لے کر آئے گا بلکہ انہیں اس حقیقت سے بھی روشناس کروانا چاہئے کہ بیٹا زندگی کے اس پڑاؤ پر بہت سی مشکلیں آئیں گی جن کا سامنا کرنا شاید تمہارے لئے مشکل ہو لیکن ناممکن نہیں، تم اپنے شوہر کے ساتھ مل کر اس کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہمیشہ یہ مت سوچنا کہ وہ تمہیں سمجھے گا بلکہ تم بھی اسے سمجھنے کی کوشش کرنا، تم بھی اس کی خواہش کا احترام کرنا، اسے بتانا کہ اسکی تمہاری زندگی میں کیا اہمیت ہے، یہ توقع مت رکھنا کہ اس زندگی میں کہانیوں کی طرح خوشیاں ہی خوشیاں ہے ہر راستہ ہموار نہیں ہوتا کہیں نا کہیں راہیں ٹیڑھی ہوتی ہیں، کانٹے بچھے ہوئے ہوتے ہیں، ہمیں اپنی عقلمندی سے انہیں

## URDU NOVEL BANK

اس طرح ہٹانا ہوتا ہے کہ ہمارے ہاتھ زخمی نہ ہوں اور نہ ہی ہمارے ساتھ یا تعاقب میں آنے والوں کے پاؤں کے زخمی ہوں۔



اجیہ بغور یوسف کو دیکھ رہی تھی کہ یوسف جو کچھ دیر پہلے اس پر اپنی محبت  
نچھاور کر رہا تھا وہ یکدم کیسے بدل گیا۔ اس وقت یوسف کا چہرہ غصے کے مارے  
سرخ ہو رہا تھا اور اس نے اپنا ایک ہاتھ زور سے بند کیا ہوا تھا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novel-bank.com](http://www.urdu-novel-bank.com)

یوسف! تم ٹھیک ہونا؟" اجیہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا اور تب ہی یوسف نے "  
اپنے موبائل کی اسکرین کا رخ اجیہ کی جانب موڑا تھا اور پھر لمحہ لگا تھا اجیہ کو  
سب سمجھنے میں اس سے پہلے کہ اجیہ کچھ کہتی یوسف نے اپنا موبائل زور سے

## URDU NOVEL BANK

دیوار پر دے مارا تھا۔ اب تو اجیہ کے وجود میں ہلنے کی بھی ہمت نہ تھی وہ پھٹی  
 پھٹی نظروں سے یوسف کر دیکھ رہی تھی اب یوسف کمرے میں موجود ہر شے کو  
 اٹھا اٹھا کر پھینک رہا تھا، بیڈ کے ارد گرد لگی مسہری کو تو وہ پہلے ہی بے دردی سے  
 خراب کر چکا تھا وہ پھول جو کچھ دیر پہلے اک خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے  
 وہی پھول اب زمین پر پڑے اپنی حالت پر شکوہ کناں تھے۔

کیوں؟ کیوں کیا تم نے ایسا؟" اب جب یوسف سب چیزیں توڑ پھوڑ چکا تو وہ "  
 اجیہ کے پاس آیا تھا اور اسے دونوں کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑ رہا تھا اسکی سرخ  
 نظریں آگ برسا رہی تھیں اجیہ کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اسی غصے کی آگ  
 میں جل کر راکھ ہو جائے گی۔ یوسف کیا اس نے تو کبھی ایسا غصہ دیکھا ہی کہاں  
 تھا اس نے تو ہمیشہ محبت ہی دیکھی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

بولو" اب کی بار یوسف کسی بپھرے شیر کی مانند زور سے دھاڑا تھا۔ اجیہ اسکی آواز" پر جی جان سے کانپتی تھی۔ انسو مسلسل آنکھوں سے بہہ رہے تھے جبکہ اب سہمی سہمی ہچکیوں کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔

وہ۔ وہ۔ وہ۔ یوسف "اجیہ نے بمشکل کچھ بولنے کی کوشش کی تھی زبان تھی کہ" ساتھ نہیں دے رہی تھی تب ہی یوسف کا ہاتھ اٹھا تھا اور اس نئی نویلی دلہن کے چہرے پر گہرے نشان چھوڑ گیا شاید وہ تھپڑ تو جسم پر لگا تھا اتنا دردناک نہیں تھا لیکن جو اجیہ کی روح پر لگا تھا وہ نہایت ہی دردناک تھا۔ وہ دلہن جو کچھ دیر پہلے ہی اس لڑکے کی زندگی میں شامل ہوئی تھی وہ بھی اس کی محبت بن کر، کچھ لمحے پہلے وہ خود کو ہوا میں اڑتا محسوس کر رہی تھی اور کیسے اس لڑکے نے اسے آسمان سے زمین پر لاپٹا تھا اور وہ تو اتنی بری طرح زمین پر گری تھی کہ اس کے اوسان خطا ہوچکے تھے کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا۔

اپنی زبان بند رکھو" یوسف پھر سے دھاڑا تھا۔"

ل۔ لیکن یوسف میں نے کچھ نہیں کیا" وہ آج ہی تو اس کی زندگی میں شامل ہوئی تھی اور وہ اپنا پہلا ہی نقش برا نہیں چھوڑنا چاہتی تھی وہ اپنے کردار کو مشکوک نہیں بنانا چاہتی تھی، وہ صرف اک دفعہ یوسف کو سب بتانا چاہتی تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا، اس بات سے تو وہ بھی شناسا نہیں تھی کہ اس کے ساتھ یہ سب کیوں ہوا۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

یوسف بس اک بار میری بات سن لو، یہ سب سچ نہیں ہے" اجیہ میں اٹھ کر کھڑے ہونے کی بھی ہمت نہیں تھی اس نے یوسف کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

کیا سچ نہیں ہے ہاں؟ آج جب تم پارلر گئی تھی تو اپنے اسی نام نہاد عاشق سے "ملنے گئی تھی نا؟ تم یہ بھی بھول گئی کہ تمہارے ماں باپ لوگوں کو کیا منہ دکھائیں گے؟ لیکن ہاں تم جیسی لڑکیوں کو بھلا اپنے ماں باپ کی فکر کیوں ہوگی؟" جانے یوسف غصے میں کیا کیا بول رہا تھا اور کس طرح اجیہ کے کردار کی دھجیاں اڑا تھا، اجیہ کا ماتھے پر لگا ٹیکا یہاں وہاں جھول رہا تھا، بال بکھر چکے تھے ہونٹوں کو تو وہ ناک میں پہنی نتھلی یوسف کے تھپڑ مارنے کی وجہ سے پہلے ہی، زخمی کر چکی تھی جس سے اب خون بہہ رہی تھی دوپٹہ آدھا کندھے پر تھا تو آدھا زمین پر لٹک رہا تھا، اس وقت اسے اس سب کی بالکل پرواہ نہیں تھی وہ تو بس اس وقت خود کو ثابت کرنا چاہتی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یوسف میں ایسی لڑکی نہیں ہوں، مجھ پر اعتبار کریں "اجیہ نے گڑگڑاتے ہوئے" کہا اس وقت ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی غلام اپنے بادشاہ کے قدموں سے لپٹا اس سے سے اپنی زندگی کی بھیک مانگ رہا ہو لیکن بادشاہ کو اس پر ذرا رحم نہیں

## URDU NOVEL BANK

آ رہا تھا، تب ہی اس نے جھٹکے سے اپنی ٹانگ چھڑوائی تھی اور اجیہ پیچھے جا گری تھی۔

کیا سچ ہے ہاں؟ کیا یہ سب جھوٹ ہے کہ تم اپنی شادی والے دن اس فحاشی "اڈے پر اپنے یار کے ساتھ گلچھڑے اڑا رہی تھی؟" یوسف نے تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے ہوئے پوچھا، کون کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی یوسف ہے جو کچھ دیر پہلے اپنی بیوی پر محبت پر لٹا رہا تھا، تمام عمر ساتھ رہنے کی قسم کھا رہا تھا، اس وقت وہ کسی ظالم بادشاہ سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

یوسف تم میرے بابا کے بعد میری زندگی میں آنے والے پہلے انسان ہو، یہ سب "ایک جھوٹ ہے دھوکا ہے فریب ہے" اجیہ نے پھر سے ناکام سی کوشش کی تھی۔

دھوکا تو تم نے دیا ہے اجیہ، تم ایک جھوٹی، بدکردار اور آوارہ لڑکی ہو، تم اک ایسی " بیٹی ہو جسے دنیا میں آنے سے پہلے ہی مرجانا چاہیے تھا " یوسف نے اب کہ اس کی روح تک کو جھنجھوڑ ڈالا تھا، یوسف کے یہ الفاظ ایسے تھے جیسے اس کے کانوں میں کسی نے سسہ ڈالا ہو، کتنے چھلنی کر دینے والے الفاظ تھے، جو روح تک کو اذیت دے گئے، سزائے موت سے پہلے بھی مجرم کو بولنے کا موقع دیا جاتا ہے کیا اسکا گناہ اتنا بڑا تھا کہ اسے بولنے تک کا موقع نہ دیا گیا اور سولی چڑھا دیا گیا؟ آخر اس نے کیا ہی کیا تھا؟ بھروسہ؟ دوستی پر، ایسی دوست پر جو چند روپوں کے عوض دوستی کے رشتے کو بیچ گئی، ہاں یوسف نے ٹھیک کہا تھا اسے مرجانا چاہیے تھا، وہ یکدم اٹھی تھی اور اٹھ کر زمین پر ذرا فاصلے پر پڑا کانچ کا ٹکڑا اٹھایا تھا اور اپنی کلائی پر رکھا ہی تھا جب یوسف نے ایک اور تھپڑ اسکے دوسرے گال پر رسید کیا تھا۔



اتنی آسانی سے مر جاؤ گی؟ تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہیں اتنی آسانی سے مرنے " دوں گا؟ نہیں اجیہ بخاری میں تمہیں پل پل موت دوں گا یوسف راؤ کے بھروسہ توڑنے کی قیمت تو تمہیں ادا کرنی ہی پڑے گی "یوسف نے شہادت کی انگشت دکھاتے ہوئے کہا جبکہ اجیہ اب تو زور زور سے ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

چلو میرے ساتھ "اب یوسف اسکی کلائی تھام کر اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے " ہوئے لے کر جا رہا تھا چونکہ رات کافی ہو چکی تھی تو ہوٹل میں کوئی نہیں تھا شاید سب اپنے اپنے کمرے میں جا چکے تھے لیکن کیمیرے کی آنکھ بہت کچھ محفوظ کر چکی تھی۔ یوسف نے اجیہ کو لا کر زور سے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر پٹخا تھا اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا، گاڑی کچھ جانے پہچانے راستوں پر چل رہی تھی۔ اجیہ جان چکی تھی کہ وہ اسے کہاں لے کر جا رہا ہے۔



کافی رات ہو چکی تھی، ستارے جہاں ٹمٹا کر اپنے خوبصورت ہونے کا ثبوت دے رہے تھے وہیں چاند بھی آج پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا آسمان پر نظر آتا منظر نظروں کو بڑا ہی بھلا لگ رہا تھا اور چاند تو جانے کتنے لوگوں کا دوست تھا، کتنے دلوں کو راز اپنے اندر دفن کئے ہوئے تھا جہاں آسمان پر اک بہت ہی خوبصورت منظر تھا وہیں زمین پر اس خوبصورت بنگلے میں دل کو دہلا دینے والا منظر تھا یوسف نے اپنی گاڑی بخاری بنگلاء کے پاس آکر روکی تھی اور پھر اجیہ کو کھینچ کر گاڑی سے نکالتا وہ بنگلے کی اندرونی جانب بڑھ رہا تھا اجیہ تو بس رو رہی تھی اور کیوں نہ روتی؟ ہر لڑکی کی طرح اس نے بھی کافی کچھ سوچ رکھا تھا اور سب اک لمحے میں ہی برباد ہو گیا تھا یوسف کے ہاتھ کی گرفت اجیہ کی کلائی پر مزید مضبوط ہو چکی تھی اجیہ کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ یوسف کی انگلیاں اس کی کلائی میں

## URDU NOVEL BANK

دھنس جائیں گی، اسکی سرخ چوڑیاں ٹوٹ چکی تھیں اور کچھ چوڑیاں تو کلائی میں دھنس گئی تھیں اور بری طرح اذیت دے رہی تھیں۔

یوسف میری کلائی چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے "اس نے کریناک لہجے میں کہا جبکہ " یوسف کو تو ابھی اس بات سے فرق ہی کہاں پڑ رہا تھا اس کے دماغ پر تو بس غصہ سوار تھا۔

visit for more novels:

تم جو کچھ کیا ہے اس کے مقابلے میں یہ اذیت کچھ نہیں ہے، تم جیسی " لڑکیوں کو تو اتنا درد دینا چاہیے کہ نہ تم جی سکو اور نہ کر سکو "یوسف نے سفاکی سے جواب دیا۔ اجیہ تقریباً گھسیٹتی ہوئی اس کے ساتھ جا رہی تھی وہ تو ٹھیک سے کھڑی نہیں ہو پارہی تھی چلنا تو دور کی بات ہے۔ یوسف نے بیرونی دروازے پر پہنچ کر زور سے دروازہ کھولا تھا اور اجیہ کو زور سے جھٹک کر چھوڑا تھا وہ ٹھیک سے

## URDU NOVEL BANK

کھڑی نہیں ہو پائی اور لڑکھڑا کر گر گئی۔ تب ہی اتنی شور کی آواز سے سب گھر والے جاگ گئے تھے اسما بیگم اور سیف صاحب بھاگتے ہوئے کمرے سے نکلے تھے اور لان میں نظر آتے منظر کو دیکھ کر ہی اسما بیگم نے اپنا دل تھام لیا تھا۔

یہ کیا کر رہے ہو تم یوسف؟" سیف صاحب نے اجیہ کو اس حالت میں دیکھ کر گرجتے ہوئے کہا جو بھی تھا اس طرح اور اس وقت اپنے بیٹی کو اس حال میں دیکھ کر انہیں شدید غصہ آیا تھا اور یکدم ذہن کو جھٹکا لگا تھا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

میں نے کچھ نہیں کیا انکل آپ اپنی بیٹی سے پوچھیں کہ کیا کیا ہے اس نے؟  
بلکہ معاف کیجئے گا اس سے پوچھیں کیا نہیں کیا اس نے؟" یوسف نے اجیہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا، اسما بیگم اب اجیہ کو پکڑے بیٹھی تھیں اور اس سے پوچھنا چاہ رہی تھیں کہ یہ سب کیا ہے؟

تم کہنا کیا چاہتے ہو یوسف؟ "سیف بخاری نے طیش کے عالم میں پوچھا۔"

آپ کی بیٹی بدکردار ہے انکل، دھوکے باز ہے "یوسف نے اتنا ہی کہا تھا کہ "سیف بخاری نے اک زوردار تھپڑ یوسف کے منہ پر مارا تھا۔"

اپنی زبان کو لگام دو یوسف، ورنہ انجام اچھا نہیں ہوگا سمجھے تم؟ "سیف بخاری" نے شہادت کی انگشت سے اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔

انکل اک دفعہ آپ اپنی بیٹی سے پوچھیں کہ یہ اپنی شادی والے دن پارلر سے "دیر سے کیوں آئی تھی؟" یوسف نے اجیہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا جبکہ اجیہ اس حالت میں کہاں تھی کہ وہ کچھ کہتی۔

پوچھیں اس سے کیا اس دن یہ اس کوٹھے پر نہیں گئی تھی؟ کیا یہ اس دن "اس لڑکے کے ساتھ یہاں واپس نہیں آئی؟" یوسف اک اک لفظ چبا چبا کر کہہ رہا تھا۔

تمہیں کوئی غلط فہمی ہوگی بیٹا" اب کی بار اسما بیگم نے کہا تھا بیٹی کی یہ حالت "دیکھ کر ان کے تو سر پر آسمان آگرا تھا۔

visit for more novels:

[www.urduovelbank.com](http://www.urduovelbank.com)

غلط فہمی "اتنا کہہ کر یوسف طنزیہ ہنسی ہنسا تھا۔"

## URDU NOVEL BANK

کاش! کاش آنٹی میں تو خود دعا کرتا ہوں کاش یہ غلط فہمی ہوتی لیکن جو سب "میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اس کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا" یوسف کا لہجہ اب کی بار کچھ بدلا تھا جیسے لہجے میں کوئی پچھتاوا ہو۔

اجیہ چپ ہو جاؤ بیٹا رومت بتاؤ کیا ہے یہ سب؟ "اسما بیگم نے اجیہ کے آنسو" پوچھتے ہوئے کہا۔

visit for more novels:

یہ رونا تو ساری عمر کا ہے اب آنٹی، شریف گھرانوں کی لڑکیاں شادی والے دن "فحاشی اڈوں پر نہیں پہنچ جاتیں، باقی آپ کو یہ اچھے سے بتا سکتی ہے" یوسف نے نفرت سے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

بیٹا بعض دفعہ آنکھوں دیکھا بھی جھوٹ ہوتا ہے "اسما بیگم کے نرمی سے " سمجھایا، آخر ماں تمہیں وہ، وہ لڑکی کی عزت کی نزاکت کو سمجھتی تھیں اس لئے عقلمندی سے سارا مسئلہ حل کرنا چاہتی تھیں۔

جھوٹ تو اس نے کہا ہے آنٹی پوچھیں نا اس سے کیا جو میں کہہ رہا ہوں وہ " جھوٹ ہے کیا یہ نہیں گئی تھی؟ پوچھیں نا اس سے "یوسف نے حقارت سے کہا۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

اجیہ کیا تم وہاں گئی تھی اس دن؟ "اب کی بار گرجدار آواز لان میں گونجی تھی " اور یہ آواز کسی اور کی نہیں بلکہ سیف بخاری تھی جنہیں آج تک اجیہ نے اتنے غصے میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔



## URDU NOVEL BANK

با۔ بابا وہ "اجیہ کے لڑکھڑاتی زبان سے کچھ کہنا چاہا لیکن تب ہی دوبارہ سیف" بخاری چلائی تھے۔

گئی تھی یا نہیں؟ ہاں اور نہ میں جواب دو "تب ہی اجیہ نے اثبات میں سر ہلایا" تھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی سیف بخاری کو شدید صدمہ پہنچا تھا تب ہی انہوں نے سینے کی جگہ پر ہاتھ رکھا تھا اور پھر وہی ڈھے گئے یوسف نے جلدی سے آگے بڑھ کر انہیں تھاما تھا اور فوری ایبولینس سروس والوں کو کال کی تھی اور پھر کچھ دیر میں ہی وہ ہاسپٹل پہنچ چکے تھے، اسما بیگم کا پریشانی سے برا حال تھا وہ گھر پر ہی رکی تھیں کیونکہ اجیہ کی حالت بھی ٹھیک نہیں تھی وہ اس کو یوں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھیں۔ وہ اجیہ کو سہارا دیتیں کمرے میں لے گئیں اس کے کپڑے وغیرہ بدلوائے اور جہاں جہاں اسے چوٹ لگی تھی وہاں بینڈج کی اجیہ تو اب شدید سکتے کی حالت میں تھی آنسو تھے کہ بہت چلے جا رہے تھے اور

## URDU NOVEL BANK

زبان جیسے تالو سے چپک چکی تھی، اس کے اندر اک طوفان موجزن تھا جبکہ ظاہری طور پر وہ بالکل ساکت تھی۔



یوسف کہ چونکہ اچھی خاصی جان پہچان تھی اور یوسف بخاری بھی کافی جانے مانے انسان تھے اس لئے انہیں فوری ایمر جنسی میں ہاتھوں ہاتھ لیا گیا تھا، انہیں آئی سی یو میں لے جایا گیا، رات کے اس پہر پورے اسپتال میں بھاگ دوڑ مچی ہوئی تھی، کچھ دیر میں ڈاکٹر صاحب یوسف راؤ کے پاس آئے تھے۔

انہیں بہت ہی شدید صدمہ لگا ہے، جسکی وجہ سے انہیں ہرٹ اٹیک آیا ہے ہم "کوشش کر رہے ہیں باقی آپ اللہ سے دعا کریں سب خیر ہو" ڈاکٹر پروفیشنل انداز

## URDU NOVEL BANK

میں تسلی دیتا وہاں سے جاچکا تھا جبکہ یوسف سر پکڑ کر وہیں بیٹھ گیا، اس کا سر اب پھٹ رہا تھا اس کا دل کر رہا سب تہس نہس کر دے، وہ بمشکل خود پر قابو پائے بیٹھا تھا۔ ڈاکٹر کو گئے ایک گھنٹہ گزر چکا تھا جب وہ یوسف کے پاس آئے۔

یوسف صاحب اب سیف بخاری کی حالت کافی بہتر ہے، کچھ دیر میں انہیں "روم میں شفٹ کر دیا جائے گا پھر آپ ان سے مل سکتے ہیں" ڈاکٹر نے تمام تفصیلات یوسف کے گوش گزار دی تھیں اور پھر وہاں سے چلا گیا، یوسف نے فون نکالنے کے لئے اپنا ہاتھ جیب میں ڈالا لیکن پھر یاد آیا کہ اپنا فون تو وہ توڑ چکا تھا، اسے اب سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے پھر اس نے لینڈ لائن پر کال کی تھی اور اسما بیگم کو تمام تفصیلات بتادیں، اسما بیگم نے شکر ادا کیا تھا کہ سیف بخاری اب ٹھیک ہیں۔ اب وہ کچن کی جانب بڑھ گئیں تاکہ اجیہ کے لئے بھی کچھ بنالیں اور سیف بخاری کے لئے بھی کھانا بھجوا دیں، اب تو صبح کے چھ بج چکے تھے وہ کھانا بنا کر اجیہ کے کمرے میں آئی تھیں۔

اجیہ! "انہوں نے اجیہ جو بیڈ کی ٹیک سے سر ٹکائے بیٹی تھی اسکے ساتھ بیٹھتے" ہوئے نرمی سے اسے پکارا جواباً اس نے خاموش نظروں سے انکی جانب دیکھا تھا۔

اجیہ کچھ کھا لو بیٹا "انہوں نے اس کے گال پر پھسلتے آنسو کو اپنی انگلیوں کی " پوروں میں جذب کرتے ہوئے کہا۔ اجیہ نے نفی میں سر ہلایا تھا اور اسما بیگم کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی آج اس نے اپنے بابا کی آنکھوں میں بے یقینی، افسوس دیکھا تھا، وہ بابا جنہوں نے آج تک اس پر بھروسہ کیا، ہر لمحے اسکا ساتھ دیا آج کیسے وہ اس پر یقین نہ کر پائے؟ یہ سوال اندر ہی اندر اسے بری طرح جھنجھوڑ رہا تھا اور تب ہی یکدم وہ اسما بیگم سے پیچھے ہٹی تھی اور انکی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

## URDU NOVEL BANK

آپ کو یقین نہیں آیا یوسف پر؟ آپ کو یقین نہیں آیا کہ میں بدکردار ہوں؟" اسما بیگم نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

میں جانتی ہوں اجیہ تم ہماری محبت کا کبھی ناجائز فائدہ اٹھا ہی نہیں" سکتی، ضرور کوئی ایسی بات ہے جس سے ہم لاعلم ہیں "اسما بیگم نے اسکا ہاتھ تھام کر اسے تسلی دینا چاہی۔

visit for more novels:

نہیں ماما! بابا نے تو یقین کر لیا، آپ بھی یقین کر لیں کہ آپ کی بیٹی ایک " بدکردار لڑکی ہے "اجیہ نے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا۔

فضول مت بولو اجیہ "اسما بیگم نے تڑخ کر کہا کیونکہ وہ اچھے سے جانتی تھیں " انکی بیٹی کبھی ایسا کام نہیں کر سکتی۔

میں سچ کہہ رہی ہوں ماما ایسا ہی ہے "اجیہ نے سپاٹ لہجے میں کہا اور وہاں سے " اٹھ کر واشروم کی جانب بڑھ گئی جبکہ اسما بیگم بس اب خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھیں کیسے انکی ہنستی کھیلتی بیٹی آج ٹوٹ چکی تھی، آج شاید زندگی میں پہلی دفعہ انہوں نے اسے ایسے روتے دیکھا تھا، انہیں یاد نہیں تھا کہ کبھی بچپن میں بھی اجیہ نے کسی چیز کے لئے ایسے ضد کی ہو، اسکی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اجیہ کو ہر چیز بولنے سے پہلے ہی دے دی جاتی تھی ۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)



مسٹر سیف بخاری کی حالت کافی سنبھل چکی تھی ان تین دنوں میں اجیہ نے خود کو ان کا سامنا کرنے کے لئے مکمل طور پر تیار کر لیا تھا، وہ رو کر تھک گئی

## URDU NOVEL BANK

تھی یا شاید مزید رونا نہیں چاہتی تھی، ابھی کچھ دیر پہلے ہی سیف بخاری گھر پر آئے تھے، یوسف انکے ساتھ آیا تھا لیکن وہ انہیں چھوڑ کر فوری وہاں سے نکل گیا وہ اجیہ کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا، ولیمہ نکاح کے لگے دن ہی تھا لیکن یوسف نے کال کر کے احمد اور ادریس صاحب کو سیف بخاری کی طبیعت خراب ہونے کا بتادیا تھا جسکی وجہ سے ولیمہ ڈیلے کر دیا گیا تھا، احمد اور ادریس صاحب ہاسپٹل ان کی عیادت کے لئے بھی آئے تھے لیکن یوسف یا کسی نے بھی انہیں کچھ نہیں بتایا تھا، اجیہ ہمت جمع کرتی سیف بخاری کے کمرے میں داخل ہوئی تھی فلوقت وہ آنکھیں بند کئے لیٹے تھے۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

بابا "اجیہ نے دھیمے لہجے میں کہا اس کی آواز سن کر سیف صاحب نے آنکھیں کھولیں تھیں اور پھر اگلے ہی لمحے اس کی جانب سے رخ پھیر گئے، اجیہ کے دل کو کچھ ہوا تھا وہ بابا جو اسے دیکھ کر جی اٹھتے تھے، مسکرانے لگتے تھے آج کیسے اسے دیکھ کر رخ پھیر گئے گلے میں نمکین گولا پھنسا تھا جسے اس نے مشکل حلق

## URDU NOVEL BANK

سے نیچے اتارا تھا، وہ تھوڑا آگے بڑھی تھی لیکن سیف صاحب نے ہاتھ کے اشارے سے اسے وہیں روک دیا۔

چلی جاؤ اجیہ یہاں سے "سخت لہجے میں کہا گیا تھا۔ جھیل جیسی آنکھیں پانی سے "بھری ہوئی تھیں، آنسو پلکوں کی بار توڑ کر گال پر پھسلا تھا تب ہی یکدم کمرے کا دروازہ کھلا تھا اجیہ نے جلدی سے اپنے آنسو پونچھے تھے اب وہ کم از کم کسی ہے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

السلام علیکم! کیا حال ہیں بھئی اب ہمارے دوست کے؟ "احمد صاحب نے "کمرے میں داخل ہوتے ہی مسکراتے ہوئے پرچوش لہجے میں سلام کرتے ہوئے حال احوال دریافت کیا تھا، انکی آواز سن کر وہ پلٹی تھی اور فوراً انہیں سلام کیا تھا وہ سلام لے کر جلدی سے کمرے سے نکل ہی رہی تھی کہ یوسف سے سامنا نہ،



## URDU NOVEL BANK

ہو تب ہی سامنے سے آتے یوسف سے وہ زور سے ٹکرائی تھی۔ اس نے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر سامنے غصے میں اسے گھورتے یوسف کو دیکھا تھا اور فوراً سے وہاں سے نکلنے کی کوشش کی جب یوسف کے طنزیہ جملے پر اسکے قدم تھمے تھے۔

دوسروں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے والے بھی اندھے ہوتے ہیں مجھے پتا " نہیں تھا " یوسف نے زہر خند لہجے میں کہا اور کمرے کی اندرونی جانب بڑھ گیا۔ اجیہ چپ چاپ اپنے بھاری قدم اٹھاتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ ابھی اسے کمرے میں بیٹھے کچھ ہی دیر گزری تھی جب اسما بیگم کمرے میں داخل ہوئی تھیں۔

بیٹا وہاں احمد صاحب لوگ تمہارا انتظار کر رہے ہیں اور تم یہاں بیٹھی ہو؟ " اسما " بیگم نے ڈپٹا تھا۔

میں مزید کوئی تماشہ نہیں چاہتی ماما اس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

بیٹا وہ تمہیں ساتھ لے جانا چاہتے ہیں اسما بیگم نے مدعے کی بات کی تھی۔

واٹ؟ وہ چلاتی ہوئی اپنی جگہ سے اچھلی تھی۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

اس میں اتنا چلانے کی کیا بات ہے بیٹا؟ بلکہ اچھا ہے نا تم اپنے گھر لوگوں میں رہو گی اسما بیگم نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا جسے اس نے نرمی سے فوری ہٹا دیا۔

## URDU NOVEL BANK

مجھے چھوئیں مت ماما" اجیہ نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔"

بیٹا یوں مجرموں کی طرح نظریں مت جھکاؤ، میں جانتی ہوں تم نے کچھ نہیں کیا" اسما بیگم نے اسکی جھکی نظریں دیکھ کر تڑپ کر کہا۔

میں مجرم ہوں ماما، اج بابا کی اس حالت کی ذمہ دار میں ہوں، آج آپکا سر میری وجہ سے جھکا" اجیہ کی نظریں اب بھی جھکی ہوئی تھیں۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

بیٹا جہاں بات کردار پر آئے وہاں خاموش نہیں ہوا جاتا اور نہ ہی لوگوں کی باتوں کو دل پر لے کر خود کو مجرم مان لیا جاتا ہے، یہ دنیا ہے یہ ان لوگوں کو نہیں چھوڑتی جو واقعی مجرم ہوتے ہیں اور تم نے بے قصور ہوتے ہوئے خود کو مجرم بنالیا" اسما بیگم نے اسے سمجھانا چاہا۔

مما جب آپ کے اپنے آپ کو مجرم مان لیں تو آپ کو سمجھ جانا چاہئے ضرور آپ "نے کوئی نا کوئی جرم کیا ہے چاہے وہ جرم ان سے توقع رکھنے کا ہو یا یہ مان لینے کا ہو کہ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑیں گے" اجبیہ نے معنی خیزی سے کہا۔

بیٹا یہ تم غلط کر رہی ہو تم اس گناہ کی سزا اپنے سر لے رہی ہو جو تم نے کیا "ہی نہیں" اسما بیگم چاہتی تھیں وہ بولے کم از کم اک دفعہ تو وہ اپنی صفائی میں کچھ کئے۔

visit for more novels:  
[www.urduovelbank.com](http://www.urduovelbank.com)

بہت ہی معصوم ہیں آپ آنٹی، اتنا بھروسہ اچھا نہیں ہے اس لڑکی پر "یوسف جو" کمرے کے باہر سے گزر رہا تھا اسما بیگم کی آواز سن کر کمرے میں داخل ہوا تھا

## URDU NOVEL BANK

اور اک اور اذیت ناک تیر چلایا تھا۔ اجیہ کو اس کے یوں اس لڑکی کہنے پر شدید تکلیف پہنچی تھی، اتنی حقارت، اتنی نفرت؟

بیٹا تم غلط سمجھ رہے ہو، میں یقین سے کہہ سکتی ہوں اس نے کچھ نہیں کیا" اسما بیگم نے اب کی بار یوسف کو سمجھایا تھا۔

اکثر ہمارا یقین ہی دوسرے انسان کو سر پر چڑھا دیتا ہے آنٹی، خیر میں آپ سے " یہ کہنے آیا تھا کہ میں ہرگز اسے اپنے ساتھ گاؤں نہیں لے کر جاؤں گا" یوسف نے نفرت سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ کہتے ہیں ہر برا انسان کبھی اچھا ہوا کرتا ہے یہی حقیقت ہے جب کسی انسان کو ضرورت سے زیادہ گرا دیا جائے تو اس نے اک جذبہ جنم لیتا ہے اور وہ جذبہ ہے بغاوت کا، سرکشی کا۔

## URDU NOVEL BANK

لیکن میں ہر حال میں گاؤں جاؤں گی، اگر ہمت ہے تو روک کر دکھاؤ مسٹر۔"

یوسف راؤ "اجیہ نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا اور پھر نظریں پھیرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی وہ اتنا تو جانتی تھی یوسف نے ابھی کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا اور نہ ہی وہ چاہتا تھا کہ فلوقت کسی کو کان و کان خبر ہو اس بارے میں، اس نے اسی بات کا فائدہ اٹھایا تھا اور اپنے بابا کے کمرے میں بیٹھے احمد بخاری کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی۔

انکل میں آپ کے ساتھ جانا چاہتی ہوں "اس نے نرم لہجے میں کہتے ہوئے اک " نظر سیف بخاری کو دیکھا تھا جو اس سے نظر ملتے ہی نظر پھیر گئے۔

ہاں بیٹا کیوں نہیں! "احمد بخاری نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے " ہوئے کہا وہ تو بلکہ اجیہ کی فیصلے پر خوش ہوئے تھے تب ہی یوسف کمرے میں

## URDU NOVEL BANK

داخل ہوا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس وقت اجیہ کے ساتھ کیا کر گزرتا پھر اسی دن اجیہ ان کے ساتھ گاؤں آگئی۔



میرا ماننا ہے ماضی انسان کو کبھی معاف نہیں کرتا اور سچ ہی تو ہے آج بھی اسے اسکا ماضی ہی تو تکلیف دے رہا تھا، اس سب کو چھ مہینے گزر چکے تھے لیکن اب تک وہ خود کو ثابت نہیں کر پائی تھی یا شاید کرنے کی کوشش ہی نہیں کی، یوسف نے باہر سے دروازہ لاکڈ کیا تھا، حال میں لوٹتے ہی اسے یہی فکر لاحق ہوئی تھی کہ اب اگر کوئی آگیا تو وہ کیا کہے گی کہ دروازہ کس نے لاکڈ کیا، تب ہی وہ جلدی سے اٹھی تھی اور واشروم کی جانب بڑھی تھی اسے اپنا ہونٹ بھی تو صاف کرنا تھا جس پر خون جم گیا تھا اور پھر کچھ دیر بعد خود کو نارمل ظاہر کرتی

## URDU NOVEL BANK

چہرے پر مسکان سجاتی وہ کمرے میں موجود دیوار پر لگے شیشے میں خود کو دیکھ رہی تھی۔

کافی اچھی منافقت کر لیتی ہو اجیہ بخاری "اندر ہی کہیں سے آواز آئی تھا تب ہی" کمرے کا دروازہ کھلا تھا، کمرے کا دروازہ کھولنے والا روحان تھا۔

بھابھی دروازہ باہر سے لاکڈ تھا، سب خیر ہے نا؟ "روحان نے کھوجتی نظروں سے" اجیہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

و۔ وہ پتا نہیں میں تو سو رہی تھی "اجیہ نے جلدی سے بات بنائی تھی۔"



## URDU NOVEL BANK

بھابھی آپ کو دیکھ کر تو نہیں لگ رہا کہ آپ سو رہی تھیں، لیکن ہاں آپ کا "چہرہ کوئی اور ہی داستان سنا رہا ہے،" روحان اب بھی گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

ن۔ن۔نہیں تو ایسا تو کچھ نہیں ہے روحان "اجیہ نے فوراً مسکراتے ہوئے کہا۔"

بھابھی جھوٹ مت بولا کریں، آپ اس معاملے میں کچی ہیں بہت، آپ کا "جھوٹ بہت بے وفا ہے آپ کے چہرے کا ساتھ نہیں دیتا" روحان نے سنجیدگی سے کہا۔ اجیہ کو اسکی باتیں چونکا رہی تھیں۔

اوہو روحان میں کیوں جھوٹ بولوں گی؟ "اجیہ نے بات کو بدلنا چاہا۔"

## URDU NOVEL BANK

یہ تو میں بھی نہیں جانتا بھابھی کہ آپ سچ بولنا کیوں نہیں چاہ رہیں، خیر! میں "آپ سے کسی کو ملوانا چاہتا ہوں کل آپ چلیں گی میرے ساتھ؟" روحان نے اجیہ کو کنفیوژڈ ہوتے دیکھ کر جلدی سے بات کو پلٹا تھا ابھی تو وہ اجیہ کو بہت ہی خاص انسان سے ملوانا چاہتا تھا۔

کس سے ملوانا چاہتے ہو؟" اجیہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com  
بس ہے کوئی بہت خاص "روحان نے مسکراتے ہوئے کہا۔"

اوکے ویسے ملنا کہاں ہے؟ تم اسے گھر پر کیوں نہیں بلوا لیتے؟" اجیہ نے اپنی "جانب سے بہترین مشورہ دیا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

ارے نہیں بھابھی میں سب سے پہلے اسے آپ سے ملوانا چاہتا ہوں، سو آپ "  
"کل ریڈی رہیے گالچ پر چلیں گے، وہیں میں آپ کو اس سے ملواؤں گا

ڈن برو "اجیہ نے ہنستے ہوئے کہا اب وہ کافی حد تک خود کو نارمل کر چکی تھی "  
لیکن ذہن کہیں روحان کی الجھی باتوں میں الجھا ہوا تھا۔ روحان وہاں سے جا چکا  
تھا تب ہی وہ بیڈ پر بیٹھ کر روحان کی باتوں کے سرے جوڑ رہی تھی جس میں وہ  
کامیاب ہونے والی تو نہیں تھی اور پھر بیزار ہو کر اپنا ذہن جھٹکتی وہ کمرے سے  
نکل گئی۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)



## URDU NOVEL BANK

کہتے ہیں اگر عورت کو مارنا ہے تو اسے محبت سے مارو، وہ خوشی خوشی مرجاتی ہے لیکن اگر اسی عورت کو نفرت سے مارا جائے یا اسکی عزت نفس کو مجروح کیا جائے تو پھر یہی عورت سامنے والے کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہے۔ اسے بھی تو محبت میں مارا گیا تھا نہیں لیکن اسکی موت تو خوش فہمی میں ہوئی تھی، اسے کتنی بڑی خوش فہمی تھی کہ کاظم اس سے محبت کرتا ہے، ہاں اس نے تو کبھی نہیں کہا تھا کہ اسے بھی اس سے محبت ہے، وہ ہی بہت خوش فہم ہو گئی تھی۔ اب بھی وہ اپنے کمرے میں اندھیرا کئے بیٹھی تھی جب کوئی اسکے کمرے میں داخل ہوا تھا اور لائٹس آن کی تھیں۔

visit for more novels:

[www.urduromelbank.com](http://www.urduromelbank.com)

بھا بھی آپ؟" اجیہ کو سامنے پا کر اس نے جلدی سے اپنے آنسو پونچھے تھے اور "مسکراتے ہوئے اجیہ ہی جانب بڑھی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

کیسی ہو شفق؟ "اجیہ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔"

میں ٹھیک ہوں بھابھی "شفق نے فارمل سی مسکان لبوں پر سجاتے ہوئے کہا"  
جبکہ اجیہ تو اس ہنر سے بخوبی واقف تھی وہ تو فوراً پہچان گئی تھی کہ شفق اس  
وقت نہایت غمگین ہے۔

شفق تم جانتی ہو شفق کا کیا مطلب ہے؟ "اجیہ نے اسکی جانب جانچتی نظروں"  
سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔  
visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

نہیں "اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔"

## URDU NOVEL BANK

شفق کہتے ہیں سورج کی سرخی کو، لال رنگت کو کبھی تم نے سورج سے پھوٹی " وہ سرخ روشنی دیکھی ہے کتنی حسین لگتی ہے؟ تم اس سے بھی زیادہ حسین ہو شفق، کیونکہ تمہارا دل حسین ہے اپنے حسن کو ختم مت ہونے دو " اجیہ نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے پاس بھٹاتے ہوئے نرمی سے کہا۔

بھابھی کون کہتا ہے میرا دل حسین ہے، خوبصورت چیزوں کی تو قدر کی جاتی ہے " نا اور اگر میرا دل خوبصورت ہوتا تو میرے دل کو اس طرح توڑا نہیں جاتا بھابھی " شفق نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔

visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

"اک بات بتاؤ میری جان؟"

جی؟ "اس نے سوالیہ نظروں سے اجیہ کو دیکھا تھا۔"

کیا تم نے دیکھا ہے ہر انسان اپنے نظریے کے مطابق کی دوسرے کو جج کرتا" ہے اور اپنی فطرت کے مطابق ہی چیزوں کی قدر کرتا ہے، جنہیں دھوکا داری یا دنیا داری میں سکون ملنے جائے وہ کبھی بھی کسی چیز کی قدر نہیں کرتے "اجبیہ نے نرمی سے اسے سمجھایا جواباً اس نے صرف اثبات میں سر ہلایا تھا۔

ادھر دیکھو میری طرف، تم نے دیکھا ہے شہد بنانے والی مکھیوں کو؟ انکا نظام "زندگی بھی کسی عالیشان بادشاہ کے دربار جیسا ہوتا ہے جن چھتوں میں شہد محفوظ کیا جاتا ہے تم جانتی ہو انکے باہر بھی پہرہ دینے والی مکھیاں ہوتی ہیں، جو کبھی کبھی کسی مکھی کے لائے گئے غلط پھول کے رس کو اندر داخل نہیں ہونے دیتیں کہ سارا شہد خراب ہو جائے گا اسی طرح اللہ کریم بھی خوبصورت دلوں کی بہت قدر کرتا ہے شفق، وہ کبھی بھی ہمارے دل میں کسی ایسے انسان کی محبت کو داخل نہیں ہونے دیتا جو ہماری ذات کو بکھیر دے آج تمہیں لگتا ہے تمہارا دل

## URDU NOVEL BANK

ٹوٹ گیا ہے لیکن یقین جانو اس دل کو جب ٹوٹنے کے بعد دوبارہ جوڑا جائے گا تو تم اپنے رب کا شکر ادا کرو گی "اجیہ نے اسکی آنکھوں سے بہنے والے آنسو کو پونچھتے ہوئے کہا شفق سسکتے ہوئے اجیہ کے گلے لگی تھی۔ اج کتنے دنوں بعد تو کسی نے اسے گلے لگایا تھا ورنہ اب تک تو ہر کوئی اسے چھوڑ چکا تھا جسکی وجہ سے وہ خود بھری دنیا میں تنہا سمجھنے لگی تھی، ایسا ہی تو ہوتا ہے ہمارے یہاں اداس، بکھرے لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے، جسکی وجہ سے انکی ذات اتنی بکھر جاتی ہے کہ وہ پھر خود کو سمیٹ ہی نہیں پاتا، اگر ہم انہی بکھرے ہوئے لوگوں کو اپنے لفظوں سے مزید توڑنے سے زیادہ انہیں سمیٹنے پر توجہ دیں شاید کافی لوگ زندگی کی جانب لوٹ آئیں۔





## URDU NOVEL BANK

زندگی ہر ایک کے لئے سرخ گلاب نہیں ہوتی اور نہ ہی ہر انسان سونے کا چمچ منہ میں لے کر اس دنیا میں آتا ہے وہ الگ بات ہے کہ کچھ انسان اس زندگی کی عیش و عشرت کو دائمی سمجھ بیٹھتے ہیں تو کچھ واقعی دنیا کو اک اسٹیشن کی مانند سمجھ کر اک مسافر کی طرح بسر کرتے ہیں لیکن شاید اسکے لئے تو دنیا ہی سب کچھ تھی بڑھتی مہنگائی اور آمدنی کم ہونے کی وجہ سے ان کے گھر کے حالات کافی ناساز تھے لیکن پھر بھی دو وقت کی روٹی وہ باآسانی کھا کر سکون کی نیند سو جایا کرتے تھے لیکن جب سے اسے دولت کا نشہ لگا تھا اسکی نیندیں حرام ہو چکی تھیں اسے تو بس اب پیسہ چاہیے تھا پھر چاہے وہ حلال کا ہو یا حرام کا اسے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اب بھی وہ بیزار سا چہرہ لئے گھر میں داخل ہوا تھا جب اسکی اماں نے اسکی طرف خوش ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

ارے! میرا بچہ تو کہاں تھا؟ دیکھ آج تیری ماں نے تیرے لئے نہاری بنائی۔  
 ہے "سمیرا نے وہ چھوٹا سا اسٹیل کا کٹورا اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا جسے  
 پکڑنا تو دور کی بات ہے اس نے نگاہ غلط ڈالنا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا۔

کیا ہوا میرے لعل؟ تو پریشان ہے کیا؟ بتا مجھے؟ "سمیرا نے اس ٹوٹی پھوٹی"  
 چارپائی پر اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے فکر مندی سے کہا۔

visit for more novels:

تنگ آگیا ہوں ماں! میں اس سب سے ہر بات کے لئے ترسنا پڑتا ہے بچپن سے "  
 اک بھی کھلونا ایسا نہیں جو مجھے میری پسند کا ملا ہو، کبھی مہینے میں اک دفعہ کچھ  
 ڈھنگ کا ملتا ہے وہ بھی صرف اتنا کہ سوچ سوچ کر کھانا پڑتا ہے کہ کہیں سالن  
 روٹی سے پہلے ختم نہ ہو جائے یہ کس جہنم میں بھیجا ہے اللہ نے مجھے اس سے  
 اچھا تھا کہ میں پیدا ہوتے ہی مرجاتا ہے "وہ تلخ لہجے میں غصے کی حالت میں

## URDU NOVEL BANK

ناجانے کیا کیا بولے جا رہا تھا جب آخری بات پر اس کی ماں نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا۔

یہ تو کیا بکواس کر رہا ہے؟ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری نہ کر اور یہ جو تو اللہ کا کفر" کر رہا ہے دعا کر اللہ کا غضب نہ ہو تجھ پر" سمیرا بھی اب کہ غصے سے بولی تھی۔

کیسا رب ہے وہ ماں؟ جسے نظر نہیں آ رہا ہے کہ کس قدر ترس رہا ہوں تو مجھے" بچپن سے کہتی آئی ہے کہ وہ اللہ ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے تو اسے میرا تڑپنا نظر نہیں آتا؟" وہ سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ ناجانے کیا کیا بولے جا رہا تھا اسکے الفاظ سمیرا کے ذہن پر ہتھوڑے کی مانند برس رہے تھے۔ وہ سینے پر ہاتھ رکھے نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

یہ سب اللہ کی آزمائش ہوتی ہے غازی، ایسے کفریہ کلمات نہ کہہ، اللہ پر بھروسہ " رکھ وہ ضرور ہمارے حالات بدلے گا آج اگر زوال ہے تو کل کو عروج بھی ہوگا " سمیرا نے اسے تسلی دینا چاہی۔

بس کر اماں! جھوٹی تسلیاں نہ دے مجھے بچہ نہیں ہوں میں اب بڑا ہو گیا " ہوں " اس نے کندھے پر رکھا اپنا ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔

visit for more novels:

میں تجھے رب سوہنے کے بارے میں جھوٹ کیوں کہوں گی؟ میرا بچہ تو خود کو دیکھ " اللہ نے تجھے مکمل بنایا ہے اس سے بڑی نعمت کیا ہو سکتی ہے؟ " سمیرا نے اسے مزید سمجھانا چاہا۔

## URDU NOVEL BANK

اماں ایسے بنا کر لاوارث چھوڑ دینا یہ کہاں کا انصاف ہے؟ "اس نے ایک اور" سوال کیا تھا۔

بیٹا ڈر جا رہا سوہنے سے، معافی مانگ لے میرا بچہ، یہ دولت کا نشہ تجھے برباد کر "دے گا ہلاک کر دے گا یہ دولت فتنہ ہے چھوڑ دے اس کی خواہش



اجیہ روحان کے ساتھ ریسٹورنٹ میں بیٹھی اب اس لڑکی کا انتظار کر رہی تھی، روحان جس سے اسے ملوانے کے لئے لایا تھا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

بھابھی! بس آنے والی ہی ہوگی "روحان نے جب کافی دیر انتظار کرنے کے بعد" کہا کیونکہ اب اجیہ بیزار ہونے لگی تھی لیکن صرف روحان کے لیے وہ لئے خاموشی سے بیٹھی تھی۔

آگئی "روحان نے بیرونی دروازے سے داخل ہوتی لڑکی کو دیکھ کر کہا، اجیہ کی" اسکی جانب پشت تھی تب ہی اجیہ نے اسے ابھی نہیں دیکھا تھا اور اس لڑکی نے بھی اجیہ کو نہیں دیکھا تھا، روحان نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنی جانب بلایا تھا۔

السلام علیکم "اس لڑکی نے قریب پہنچ کر سلام کیا ہی تھا جب اجیہ جانی پہچانی" آواز سن کر جھٹکے سے کھڑی ہوئی تھی اور مڑ کر اس لڑکی کو دیکھا تھا، جھٹکا تو اس کو بھی لگا تھا اس نے اجیہ کو دیکھ کر پہلے شکڈ ہو کر اسے دیکھا پھر نظریں چرا گئی۔

## URDU NOVEL BANK

تم؟" اجیہ نے بمشکل خود کو سنبھالتے ہوئے کہا جبکہ مش کو سمجھ نہیں آ رہا تھا۔  
کہ وہ کیسے وہاں سے فرار ہو۔

اجیہ و۔ وہ م۔ مم "ابھی مش کچھ کہنے ہی لگی تھی جب اجیہ نے یہ سوچے بغیر"  
کہ وہ کہاں ہے اک زوردار طمانچہ اسکے منہ پر مارا تھا۔ اجیہ نے اتنی زور سے تھپڑ  
مارا تھا کہ مش اپنی جگہ سے لڑکھڑائی تھی۔

visit for more novels:

بکواس بند کرو تم اپنی، اگر اک اور لفظ بھی آگے بولا تو تمہارا منہ توڑ دوں گی "اجیہ"  
نے تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے ہوئے کہا، اور کیوں نہ کہتی؟ اس نے بھی تو اس  
کی پوری زندگی برباد کر دی تھی، اسکی ذات کو سوالیہ نشان بنا کر رکھ دیا تھا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے تمہیں مارنے کی؟" اب کی بار مش نے منافقت کا "لکھوٹا اتارتے ہوئے غصے سے کہا، وہ سمجھی تھی اجیہ اسے کچھ نہیں کہے گی کیونکہ اجیہ شروع سے ہی درگزر کر دینے کی عادی تھی لیکن اس لڑکی نے اسے وہ زخم دیا تھا جو روز ہی تازہ ہو جاتا تھا اور دن بدن اسکے لئے ناسور بنتا جا رہا تھا، کہتے ہیں پر چیز میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے اور اجیہ شاید ضرورت سے زیادہ ہی اچھی بن رہی تھی اور پھر جس چیز میں اسراف کیا جائے اس کا نقصان تو بھرنا ہی پڑتا ہے، اجیہ کے لئے بھی اچھا ہونا بہت ہی برا ثابت ہوا تھا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

کیونکہ تم یہی ڈرو کرتی ہو اور یہ تو بہت کم جو تکلیف تم نے مجھے دی یہ تو اس کے مقابلے میں بہت ہی کم ہے، تف ہے تمہاری دوستی پر "اجیہ نے نفرت سے کہا، آس پاس کھڑے لوگ بڑی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے، لوگوں کے کسی کے غم سے بھلا کہاں فرق پڑتا ہے انہیں تو صرف تماشا دیکھنا ہوتا ہے، اور تماشا بھی کیا؟ کسی کا غم، کسی کا درد؟



میں نے کچھ نہیں کیا اجیہ، تف تو تمہارے شوہر کے بھروسے پر ہے، اتنا"

بھروسہ بھی نہیں اسے تم پر "مش جانتی تھی اجیہ جذباتی طور پر کمزور ہے اور اس نے اسکی صحیح کمزوری پکڑی تھی اور موقع پر چوکا مارا تھا۔ مش کی بات اجیہ کے دل پر لگی تھی، اجیہ جو کچھ دیر پہلے پوری طاقت سے اس کا مقابلہ کر رہی تھی اس جملے نے اسے فوراً کمزور کر دیا تھا، صحیح ہی تو کہہ رہی تھی وہ، کیا یوسف کو مجھ پر اتنا بھروسہ بھی نہ تھا؟ اب وہ جانے کیا کیا سوچ رہی تھی تب ہی وہ پھر سے یوسف کے بارے میں سوچنے لگی تھی اور پھر وہیں رکھی کرسی پر بیٹھ گئی، یکدم اسے اپنی ٹانگوں پر کھڑا ہونا مشکل لگ رہا تھا، آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے جبکہ دل تو شاید بہت پہلے ہی ٹوٹ چکا تھا، روحان جو چپ چاپ سب دیکھ رہا تھا وہ چاہتا تھا اجیہ آج ساری بھڑاس نکال دے اجیہ ہی طبیعت خراب ہوتے دیکھ کر فکر مندی سے اجیہ کی جانب بڑھا تھا اور ٹیبل پر پڑا پانی کا گلاس اسکی جانب بڑھایا تھا تب ہی مش موقع پا کر فوری فرار ہوئی تھی۔

کیا ہوا بھابھی، آپ ٹھیک ہیں؟ "روحان نے فکر مند ہوتے ہوئے کہا۔"

میں ٹھیک ہوں روحان "اجیہ نے نظریں چرائی تھیں اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ "مش سے ملاقات اتفاقاً ہوئی یا روحان سب جانتا ہے۔"

چلیں بھابھی گھر چلتے ہیں "روحان نے اجیہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا اتنا تو "اسے سمجھ آگئی تھی کہ اجیہ کیا سوچ رہی ہے اس وقت لیکن اس نے اس وقت خاموش رہنا مناسب سمجھا تھا اور پھر وہ اجیہ ہو ساتھ لئے گاڑی میں بیٹھتا گھر کی جانب روانہ ہو گیا۔

## URDU NOVEL BANK

اسلام ٹھیک ہی تو کہتا ہے کہ اچھے دوست کی مثال ایسے ہے جیسے کستوری کہ جب آپ اس سے ملیں تو وہ آپ کو خوشبو سے معطر کر دے اور برا دوست ایسا ہے جیسے آگ کہ جب آپ اس سے ملیں تو وہ آپ کا دامن جلا دے۔



اجیہ واپس آکر سیدھا اپنے روم میں چلی آئی تھی اور آکر دروازہ بند کر لیا، وہ تو جانتی بھی نہیں تھی کوئی اس کے راز کا ہمراز تھا، اسے کمرے میں بند ہوئے کافی وقت گزر گیا تھا جب دروازے پر دستک ہوئی تھی اس نے ناچاہتے ہوئے بھی دروازہ کھولا تھا، آنے والا روحان تھا۔

بھابھی اب کیسی طبیعت ہے آپکی؟ "روحان نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔"

روحان! تم اس لڑکی کو کیسے جانتے ہو؟" اجیہ نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

میں جانتا تھا بھابی آپ مجھ سے یہ سوال ضرور کریں گی اور میں بھی آپ کو سب کچھ بتانا چاہتا تھا تب ہی تو آپکی ملاقات کروائی مش سے میں نے "روحان" نے ایک ایک لفظ ٹھہر ٹھہر کر کہا تھا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

کیا جانتے ہو تم اس لڑکی کے بارے میں؟" اجیہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

## URDU NOVEL BANK

بھابھی اگر کہوں کہ وہ میری دوست ہے تو؟ "روحان نے جان بوجھ کر سوال" کے جواب میں سوال کیا تھا وہ اچھے سے اجیہ ہو جانچنا چاہ رہا تھا۔

تو تم اس لڑکی سے ہر رشتہ توڑ دو، برباد کر دے گی وہ تمہیں روحان "اجیہ نے اک" اک لفظ چبا کر کہا تھا، اک اک لفظ میں اسکے لئے نفرت تھی۔

بھابھی آپ کیسے جانتی ہیں اسے؟ "روحان نے اک اور سوال کیا تھا اسکے سوال" پر اجیہ نے رخ پھیر لیا۔  
visit for more novels:  
www.urduromelbank.com

بھابھی آپ خاموش رہ کر یا نظریں چرا کر سچ نہیں چھپا سکتیں، میں جانتا ہوں وہ "کون ہے؟" روحان نے اجیہ کو نظریں چراتے دیکھ کر کہا اس کی بات پر اجیہ چونکہ تھی۔

بھابھی میں جانتا ہوں مش آپ کی سہیلی ہے اور یہ ہی آپ کو شادی والے " دن اس کوٹھے پر لے کر گئی اور کس طرح کچھ تصاویر کی وجہ سے بھائی اور آپ کی زندگی غلط فہمیوں کی نظر ہو کر تباہ ہو کر رہ گئی "روحان کی اک اک بات پر اجیہ چونکہ رہی تھی آخر روحان یہ سب کیسے جانتا تھا۔

تم کیسے جانتے ہو یہ سب؟ "اجیہ کے حیرانگی سے پوچھا۔"

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

بھابھی مجھے یہ سب آپ کی ممانے بتایا "روحان نے کافی سوچنے کے بعد ان کا " نام کیا تھا۔

واٹ؟ "اجیہ نے حیرانگی سے کہا۔"

جی بھابھی، اس دن جب آپ کے بابا کی طبیعت خراب تھی میں شہر آیا تھا اور "تب میں نے آپ کی اور آنٹی کی باتیں سن لی تھیں اور پھر میں نے آنٹی سے سب پوچھا، تب مجھے علم ہوا کہ آپ اس دن پارلر اس لڑکی کے ساتھ گئی تھیں اور پھر کڑی سے کڑی ملتی گئی اور مجھے سب علم ہو گیا لیکن مجھے افسوس ہے بھابھی اس بات کا کہ آپ نے خود پر لگے الزام پر خاموشی کیوں اختیار کی؟ کم از کم آپ اپنے حق میں صفائی دینے کا حق رکھتی تھیں "روحان نے تاسف سے کہا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

روحان جب آپ کی صفائی سننے سے پہلے ہی آپ کو سزا دے دی جائے تو پھر "کوئی کیونکر صفائی دے گا؟ جب سزا کاٹ لی جائے تو پھر گناہ گناہ نہیں رہتا روحان، لیکن شاید میری سزا بہت لمبی ہے جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی "اجیہ نے اذیت سے کہا، اب اسکی نظروں میں اک اک منظر گھوم رہا تھا کہ کیسے یوسف نے پہلی ہی رات اسکی ذات کی دھجیاں اڑائی تھیں۔

Vist For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

لیکن بھابھی پھر بھی اک دفعہ تو آپ سب سچ بتانے کی کوشش کرتیں "روحان"  
نے اسے فورس کرنا چاہا۔

میری ذات کی دھجیاں اڑا کر اسے اتنے حصوں میں بکھیر دیا گیا کہ میں سمجھ "  
ہی نہیں پائی کہ خود کو سمیٹوں یا میری ذات کو بکھیرنے والے کو یہ بتاؤں کہ  
میں بے قصور ہوں؟" اجیہ کی آنکھیں نم ہو چکی تھیں لیکن اس نے بمشکل اپنے  
visit for more novels:  
www.urduovelbank.com آنسوؤں کو روکا تھا۔

بھابھی آپ روئیں مت، دیکھئے گا اک دن بھائی سب سچ جان لیں گے "روحان"  
نے تسلی دی تھی۔



مجھے اب پرواہ نہیں ہے، اور نہ ہی میری کوئی خواہش ہے کہ یوسف سچ جانے " اور میں بے گناہ ثابت ہو جاؤں، اب کیا فائدہ روحان؟ مجھے تو تب یوسف کی چاہ ہوتی جب وہ مجھ پر بھروسہ کرتا، کم از کم اتنا ہی کہہ دیتا کہ وہ تصاویر جھوٹی ہیں ایسے کیسے اس نے آنکھیں بند کر کے یقین کر لیا، سچ کہتے ہیں اکیلی محبت اس، غمزہ انسان کی مانند ہے جو خزاں کے موسم میں تنہا بیٹھا ہو اور کوئی اس کی سننا بھی پسند نہ کرے، کسی بھی رشتے میں محبت بھی تب ہی اچھی لگتی ہے جب بھروسہ ہو، یہ محبت کسی مکان کی دیواریں تو ہو سکتی ہیں لیکن عزت اور اعتماد اسکی بنیادیں ہیں اور یوسف نے تو ان دونوں کی دھجیاں اڑا دیں "اجیہ اب باقاعدہ سسک رہی تھی روحان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے لیکن وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ اجیہ کو پاکدامن ثابت کرے لیکن اس کے لئے اسے اس لڑکے کا پتا لگانا تھا اور وہ جانتا تھا اس کی خبر صرف مش ہی دے سکتی ہے۔

## URDU NOVEL BANK

بھابھی آپ چاہیں یا نہ چاہیں لیکن میں آپ کو بے گناہ ثابت کر کے رہوں گا۔  
چاہے اس کے لئے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے۔" روحان نے پر عزم لہجے میں کہا آخر  
وہ انسپکٹر یوسف راؤ کا بھائی تھا۔

آپ میرا ساتھ دیں گی نا؟" روحان نے اسے خاموش دیکھ کر مدد طلب نگاہوں سے  
سے کہا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

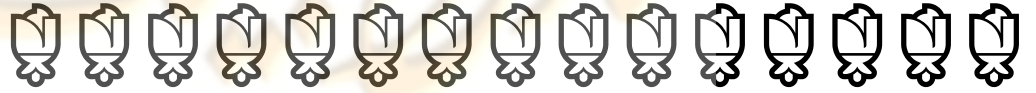
اک شرط پر "اجیہ نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔"

میں آپ کی ہر شرط ماننے کو تیار ہوں بھابھی "روحان تو اس کے حامی بھرنے  
پر ہی خوش ہو گیا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

کیا تم شرط نہیں سنو گے؟" اجیہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

نہیں بھابھی کیوں کہ اس کے لیے مجھے آپ کی ہر شرط منظور ہے "روحان" نے خوشی سے کہا اور پھر اجیہ اس کے پوچھنے پر اک اک بات اسے بتاتی چلی گئی جسے روحان اچھے سے دماغ میں بٹھا رہا تھا۔



visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

کیا ہے اماں ہر وقت تو مجھے درس دیتی رہتی ہے بند کر دے یہ سب "اب؟" اپنی ماں جی بات پر وہ برہم ہوا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

بیٹا میں تجھے درس نہیں دیتی بس تجھے یہ بتانا چاہتی ہوں یہ زندگی فانی ہے، اپنی خواہشات اتنی نہ بڑھا کہ تو حلال حرام کی پہچان بھول جائے "سمیرا تو اپنے بیٹے کو دیکھ کر دن رات فکر مند رہتی تھی اسے سمجھ ہی نہیں آتا تھا کہ غازی کی خواہشات کو کیسے بڑھنے سے روکے، وہ دن بدن اس سے متنفر ہوتا جا رہا تھا۔

اماں سن لے بس میں عنقریب شہر چلا جاؤں گا، تو مجھے نہیں روکے گی "اس" نے حاکمانہ انداز میں کہا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

بیٹا تو مجھے چھوڑ کر چلا جائے گا؟ "سمیرا کی آنکھیں فوراً سے بھگی تھیں، اس کا اس کے سوا کون تھا بھلا اور یوں اسکے چھوڑ جانے کی بات سن کر سمیرا تڑپ اٹھی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

اماں یہ زندگی اک دفعہ ہی ملتی ہے اور میں اسے ایسے اس گھٹیا جگہ پر رہ کر برباد" نہیں کر سکتا" غازی نے بیزاری سے کہا۔

یہ دنیا بھی تو محض دھوکا ہے بیٹا" سمیرا نے جتانے والے انداز میں کہا۔

بس اماں بس! ہر وقت تیری یہ باتیں میرا دماغ خراب کر دیتی ہیں، تجھے نہیں" جانا تو مت جا لیکن میں جا رہا ہوں" غازی وہاں سے اٹھا اور اپنے اس چھوٹے سے کمرے کی جانب بڑھ گیا جسے اس نے کبھی کسی قید خانے سے کم نہیں سمجھا تھا۔ سمیرا فوری اسکے پیچھے لپکی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

نہیں بیٹا دیکھ میرا تیرا سوا کون ہے بھلا؟ "سمیرا نے گرگڑاتے ہوئے کہا، وہ اس طرح اپنے اپنے بیٹے کو کھو نہیں سکتی تھی لیکن اس وقت اس پر تو جیسے اس وقت اس پر تو بس خون سوار تھا، دولت کا لالچ اسے اندھا کر چکا تھا۔

اماں میں تیرے پاس چکر لگاتا رہوں گا جب مجھے وقت ملا "اس نے روکھے پھیکے انداز میں کہا اور اپنے دو چار کپڑے بیگ میں ڈالتا اپنی ماں کو ایسے ہی چھوڑتا وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

غازی میرا بچہ "سمیرا زور سے چلائی تھی لیکن وہ جاچکا تھا۔"

میری دعا ہے غازی، تجھے تیری ہر مراد ملے، تو جو چاہتا ہے ویسا ہو جائے لیکن "میں قسم کھاتی ہوں تیرا کمایا ہوا اک بھی پیسہ میں نہیں کھاؤں گی تو مجھے مار

Vist For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

## URDU NOVEL BANK

گیا، اک تیرے واسطے ہی تو میں جی رہی تھی آج تو نے مجھ سے یہ وجہ بھی چھین لی "سمیرا وہی دروازے پر بیٹھتی چلی گئی، وہ سسک سسک کر رو رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب اسکی زندگی کا مقصد کیا ہے اور وہ کیسے زندگی گزاری تھی لیکن وقت تو اس کے لئے بہت سی آسانیاں لئے بیٹھا تھا جبکہ اسکے جگر کے ٹکڑے کے لئے یہ وقت بہت سی مشکلات لئے بیٹھا تھا، وہ جس راہ پر نکلا تھا وہ راہ پر خار تھی جو اسکے پاؤں میں اتنے زخم دینے والی تھی کہ شاید وہ تاحیات اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو پاتا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

دولت وہ نشہ ہے جس کی لت انسان کو ہر چیز کی تمیز بھلا دیتی ہے، ایسے ہی تو اللہ رب العزت نے دولت کو آزمائش نہیں بنا دیا اس دولت کو پانے کا لالچ انسان کو بربادی کی راہوں میں ڈال دیتا ہے اس کے ساتھ بھی یہی ہونے والا تھا جسے وہ حقیقی خوشی سمجھ رہا تھا وہ تو اسکی خوشیوں کو دیک کی طرح کھا جانے والی تھی اور یہ تو وقت ہی اسے سکھانے والا تھا کہ زندگی کا کھیل کیسا ہے؟

Vist For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)



اجیہ اپنے کمرے میں اپنی الماری میں کچھ ڈھونڈ رہی تھی جب شفق اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھی، جانے آج کتنے وقت کے بعد شفق کمرے سے نکلی تھی، شفق صرف شفق نہیں تھی وہ واقعی بہت حسین تھی۔

visit for more novels:

شفق آجاؤ نا "اجیہ نے اسکے قدم رکے دیکھ کر کہا، اجیہ کے کہنے پر شفق آہستہ " آہستہ قدم اٹھاتی بیڈ پر آبیٹھی تھی، اجیہ اسے دیکھ کر مسکرائی تھی اور اسکے ساتھ ہی آبیٹھی۔

کیا ہوا شفق؟ "اجیہ نے اسے مسلسل خاموش دیکھ کر بات کا آغاز کیا تھا۔"



بھا بھی کیا سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا؟ "شفق نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے " ہوئے پوچھا۔

کیوں نہیں شفق، لیکن اس کے لئے تمہیں اک کام کرنا پڑے گا "اجیہ نے " خوشی سے کہا فلحال اتنا ہی کافی تھا کہ کم از کم شفق نے آگے بڑھنے کا سوچا تو۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

کیا؟ "شفق نے مختصراً پوچھا۔"

تمہیں پتا ہے اللہ کریم تب تک کسی کی حالت نہیں بدلتے جب تک وہ کوشش " نہ کرے، تمہیں بھی ہمت کرنی ہوگی، خود کوشش کرنی ہوگی آگے بڑھنے کی "اجیہ نے دھیمے لہجے میں اسے سمجھایا۔

بھابھی میرا وجود، ایسا لگتا ہے جیسے بے جان ہے، میں جب بھی اٹھنے کی ہمت کرتی ہوں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میرا جسم میرا بوجھ اٹھانے سے قاصر ہے "شفق کی آنکھوں سے اک آنسو نکل کر گال پر پھسلا تھا جسے شفق نے محبت سے صاف کیا۔

اس کے لئے تمہیں اپنے دماغ کی نفی کرنی ہوگی، ہمارا جسم ہمارے دماغ کے مطابق کام کرتا ہے تم خود کو کہو تم کر سکتی ہو، سمجھاؤ خود کو، جب تک ہم خود کو خود نہ سمجھائیں کوئی ہمیں نہیں سمجھا سکتا شفق "اجیہ نے اسکی تھوڑی سے اسکا چہرہ اوپر کرتے ہوئے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

ہاں شاید آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں بھابھی، اک سوال پوچھوں آپ سے؟ "شفق"

نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ہاں پوچھو نا اس میں پوچھنے والی کون سی بات ہے پیاری لڑکی "اجیہ نے"

مسکراتے ہوئے کہا۔

بھابھی آپ نے مجھ سے یہ کیوں نہیں پوچھا کہ میں ایسی کیوں ہو گئی؟ "شفق"

نے جانچتی نظریں اس پر لگاتے ہوئے پوچھا۔

دیکھو شفق ہمارے ارد گرد لوگوں کی یہی تو پرابلم ہے وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ہم"

کس حال میں ہیں یا ہم اس وقت کیسا محسوس کر رہے ہیں، انہیں تو بس یہ جاننا

ہوتا ہے کہ ہمارا ماضی کیا ہے اور پھر بات یہاں ختم نہیں ہوتی وہ بڑی محبت

## URDU NOVEL BANK

سے ہمیں کریدتے ہیں ہمیں ایسا محسوس ہونے لگتا ہے کہ ہماری زندگی کے سب سے خوبصورت لوگ یہی ہیں، یہ ہمارے تاحیات کے ساتھی ہیں لیکن ایسا نہیں ہوتا، وہ صرف جاننا چاہتے ہیں کہ ہمارے ماضی میں کیا ہوا وہ بھی صرف تماشہ بنانے کے لئے، بس میں کسی کی زندگی کی کتاب کے وہ صفحے نہیں پلٹتی جو وقت نے پلٹ دیئے ہوں اکثر کچھ صفحے ہماری آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں سے تر ہوتے ہیں اور جب ہم انہیں پلٹنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ پھٹ جاتے ہیں "اجیہ نے اسے تفصیلی جواب دیا تھا۔"

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

آپ بہت پیاری باتیں کرتی ہیں بھابھی "شفق نے مسکراتے ہوئے کہا۔"

## URDU NOVEL BANK

واقعی یہ بہت پیاری باتیں کرتی ہے شفق ایسے ہی تو نہیں مر مٹا تھا میں اس " پر "اس سے پہلے اجیہ کچھ کہتی یوسف نے طنزیہ انداز میں کہا۔ یوسف ابھی ہی لوٹا تھا اجیہ کے تو ذہن سے ہی نکل گیا تھا کہ آج یوسف واپس آنے والا ہے۔

سچ میں بھائی بھابھی ہیں ہی اتنی پیاری کہ کوئی بھی خوشی خوشی جان دے " دے "شفق نے اجیہ کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا جبکہ اجیہ کی تو مسکراہٹ بند ہو چکی تھی۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

اور یہ نخوشی جان لے بھی لیتی ہے "یوسف نے معنی خیزی سے دیکھتے ہوئے " کہا اجیہ اسکے لفظوں کا مفہوم اچھے سے سمجھ رہی تھی۔

بھائی میں آپکے لئے پانی لے کر آتی ہوں "شفق نے وہاں سے جانے کے لئے " بہانہ بنایا تھا اور وہاں سے نکل گئی۔

## URDU NOVEL BANK

میری بہن سے دور رہو "شفق کے جاتے ہی یوسف نے اسکے بازو کو سختی سے " دبوچتے ہوئے غصے سے کہا۔

اور تم مجھ سے دور رہو "اجیہ نے بازو میں ہوتی تکلیف کو نظر انداز کرتے ہوئے " اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

تمہارے پاس آنا بھی کون چاہتا ہے؟ "یوسف نے اس کا بازو جھٹکے سے " چھوڑتے ہوئے کہا۔

یہ جو تم بہانے بہانے سے مجھے چھونے کی کوشش کرتے ہو، یہ سب اس " بات کا ثبوت ہے کہ تم بار بار میرے قریب آتے ہو "اجیہ نے اک اک لفظ چبا چبا کر کہا۔

ہا ہا ہا، خوش فہمی دیکھو اپنی مس کنفیوژن، یوسف راؤ اور ایسی لڑکی کے قریب " جانے کی خواہش کرے گا جو گھاٹ گھاٹ کا پانی پیتی ہو "یوسف نے مضحکہ خیز لہجے میں کہا۔

## URDU NOVEL BANK

اپنی زبان کو لگام دو" اجیہ نے ترخ کر کہا۔"

اور تم اپنی بے حیائی کو لگام ڈالو" یوسف نے ترخ کر جواب دیا۔"

دیکھنا یوسف اک دن تم پچھتاؤ گے، یہ جتنے کانٹے تم میری راہ میں بچھا رہے ہو" یہ سارے کانٹے تمہیں بھی لہو لہان کریں گے" اجیہ کی روح کو تو وہ اپنے لفظوں سے چھلنی کر چکا تھا اور اب وہ دن بدن اسکے جسم کو بھی اذیت دے رہا تھا۔

یہ صرف تمہاری سوچ ہے، یہ کانٹے میں نے نہیں بکھیرے یہ سب تمہاری" بے حیائی کی سزا ہے مس اجیہ" یوسف نے اسے کچھ باور کروانا چاہا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اتنا تو میں جانتی ہوں یوسف کہ میرا رب میری پاکدامنی ضرور ثابت کرے گا" لیکن میں یہ دعا کرتی ہوں کہ اس دن تم مجھے اپنی نظروں سے اپنی زندگی سے بہت دور پاؤ تاکہ جب تمہارا ضمیر تمہیں ملامت کرے تم تڑپو تب تمہیں پتا چلے گا اذیت کسے کہتے ہیں؟" اجیہ نے کرب سے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

فضول باتیں مت کرو، دفع ہو جاؤ یہاں سے "یوسف نے بیرونی دروازے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گی سمجھے تم؟ "اجیہ نے نڈر لہجے میں کہا اور "اسے خوف بھی کس بات کا ہوتا، یوسف زیادہ سے زیادہ کر ہی کیا سکتا تھا۔ تب ہی یوسف نے اسے بازو سے پکڑ کر کمرے سے باہر نکالا تھا اور کمرے کا دروازہ بند کر دیا، اجیہ نے جلدی سے ادھر ادھر دیکھا تھا کہ کہیں کوئی دیکھ نہ لے لیکن روحان سب دیکھ چکا تھا اجیہ نے اسے دیکھتے ہی نظریں چرائی تھیں۔،

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

کیا ہوا بھابھی؟ "روحان نے فکر مندی سے پوچھا۔"



## URDU NOVEL BANK

نہیں کچھ نہیں "اب وہ روحان کو کیا بتاتی وہ انسان جو اسے دنیا والوں کے " سامنے بیوی بنا کر بیٹھا ہے اس کے کمرے میں اسکی اوقات شاید کوڑی کی بھی نہیں تھی۔

بھابھی آپ چاہے چھپالیں لیکن میں اچھے سے جانتا ہوں کیا ہوا ہے "روحان" نے صاف گوئی سے کہا، اس کی بات پر اجیہ نے نظریں جھکائی تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بھابھی دراصل میں بھائی سے ہی ملنے آ رہا تھا آپ آئیں نا میرے ساتھ "روحان" جانتا تھا جب وہ اجیہ کو ساتھ لیکر جائے گا تو یوسف کبھی بھی اس پر یہ واضح نہیں ہونے دے گا کہ اجیہ اور اس کے درمیان چل کیا رہا ہے لیکن اجیہ نے نفی میں سر ہلایا تھا اور آگے بڑھ گئی۔ روحان یوسف کے کمرے میں آگیا۔

## URDU NOVEL BANK

السلام علیکم بھائی! کیسے ہیں آپ؟ "روحان نے کمرے میں داخل ہوتے ہی"  
یوسف کو سلام کیا اور اس سے حال احوال دریافت کیا تھا، یوسف سلام کا جواب  
دیتے ہوئے مسکراتے ہوئے اسکے گلے لگا تھا۔

میں ٹھیک ہوں تو کیسا ہے؟ "یوسف نے اس سے علیحدہ ہوتے ہوئے کہا۔"

ٹھیک ہوں بھائی "روحان نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

بھائی کچھ پوچھنا چاہتا تھا آپ سے؟ "روحان نے بہت سوچنے کے بعد تمہید"  
باندھی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

ہاں پوچھو "یوسف اب کی بار پوری طرح اسکی جانب متوجہ ہوا تھا۔"

بھائی کیا کسی مجرم کو بغیر سنوائی کے سزا دے دی جاتی ہے؟ "روحان نے" کچھ جھجکتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا اس طرح اچانک سوال کرنے پر یوسف تھوڑا بہت چوکنا تو ہوگا ہی۔

نہیں پہلے اسے عدالت میں پیش کیا جاتا ہے اور پھر جب وہ گناہگار ثابت " ہو جائے تو پھر ہی اسے سزا دی جاتی ہے، لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو؟ "یوسف نے ٹھٹھک کر پوچھا۔

## URDU NOVEL BANK

تو بھابھی کو بغیر صفائی کا موقع دیئے آپ نے مجرم کیسے مان لیا بھائی؟ "روحان" نے ڈائریکٹ مدعے کی بات کی تھی، روحان کی بات پر یوسف کو شدید جھٹکا لگا تھا کہ آخر روحان یہ سب کیسے جانتا ہے؟

کیا ہوا بھائی حیران کیوں ہو رہے ہیں؟ "روحان نے یوسف کے کوئی جواب نہ دینے پر سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

visit for more novels:

تم یہ سب کیسے جانتے ہو؟ "یوسف کے چہرے کے تاثرات بدل چکے تھے" یوسف جو تھوڑی دیر پہلے مسکرا رہا تھا اب اسکے چہرے پر سختی تھی۔

میں بہت کچھ جانتا ہوں بھائی جو شاید آپ بھی نہیں جانتے یا جاننا نہیں "چاہتے" روحان نے ڈٹ کر جواب دیا تھا۔

تم اگر اسکی صفائیاں دینے آئے ہو تو جاسکتے ہو" یوسف نے سخت لہجے میں کہا۔

میں بھابھی کی صفائی دینے نہیں آیا بھائی اور نہ ہی انکی سائیڈ لے رہا ہوں، میں " بس چاہتا ہوں آپ کم از کم انویسٹمنٹ تو کروائیں "روحان نے اپنا لہجہ دھیمہ ہی رکھا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

روحان یہ ہم دونوں کا معاملہ ہے تم اس سے جتنا دور رہو گے بہتر ہوگا "یوسف" نے تڑخ کر جواب دیا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

لیکن بھائی یہ آپ دونوں کا معاملہ نہیں یہ کسی کے کردار کا معاملہ ہے آپ " ایسے بغیر تفتیش کئے بھائی ہو کریکٹر لیس نہیں کہہ سکتے "روحان نے اک اور ناکام کوشش کرنی چاہی۔

اس میں تفتیش کی گنجائش ہی نہیں ہے روحان، میں نے خود اپنی آنکھوں سے " سب دیکھا ہے اور میں اسے ہر گز نہیں جھٹلا سکتا "یوسف نے اکھڑ لہجے میں کہا۔

visit for more novels:

بعض دفعہ آنکھوں دیکھا بھی جھوٹ ہوتا ہے بھائی کیونکہ وہ ہمیں جیسا دکھ رہا ہوتا " ہے وہ ویسا ہوتا نہیں ہے بلکہ ہمیں ویسا دکھایا جاتا ہے "روحان مسلسل اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا اور یوسف نے شاید اسکی نفی کرنے ہی قسم کھا رکھی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

اگر تمہیں اتنا ہی شوق ہے تو جاؤ خود جا کر اسکی پاکیزگی ہے ثبوت ڈھونڈ لاؤ، لیکن " میں وثوق سے کہتا ہوں تم ناکام ہی لوٹو گے "یوسف نے اسے جتاتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے بھائی اگر آپ یہی چاہتے ہیں تو، میں انہیں بے گناہ ثابت کر کے " رہوں گا اسکے لئے چاہے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے لیکن یاد رکھیے گا وہ جس دن بھابھی کی پاکیزگی ثابت ہوگئی اس دن آپ کے پاس صرف پچھتاوا ہوگا "روحان یوسف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتا لمبے دُگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ یوسف طنزیہ انداز میں مسکرایا تھا اور پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔



## URDU NOVEL BANK

کہاں جا رہی ہو شفق" اجیہ نے شفق کو اتنے دنوں بعد گھر سے کہیں باہر جاتے " دیکھا تھا وہ ہاتھوں میں کچھ ڈاکو منٹس لئے باہر کی جانب بڑھ رہی تھی جب اجیہ نے اسے پکارا۔ اسکی پکار پر اسکے قدم رکے تھے اور اس نے مسکرا کر اجیہ کی جانب دیکھا تھا۔

اپنی زندگی کو پھر سے شروع کرنے "شفق نے پر عزم لہجے میں۔"

visit for more novels:

یہ تو بہت اچھی بات ہے شفق، تم نے اک بہترین فیصلہ کیا لیکن جا کس کے " ساتھ رہی ہو؟" اجیہ نے اسے اکیلے جاتے دیکھ کر پوچھا۔

وہ روحان باہر ہے گاڑی میں "شفق نے باہر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔"



"اوہ اچھا لیکن جا کہاں رہی ہو؟"

کالج جا رہی ہوں بھابھی، آپ چلیں گی؟ "شفق نے فوری پیشکش کی تھی۔"

ہاں کیوں نہیں "اجیہ نے فوری حامی بھری تھی اور پھر اس کے ساتھ ہی "گاڑی میں آبیٹھی تھی۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

ارے واہ! بھابھی بھی جا رہی ہیں "روحان نے شفق کے ساتھ اجیہ کو دیکھ کر "خوشی سے کہا اور پھر گاڑی اسٹارٹ کر دی۔ شفق گاڑی میں بیٹھی بالکل گم صم مسلسل کھڑکی سے نظر آتے منظر کو دیکھ رہی تھی جب اجیہ کے بلانے پر وہ ہوش میں آئی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

کیا دیکھ رہی ہو شفق؟" اجیہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

بھابھی میں سوچ رہی ہوں کتنی بڑی دنیا ہے اور اتنی بڑی دنیا میں ہر انسان یہ "شکوہ کرتا نظر آتا ہے کہ دنیا دھوکے باز ہے لیکن ہم کیوں نہیں سوچتے کہ ہم بھی اسی دنیا کا حصہ ہیں تو ہم اک انسان سے دھوکا کھا کر پوری دنیا کو کیوں برا کہتے ہیں؟" شفق نے نا سمجھی سے کہا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

کیونکہ ہماری دنیا بڑی مختصر ہوتی ہے اک انسان کو ہی ہم دنیا مان لیتے "ہیں، پوری دنیا ہمارے ساتھ ہو لیکن اک وہ انسان نہ ہو تو پوری دنیا بے معنی لگتی ہے اور اسی طرح اگر اک وہ انسان ہمارے ساتھ ہو اور پوری دنیا ہمارے خلاف ہو تو ہمیں فرق نہیں پڑتا شفق" اجیہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے سمجھایا تھا۔

لیکن بھابھی ہم اک ہی انسان پر اپنی دنیا کیوں ختم کر دیتے ہیں؟ "شفق نے"  
اک اور سوال کیا تھا۔

یہی تو ہمارا مسئلہ ہے شفق کہ ہم اک ہی انسان پر اپنی دنیا مقید کر دیتے ہیں"  
ہم اس قید سے نکل کر اس پاس دیکھتے ہی نہیں کہ ہمارے پاس بہت سے  
ایسے لوگ ہیں جن کی دنیا ہم ہیں، جو ہم سے محبت کرتے ہیں "اجیہ نے اپنے  
visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com مخصوص انداز میں جواب دیا۔

ہاں بھابھی آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں اک انسان کے چکر میں ہم اتنے خود غرض"  
ہو جاتے ہیں کہ اپنے اس پاس پاس بکھری محبتوں کی قدر ہی نہیں کرتے "شفق

## URDU NOVEL BANK

کی آنکھیں نم ہو چکی تھیں اس سے پہلے کہ آنسو پلکوں کی بار توڑ کر باہر نکلتا شفق نے فوری اسے اپنے ہاتھوں کی پوروں پر چنا تھا۔

بھابھی یہ بے سکونی مجھے برباد کر رہی ہے "شفق نے بے چینی سے کہا تھا۔"

شفق تمہیں اللہ اور انسان کی محبت کے مابین فرق بتاؤں؟ "اجیہ نے اس کی" آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا، جہاں سے ٹوٹنے کا سفر شروع ہوتا ہے وہیں تو اختتام پر اللہ کی محبت ہماری منتظر ہوتی ہے۔ اجیہ کی بات پر شفق نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

جیسے ہر جیولری بیچنے والا سونار نہیں ہوتا بلکہ سونار وہی ہوتا ہے جو سونا بیچتا ہے "مجھے لگتا ہے سکون بھی ایک ایسی ہی قیمتی شے ہے جو ہر انسان کے پاس نہیں

## URDU NOVEL BANK

ہوتی بلکہ کسی قیمتی انسان کے پاس ہی یہ شے ہوتی ہے اور اس شے کی قیمت ہم ہوتے ہیں جب کوئی ہم سے بے تحاشہ محبت کرتا ہے تو پھر ہم اس کی محبت، خلوص، اسکے ساتھ میں یہ شے پاتے ہیں، پھر چاہے وہ محبت کسی انسان سے ہو یا اللہ کریم سے لیکن بات یہاں ختم نہیں ہوتی یہاں انسان کے ذہن میں فوری آتا ہے کہ انسان کی محبت کو اللہ کی محبت سے کیونکر ملایا جائے؟ میرا کہنا ہے جہاں انسان کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے وہیں اس کے پاس جواب بھی خود ہی ہوتا ہے، انسان کپڑے، جوتے، یا کوئی بھی چیز ایسی لینی چاہتا ہے جسکا رنگ کبھی خراب نہ ہو جو لمبے وقت تک ہمارا ساتھ دے اسی طرح جب انسان کی محبت میں سکون تلاش کیا جائے تو وہ کچے رنگ کی مانند ہوتا ہے جو بہت جلد نکل جاتا ہے جبکہ اللہ کی محبت میں جب سکون ڈھونڈا جائے تو اس کا رنگ دائمی ہوتا ہے جو کبھی نہیں چھوٹتا اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم وقتی سکون چاہتے ہیں یا دائمی؟ "اجیہ نے نرمی سے سمجھایا وہ خود نہیں جانتی تھی کہ وہ ایسی باتیں کیسے کر لیا کرتی تھی شاید اسکا دل اب دنیا سے ہٹ کر اسکے رب کی جانب

## URDU NOVEL BANK

کھینچ رہا تھا۔ شفق اسکی باتیں سن کر رونے ہی والی تھی جب اجیہ نے اسکی جانب دیکھ کر نفی میں سر ہلایا تھا۔

رو مت شفق، جو فیصلہ تم نے کیا اس کے لئے تمہیں مضبوط رہنا ہوگا" اجیہ نے " اسے تنبیہ کی۔

بھابھی میں نہیں روتی اب "شفق غم آنکھوں سے مسکرائی تھی، یہ حساس لوگوں " کی مسکراہٹیں بھی بڑی قاتل ہوا کرتی ہیں آنکھیں غموں کی اک داستان سناتیں ہیں جبکہ لب اس داستان کی نفی کرتے ہوئے مسکراتے ہیں۔

رولیا کرو شفق لیکن صرف اس رب العزت کے سامنے جو ہمارے آنسوؤں کی قدر "ا کرتا ہے

نہیں بھا بھی اب رویا ہی نہیں جاتا "شفق نے خود کو نارمل ظاہر کرنے کی" کوشش کی تھی لیکن شفق اچھے سے جانتی تھی کہ اس وقت اسکے دل و دماغ میں کیا چل رہا ہے جس ماضی کو وہ چھوڑ آئی تھی آج اسکا سامنا کرنا کوئی آسان بات نہیں تھی۔ بھلا کہاں آسان ہوتا ہے ماضی کو بھلا دینا۔ باتیں کرتے کرتے کب کالج آگیا انہیں پتا ہی نہیں چلا روحان کے بریک لگانے پر دونوں کو ہوش آیا تھا۔ روحان سن تو سب رہا تھا لیکن اس نے ان دونوں کی باتوں میں کوئی مداخلت نہیں کی۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

ہیلو لیڈیز! آپ کی منزل آچکی ہے "روحان نے بیک سیٹ کی جانب پلٹتے ہوئے" کہا اور اسکے اس طرح کہنے پر دونوں نے ہی قہقہہ لگایا تھا۔ اجیہ نے اسے ویٹ کرنے کا کہا تھا کیونکہ آج تو بس شفق ایڈمیشن فارم جمع کروانا تھا اور اس میں انہیں بمشکل اک گھنٹہ ہی لگنا تھا اس لئے اس نے روحان کو روک لیا، پھر وہ

Vist For More Novels : [www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

## URDU NOVEL BANK

دونوں گاڑی سے اترتیں کالج کے دروازے سے کالج کے اندرونی جانب بڑھ گئیں۔ شفق آفس میں نہیں گئی تھی وہ ویٹنگ روم میں چلی آئی اور وہاں رکھی چیئرز پر بیٹھ کر شفق کا انتظار کر رہی تھی جب سامنے سے آنے والے لڑکے کو دیکھ کر اجیہ چونک کر کھڑی ہوئی تھی اور اب پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی، پیشانی پر پُرسینے کی بوندیں چمکی تھیں، انکھوں میں کسی کا خوف نظر آیا تھا، اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اسکی ٹانگیں اسی کا بوجھ اٹھانے سے قاصر ہوں تب ہی سامنے سے آتے اس پچیس چھبیس سالہ لڑکے کی نظر بھی اس پر پڑی تھی، اس کے لبوں پر عجیب سی مسکراہٹ تھی، وہ اب تیزی سے اسکی جانب آ رہا تھا اجیہ تو بس ساکت کھڑی اسے دیکھے جا رہی تھی۔

ہیلو بیوٹیفل گرل "اس لڑکے نے کمینگی سے ہنستے ہوئے کہا تھا۔ اجیہ نے " بمشکل خود کو سنبھالا تھا۔



## URDU NOVEL BANK

تم؟" اجیہ نے ترخ کر کہا۔"

ہاں میں "سامنے والے نے خباثت سے کہا۔ اجیہ کو شادی والے دن جو ہوا وہ "سب ایک ایک کر کے سب یاد آنے لگا۔

مجھے لگا تم مجھے بھول گئی ہو گی "کاظم نے عجیب سے انداز میں کہا۔"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

تمہیں کیسے بھول سکتی ہوں؟ تم نے میری زندگی برباد کر دی میں تمہیں نہیں "چھوڑوں گی "اجیہ اب باقاعدہ چلا رہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

چھوڑوں گا تو میں نہیں تمہارے شوہر کو، ہا ہا بیچارہ یوسف، بڑا اتراتا تھا نا اب تو" کہیں منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں ہے وہ "کاظم نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا جیسے اسے بہت ہی مزہ آرہا ہو۔

ایک نمبر کے بے غیرت گھٹیا انسان ہو تم، کیوں کیا تم نے ایسا ہاں؟ "اجیہ اب" اور زور زور سے چلا رہی تھی اور اسے برا بھلا کہہ رہی تھی۔

visit for more novels:

اتنی تعریف مت کرو میری "مضحکہ خیز لہجے میں جواب آیا تھا جیسے اس کی بات" کا اس پر ذرا بھی اثر نہ ہوا ہو۔

میں نے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا؟ "اجیہ نے تڑخ کر پوچھا۔"

## URDU NOVEL BANK

دیکھو اجیہ میڈم، ویسے پرسنلی تو میری تم سے کوئی دشمنی نہیں لیکن تمہارا قصور یہ "ہے کہ تم یوسف راؤ کی بیوی ہو لیکن واقعی ہو بڑی خوبصورت" کاظم ذرا سا اجیہ کی جانب جھکا تھا اور اسکے گال کو چھونا چاہتا ہی اجیہ نے اک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا تھا۔ چونکہ کالج میں نئے سمیٹر کے ایڈمیشن ہو رہے تھے اور ابھی کالج میں زیادہ اسٹوڈنٹس نہیں تھے اس لئے کسی نے اب تک یہ تماشہ نہیں دیکھا تھا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی "تب ہی کاظم نے غصے سے "پلٹ کر ہاتھ اٹھایا ہی تھا جب کسی نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا اور اک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کیا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

تیری ہمت کیسے ہوئی بھابھی پر ہاتھ اٹھانے کی "آنے والا روحان تھا، غصے کی" وجہ سے اسکا پورا جسم کانپ رہا تھا اب وہ پے درپے کئی تمپڑ اسکے منہ پر مار چکا تھا کاظم کا ہونٹ پھٹ چکا تھا جس سے خون بہہ رہا تھا۔ تب ہی شور شرابہ سن کر کئی اسٹوڈنٹس اور ٹیچرز وہاں جمع ہو چکے تھے، شفق تو حیرت سے سب دیکھ رہی تھی اور بھاگتی ہوئی اجیہ کے پاس آکھڑی ہوئی تھی۔

بھابھی یہ کیا ہوا یہ سب؟ "اس نے اجیہ کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھتے" ہوئے پوچھا۔

visit for more novels:

[www.urduromanbank.com](http://www.urduromanbank.com)

بھابھی "کاظم جو شفق کو دیکھ چکا تھا اور اس کا یوں اجیہ کے پاس کھڑے ہونا" اور پھر اس کا اجیہ کو بھابھی کہنا یہ سب اسے لمحوں میں سمجھ آیا تھا، آخر ہو

## URDU NOVEL BANK

شاطر دماغ کا مالک تھا۔ اس نے زور سے بھا بھی لفظ دہرایا تھا اور طنزیہ ہنسی ہنسا تھا۔

شفق دیکھو بچا لو نا مجھے تمہارا بھائی مجھے مار دے گا "کالج کے ہیڈ نے روحان کا" پکڑا ہوا تھا تب ہی تو کاظم کو موقع ملا تھا بلکہ اس کرنے کا۔ وہ اب ہاتھ جوڑ کر گھٹنوں کے بل شفق کے سامنے بیٹھا تھا، شفق نے نفرت سے منہ پھیرا تھا تب ہی خباثت سے زور سے ہنسا تھا شفق کا دل کر رہا تھا کہ اس لمحے زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

ارے کیا تم نے پہچانا نہیں مجھے، میں کاظم ہوں تمہارا محبوب، تمہاری "محبت" کاظم نے کمینگی سے اس کے چہرے کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

دور ہو مجھ سے دفع ہو جاؤ، میری بد قسمتی ہے کہ میں نے تم جیسے گھٹیا انسان " سے محبت کی "شفق نے تاسف سے کہا۔

ہاں یہ بات تو ٹھیک ہے کہ بد قسمت تو تم ہو اور اس سے بڑی بد قسمتی تمہاری " یہ ہے کہ تم یوسف راؤ کی بہن بھی ہو چچ-چچ-چچ بیچارہ یوسف اپنے ہی گھر کی عزت کو محفوظ نہیں رکھ سکا "کاظم کا یہ روپ شفق کے لئے حیرت انگیز تھا ہاں اسے اتنا پتا تھا کہ وہ لڑکیوں سے وقت طور پر اپنا دل بہلاتا تھا لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اس حد تک گرا ہوا انسان ہے۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

اپنے گھر کے معاملات گھر پر نپٹائیں یہ کوئی آپکا گھر نہیں کہ یہاں تماشہ لگایا " جائے "اب کی بار بولنے والے پرنسپل صاحب تھے جو کب سے خاموش کھڑے سب دیکھ رہے تھے لیکن اب انکی برداشت ختم ہو چکی تھی تب ہی وہ برہم ہو کر

## URDU NOVEL BANK

بولے کیونکہ اب دوسرے اسٹوڈنٹس بھی چہ میگوئیاں کر رہے تھے۔ روحان کو اب تک سمجھ نہیں آیا تھا کہ شفق اور اجیہ کا روحان سے کیا لینا دینا ہے اس لئے تو اس نے اسے جانے دیا سب انہیں عجیب اور سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے شفق کو انکی نظروں سے الجھن ہو رہی تھی اجیہ نے بھی یہ بات نوٹس کی تھی روحان کو اب وہاں اک منٹ اور بھی کھڑا رہنا ناگوار گزر رہا تھا اس لئے پھر روحان اجیہ اور شفق کو لئے گاڑی میں آبیٹھا تھا۔

آپ دونوں کیسے جانتی ہیں اس لڑکے کو؟ "روحان نے سپاٹ لہجے میں پوچھا" شفق نے فوری نظریں چرائی تھیں اب وہ اسے کیا جواب دیتی جبکہ اجیہ تو کاظم کی غلیظ باتوں سے ہی جان گئی تھی کہ شفق اور کاظم کا کیا معاملہ ہے۔

## URDU NOVEL BANK

روحان یہ وہی لڑکا تھا جو شادی والے دن مجھے واپس چھوڑ کر گیا تھا اور جس کے ساتھ یوسف نے میری تصاویر دیکھیں تھیں "اجیہ نے ایک ایک کر کے اسے تمام تفصیلات بتا دیں جبکہ شفق تو حیرانی سے سب باتیں سن رہی تھی یعنی کاظم صرف اسکا گناہگار نہیں تھا اس نے تو اجیہ کی زندگی کا بھی تماشہ بنا دیا تھا۔

شٹ "روحان نے زور سے اسٹیئرنگ پر ہاتھ مارا تھا۔"

visit for more novels:

آپ نے مجھے تب کیوں نہیں بتایا بھابی؟ "روحان نے مشکل اپنے غصے کو قابو کیا تھا وہ جانتا تھا کہ غصے میں بھی رشتے کا لحاظ کیسے کرنا ہے۔

وہ سب ایسے اچانک ہو گیا میں کچھ سمجھ ہی نہیں پائی "اجیہ نے سنجیدگی سے کہا۔



اور تم کیسے جانتی ہو اسے؟" اب کی بار روحان نے شفق کی جانب دیکھا تھا۔

بولو "شفق جو مسلسل روتے ہوئے نیچے ہی دیکھے جا رہی تھی روحان کے زور سے " چلانے پر یکدم چونکی تھی۔

کیا یہ وہی لڑکا تھا جس کی وجہ سے تم نے کالج جانا چھوڑا تھا؟" روحان اب بھی " چلا رہا تھا تب ہی شفق نے اثبات میں سر ہلایا تھا، اسکے کئے ڈوب کر مرنے کا مقام تھا اسے تو گمان تک نہیں تھا کہ نوبت یہاں تک آپہنچے گی۔

مجھے بھائی سے بات کرنی ہی ہوگی "روحان خود سے مخاطب ہوا تھا۔"

نہیں روحان تم یوسف سے بات نہیں کرو گے "اجیہ نے اسے فوراً منع کیا تھا۔"

مجھے معاف کر دیجیے گا بھابھی اب اس معاملے میں بھائی کا ہونا بہت لازم ہے " اتنا کہہ کر روحان نے گاڑی اسٹارٹ کر دی وہ فل اسپید میں ڈرائیونگ کر رہا " تھا اور اجیہ شفق کو تسلیاں دینے میں مصروف تھی اور ساتھ ہی ساتھ وہ دل ہی دل میں اللہ سے سلامتی کی دعائیں مانگ رہی تھی۔

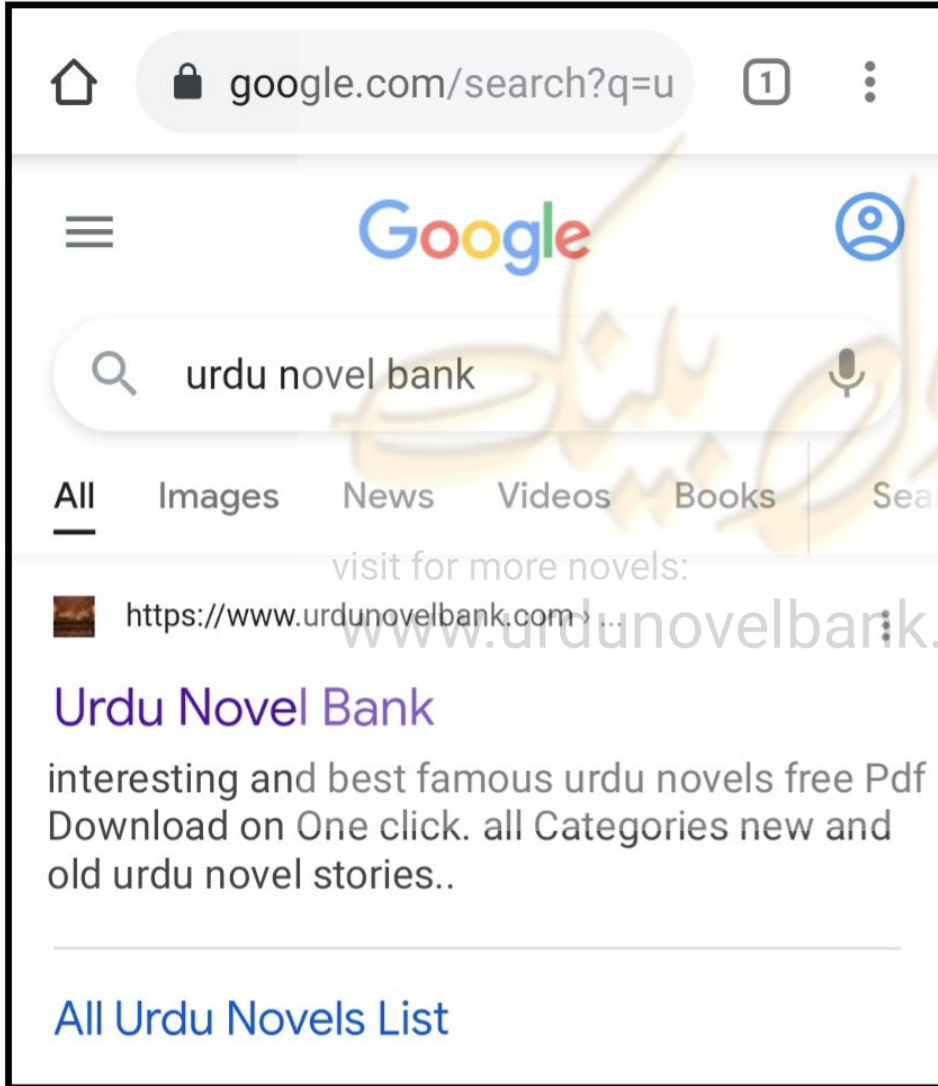
visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)



## URDU NOVEL BANK

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ  
www.urdunovelbank.com



Urdu Novel Bank  
website

جہاں ملے آپ کو نئے  
اور اچھے معیاری ناول  
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

**Urdu Novel Bank**

اور ویب سائٹ سے  
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں  
مکمل ناول مفت میں

Vist For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

وہ لوگ گھر پہنچے ہی تھے جب روحان گاڑی سے اترتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندرونی جانب بڑھ گیا، تب ہی وہ گھر سے باہر نکلتے یوسف سے زور سے ٹکرایا تھا۔

اندھے ہو گئے ہو؟ "یوسف نے غصے سے کہا، اسے روحان سے چڑاس لئے ہو" رہی تھی کہ وہ اجیہ کے ساتھ تھا۔

نہیں بھائی، لیکن اب اچو اپنی آنکھوں سے شک کی پٹی ہٹا کر اور پورے دھیان سے میری بات سننی ہوگی "روحان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی "صاف گوئی سے جواب دے کر یوسف جانے"  
ہی لگا تھا جب روحان کی بات سن کر اسکے قدم وہیں رکے تھے۔

اگر میں کہوں کہ آپکی بہن بھی بدکردار ہے اگر اجیہ بھابھی بدکردار ہیں تو؟ "اس"  
کی بات پر یوسف نے پلٹ کر اک زوردار طمانچہ روحان کے منہ پر مارا تھا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

اس تھپڑ سے کیا ہوگا بھائی، حقیقت تو بدلی نہیں جاسکتی نا "روحان نے بالکل نڈر"  
ہو کر کہا۔

اپنی زبان کو لگام دو روحان "یوسف غصے سے غرایا تھا۔"

بھائی جس لڑکے کے ساتھ آپ نے اجیہ بھابھی کی تصویریں دیکھی تھیں، وہ " وہی لڑکا ہے جو آپکی بہن شفق کو پسند ہے، جسکی وجہ سے آج شفق کی زندگی اک جگہ پر آکر رک گئی "روحان سچ سچ سب بتا گیا، یوسف راؤ اب پھٹی پھٹی نظروں سے شفق کو دیکھ رہا تھا جو اجیہ کے ساتھ ہی ڈری سہمی کھڑی تھی، مسلسل ہچکیوں سے رو رہی تھی، شور کی آواز سن کر سب ہی وہاں آچکے تھے۔

visit for more novels: [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com) سمجھی سے پوچھا۔ "کیا ہوا ہے یوسف؟" احمد صاحب نے نا

بھائی کیا بتائیں گے تایا جان، میں آپ کو بتاتا ہوں "روحان نے آگے بڑھ کر کہا " اور شادی والے دن سے لے کر اب تک کی ساری باتیں بتاتا چلا گیا اور سب گھر والے تو کسی بت کی مانند کھڑے تھے اتنا کچھ ہو گیا اور کسی کو خبر تک نہیں تھی۔

یوسف! بیٹا مجھے تم سے ایسی امید نہیں تھی" احمد صاحب نے مایوسی سے کہا۔

بلکل تایا جان میں نے بھائی کو بہت سمجھایا لیکن بھائی ماننے کو تیار نہیں تھے " آج وہ لڑکا کالج میں سب کے سامنے بھائی کی عزت تباہ کر کے خوش ہو رہا تھا اگر بھائی بھابھی پر یقین کر لیتے تو کم از کم دشمن سرخرو نہ ہوتا " روحان نے افسردگی سے کہا۔

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

روحان بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے یوسف، تم اتنی چھوٹی سوچ کیسے رکھ سکتے ہو "؟" اب کی بار بولنے والے ادریس صاحب تھے۔ یوسف کی بولتی بند ہو چکی تھی وہ کیا کہتا؟ کیونکہ اب تو بات اپنی بہن پر آچکی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

یہی تو ہوتا آیا ہے ہمارے معاشرے میں دوسرے گھر سے لانے والی کسی کی بہن کو ذرا سی بات پر بھی سوا الزام دیئے جاتے ہیں اور جب بات اپنی بہن پر آئے تو انکی غیرت اس حد تک جاگ جاتی ہے کہ ان کا بس نہیں چلتا سامنے والے کو قتل کر دیں۔

میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں "سپاٹ لہجے میں کہتا اک نظر شفق پر ڈالتا وہ وہاں سے " نکلتا چلا گیا جبکہ اب سب کا رخ اجیہ کی جانب تھا۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

اجیہ بیٹا آپ ہمیں بتاؤ گی کہ یہ سب کیا؟ آپ نے ہمیں کیوں نہیں " بتایا؟ "احمد صاحب نے اجیہ کے پاس جا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے پوچھا۔



## URDU NOVEL BANK

بابا، مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا میں کیا کروں؟ "اجیہ نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا" تب ہی آنکھ سے اک آنسو نکل کر گال پر پھسلا تھا۔

لیکن بیٹا یوسف یہ سب کرتا رہا اور تم برداشت کرتی رہی مجھے پورا یقین ہے کہ " تم ایسا کبھی نہیں کر سکتی " احمد صاحب نے اسے تسلی دی تھی۔

تو پھر یوسف نے یقین کیوں نہیں کیا؟ " اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے " ہوئے پوچھا۔  
visit for more novels:  
www.urduromelbank.com

اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے " اب کی بار بولنے والی مسز احمد تھیں۔ "

## URDU NOVEL BANK

شفق تم نے کالج اس وجہ سے چھوڑا تھا؟ "احمد صاحب نے غصے سے کہا جبکہ " وہ جو مسلسل رو رہی تھی انکے یکدم چلانے پر وہ کانپ گئی۔

و۔و۔ وہ ب۔ب۔ بابا مم۔ میں "شفق کی زبان مسلسل لڑکھڑا رہی تھی اسے سمجھ " نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہے۔

خاموش ہو جاؤ بلکل، یہی سب کرنے جاتی ہو کالج؟ "مسز احمد اسکو بازوؤں سے " پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا۔  
visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

اسے کہو میری نظروں سے دور چلی جائے "احمد صاحب نے اسکی طرف دیکھے " بغیر مسز احمد سے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

بابا "احمد صاحب کی بات پر وہ جلدی سے ادیس صاحب کے پاس آئی تھی لیکن"  
وہ انہوں نے منہ موڑ لیا۔

بابا معاف کر دیں مجھے "وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے مسلسل ہچکیوں سے رو رہی"  
تھی۔ نریم، نمرہ چپ چاپ کھڑی سب دیکھ رہی تھیں۔

یہاں سے چلی جاو شفق اس سے پہلے میرا ہاتھ اٹھ جائے اور میں نہیں چاہتا"  
ایسا ہو "ادیس صاحب نے شہادت کی انگشت سے کمرے کی جانب اشارہ کرتے  
ہوئے کہا تب ہی مسز ادیس نے اسے کمرے میں جانے کا اشارہ کیا تھا پھر وہ  
اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے اپنی ہچکیوں کو دباتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

ہمیں معاف کر دو اجیہ بیٹا "احمد صاحب شرمندگی سے بولے۔"

نہیں بابا اس سب میں آپ کا کیا قصور ہے بھلا "اجیہ نے احترام سے کہا۔ تب " ہی انہوں نے اجیہ کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا تھا اسی لمحے اجیہ کو سیف صاحب یاد آئے تھے، وہ بھی تو اس سے اتنی محبت کیا کرتے تھے اور آج وہ اسکی شکل تک دیکھنے کے روادار نہیں تھے، اجیہ اور شفق کی سزا میں کچھ زیادہ فرق نہیں تھا، دونوں کا قصور بھی تو ایک تھا دونوں نے ہی بھروسہ کیا تھا، اندھا بھروسہ۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

باری باری سب نے اجیہ کو تسلی دی تھی لیکن جس شخص کے بھروسے وہ اس گھر میں آئی تھی وہی نہیں تھا، سب ہی ساتھ تھے اسکے لیکن اک وہ شخص جسکی وجہ سے یہ سب رشتے اس سے جڑے تھے اس کی کمی ان سب محبتوں پر بھاری تھی۔ سب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے سب کے جانے کے بعد اجیہ شفق کے کمرے میں چلی آئی۔



حیدر خان اپنے ساتھیوں اور اپنے بیٹے کے ساتھ اپنے ڈیرے پر بیٹھا تھا جب سامنے سے نظر آتے یوسف راؤ کو دیکھ کر وہ چوکنا ہوا تھا اور جو اپنے تخت پر تکیے پر اپنی کہنی جمائے بڑے رعب سے بیٹھا تھا یوسف کو آتا دیکھ کر وہ فوراً سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

بڑی بات ہے آپ یہاں آئے "اس سے پہلے کے یوسف راؤ اسکے پاس پہنچتا وہ" خباثت سے کہتا خود ہی کھڑا ہوا تھا۔ اس کی ہنسی نے یوسف راؤ کے غصے کو مزید ہوا دی تھی، یوسف اپنے دونوں ہاتھوں کی مسٹھیاں بھینچے بمشکل اپنا غصہ ضبط کر رہا تھا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر کی عورتوں کی عزت خراب کرنے"  
کی؟"یوسف غصے سے غرایا تھا،روحان بھی اس کے ساتھ ہی روحان ہی نے تو  
ساری انفارمیشن نکلوائی تھی۔

ہاہاہاہا یوسف راؤ پہلی دفعہ تمہارا غصہ دیکھ کر مجھے سکون مل رہا ہے "حیدر خان"  
نے کمینگی سے ہنستے ہوئے کہا،تب ہی یوسف کا ہاتھ اٹھا تھا لیکن اس سے پہلے  
کہ وہ حیدر خان کو منہ پر تھپڑ کی چھاپ چھوڑتا کسی نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے  
تھاما تھا۔

## URDU NOVEL BANK

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے باپ پر ہاتھ اٹھانے کی؟ "کاظم خان یوسف کی"  
آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بولا اور لگے ہی لمحے اس نے پلٹ کر یوسف کو  
تھپڑ مارا تھا۔

آئندہ اگر میرے باپ کے آس پاس نظر بھی آیا تو یہ ہاتھ توڑ کر رکھ دوں گا "کاظم"  
نے شہادت کی انگشت سے اسے وارن کرتے ہوئے کہا لیکن لگے ہی لمحے یوسف  
نے گن نکالی تھی اور کاظم کی کنپٹی پر رکھی تھی۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

ہا ہا ہا یوسف بڑے ہی بزدل ہو، ہم نے اب تک جتنے وار کئے لڑائی کی نوبت"  
تک نہ آئی اور تم ہم سے ان اسلحوں کی بنیاد پر لڑ رہے ہو "حیدر خان مکار دماغ کا  
مالک تھا، اس نے اس لمحے بھی صحیح دماغ چلا کر اس کی مردانگی پر وار کیا تھا۔

سمجھتا کیا ہے ہاں خود کو؟ "یوسف نے اب کی بار اسے گردن سے پکڑا تھا جبکہ " کاظم کو وہ ہتھکڑی لگا چکا تھا۔

چھوڑ مجھے ورنہ تیرا وہ حشر کروں گا کہ تیری آنے والی کئی نسلیں یاد رکھیں " گئی "حیدر خان نے اس کا ہاتھ اپنی گردن سے ہٹانے کی پوری کوشش کرتے ہوئے کہا جبکہ یوسف کی پکڑ اسکی گردن پر مزید مضبوط ہوئی تھی اسے سانس لینے میں تکلیف محسوس ہو رہی تھی تب ہی یوسف نے جھٹکے سے اسے پیچھے کیا تھا اب وہ مسلسل کھانس رہا تھا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

مجھ سے پنگا لینے سے پہلے شاید تو بھول گیا کہ میرا نام انسپکٹر یوسف راؤ ہے " اب تو دیکھ تیرے بیٹے کا کیا حشر کرتا ہوں میں "یوسف نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے ہوئے کہا اور کاظم جو کہ اس ہتھکڑی سے آزاد ہونے کی پوری



## URDU NOVEL BANK

کوشش کر رہا تھا یوسف نے اسے پکڑا اور تقریباً گھسیٹتے ہوئے اسے اپنی گاڑی میں لا بٹھایا اور باقی حوالداروں سے کہہ کر اسے وہاں سے روانہ کر دیا۔

یوسف راؤ تم یہ بہت غلط کر رہے ہو اسکا انجام بہت برا ہو سکتا ہے "حیدر خان" نے گرجتے ہوئے کہا آخر وہ اپنے بیٹے کو کیسے جیل جانے دے سکتا تھا۔

غلط تو تم نے خود اپنے ساتھ کیا ہے بھائی سے پنگالے کر، اب تمہارے بیٹے "کا وہ حشر ہوگا کہ بھیگ مانگنے کے لائق بھی نہیں رہے گا" اب کی بار بولنے والا روحان تھا۔

میرے بیٹے کو چھوڑ دو "حیدر خان نے دھاڑتے ہوئے کہا۔"

## URDU NOVEL BANK

تمہارے بیٹے کو تو اب دیکھو میں پھانسی پر لٹکاؤں ایسے ایسے الزام اس پر لگاؤں " گا کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے "یوسف حیدر خان سے بھی زور سے چلایا تھا۔

تم ایسا نہیں کر سکتے "حیدر خان پھر سے چلایا۔"

میں تو بہت کچھ کر سکتا ہوں جو تم سوچ بھی نہیں سکتے "یوسف نے اب کی " بار مضحکہ لہجے میں کہا جبکہ حیدر خان کی جان ہی نکل رہی تھی اک بیٹا ہی تو تھا اس کا سب کچھ۔

visit for more novels:  
www.urduovelbank.com

میرے بیٹے کو چھوڑ دو یوسف راؤ، آخری دفعہ کہہ رہا ہوں "حیدر خان کے یوسف " راؤ کو ڈرانا چاہا لیکن سامنے بھی یوسف تھا نڈر، بہادر۔

## URDU NOVEL BANK

اک شرط پر چھوڑوں گا" یوسف نے مدعے کی بات کی تھی۔"

کیسی شرط؟ "حیدر خان نے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔"

تو اپنے خاندان کی کسی بھی لڑکی کا نکاح میرے بھائی سے کرے گا اس طرح"  
میرا بدلہ پورا ہو جائے گا" یوسف خان نے صاف گوئی سے کام لیا۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

میری کوئی بیٹی نہیں ہے "حیدر خان نے صاف صاف ہاتھ جھاڑے تھے۔"

تو پھر سمجھ لے اب تیرا کوئی بیٹا بھی نہیں ہے "یوسف راؤ نے سفاکی سے کہا۔"

## URDU NOVEL BANK

نہیں میرے بیٹے کو ہاتھ بھی نہ لگانا، اگر تم چاہو تو میرے بھائی کی بیٹی سے " نکاح کروا سکتے ہو " حیدر خان نے کہتے ہوئے تھوڑے ہی فاصلے پر کھڑے اپنے بھائی کو دیکھا تھا جو حیدر خان کی بات سن کر پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

نہیں حیدر بھائی ایسا نہیں ہو سکتا " حیدر خان کے بھائی صفر نے سیدھا جواب دیا " لیکن وہ جانتا تھا سب پر چلتی تو حیدر خان کی ہے، اس کا احتجاج تو ذرا بھی قابل قبول نہیں ہوگا پھر بھی اک ناکام کوشش کی تھی۔

visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

صفر خان جو کہا ہے وہ کرو، مولوی کا انتظام کرو اور اپنی بیٹی کو بھی بلاؤ " حیدر " خان نے حکم دیتے ہوئے کہا تب ہی صفر خان بنا چوں چراں کئے وہاں سے چلا گیا اور پھر کچھ دیر میں ہی نکاح خواں اور بیٹی کو لایا گیا تھا، روحان تو سمجھ ہی

## URDU NOVEL BANK

نہیں پارہا تھا کہ آخر یوسف نے ایسا کیوں کیا؟ اور اس وقت تو وہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا۔

تمام لوگ بیٹھے ہوئے تھے نکاح خواں نے خطبہ پڑھنا شروع کیا تھا اور پھر لگے ہی کچھ لمحوں میں صفدر خان کی بیٹی انزل، انزل حیدر خان سے انزل روحان راؤ بن گئی تھی۔

visit for more novels:

نکاح تو ہم نے کروا دیا لیکن تم اسے کہیں لے کر نہیں جاسکتے "حیدر خان نے" مکاری سے کہا۔

اب تو کیا تیرا باپ بھی نہیں روک سکتا اسے لے جانے سے اور اب تو یہ "ہمارے خاندان کی عزت بن چکی ہے ہاتھ تو لگا کر دیکھ" یوسف خان نے منہ توڑ

## URDU NOVEL BANK

جواب دیا تھا۔ جبکہ انزل کو اب روحان یا یوسف کسی نے نہیں دیکھا تھا وہ اس وقت بھی گھونگھٹ میں تھی اور چپ چاپ کھڑی اپنی زندگی کے بارے میں ہوتے فیصلے کو سن رہی تھی، اسے تو گمان تک نہیں تھا کہ آج اس کا نکاح ہو جائے گا وہ بھی اس طرح قصاص میں، لیکن جانے کیوں وہ تھوڑی خوش بھی تھی کہ شاید اب اس کی جان حیدر خان سے چھوٹ جائے۔

اس لڑکی سے ہی پوچھ لو وہ کس کے ساتھ جانا چاہتی ہے؟ "حیدر خان نے اب" کی بار سارا اختیار انزل کو دیا تھا لیکن اس کے پیچھے بھی اک بہت بڑی وجہ تھی، اسے یقین تھا کہ انزل اسکا ساتھ ہی دے گی، بھلے پھر وہ خوف سے دے یا مجبوراً، آخر وہ ایسے انسان کے حق میں فیصلہ کیوں دے گی جس کو وہ جانتی تک نہیں۔

## URDU NOVEL BANK

بولو انزل تم ہمارے ساتھ جاؤ گی یا حیدر خان کے گھر ہی رہنا پسند کرو گی؟  
 "یوسف نے فوری انزل سے سوال کیا تھا۔ کافی دیر تک انزل کی جانب سے  
 کوئی جواب نہیں آیا تھا، تب ہی حیدر خان کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

میں نے کہا تھا کہ انزل ہمارے ساتھ ہی رہنا پسند کرے گی "فاتحانہ لہجے میں"  
 کہا گیا تھا۔

visit for more novels:

نہیں تاؤ! میں ان لوگوں کے ساتھ ہی جاؤں گی "انزل نے فوری اسکی بات کی"  
 نفی کی تھی اور یوسف اور روحان کے حق میں اپنا فیصلہ سنا دیا۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟ "حیدر خان کو شدید جھٹکا لگا تھا، جھٹکا تو کاظم کو بھی لگا"  
 تھا۔

ہاں میں ان کے ساتھ جانا چاہتی ہوں "انزل نے پھر سے اپنی بات دہرائی تھی" اور پھر لگے ہی لمحے روحان کے ساتھ جا کر کھڑی ہو گئی روحان تو خود حیران تھا کہ وہ لڑکی جو اسے جانتی تک نہیں وہ ایسے کیسے راضی ہو گئی۔ حیدر خان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے، اسے اس وقت انتہائی بے بسی محسوس ہو رہی تھی۔ یوسف راؤ پورے رعب و دبدبے سے چلتے ہوئے اک فاتحانہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے حیدر خان کو دیکھتا ہوا اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا روحان بھی یوسف کے تعاقب میں گاڑی میں آکر بیٹھ گیا اور پھر لگے ہی لمحے گاڑی نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی، حیدر خان نے زور سے زمین پر پاؤں مارا تھا۔

میں تجھے نہیں چھوڑوں گا یوسف راؤ "حیدر خان نے دل ہی دل میں تمہیہ کیا" تھا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔





اجیہ بے چینی سے شفق کے کمرے میں یہاں سے وہاں ٹہل رہی تھی، اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے؟ کیونکہ یوسف راؤ بہت غصے میں گھر سے گیا تھا۔

بھابھی کیا ہوا؟ "شفق نے اسکو مسلسل بے چین دیکھ کر کہا، اجیہ نہیں چاہتی" تھی کہ سیف صاحب کو کچھ بھی مزید پتا چلے کیونکہ ڈاکٹر نے انہیں اسٹریس دینے سے منع کیا تھا، وہ مطمئن تھی کہ چلو اگر وہ اسے گناہگار سمجھتے ہیں تو کوئی بات نہیں لیکن جب انہیں حقیقت کا علم ہوا تو وہ خود کو گناہگار سمجھیں گے اور وہ ایسا نہیں چاہتی تھی۔

شفق اگر یوسف میرے گھر چلا گیا تو؟ "اجیہ نے پریشانی سے کہا۔"

تو اچھی بات ہے نا بھابھی انکل بھی جان جائیں گے کہ آپ بے گناہ ہیں "شفق نے اجیہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

لیکن شفق میں بابا کو شرمندہ نہیں دیکھ سکتی، میں بابا کو اچھے سے جانتی ہوں۔"

حقیقت جاننے کے بعد وہ مزید اسٹریس لیں گے اور خود کو مجرم سمجھیں گے "شفق نے فکر مندی سے کہا۔ یہی تو بیٹیاں ہوا کرتی ہیں جو ماں باپ کا سر نہ جھکے اس کے لئے کچھ بھی کر جاتی ہیں پھر چاہے انہیں خود کو قربان کرنا پڑے۔

بھابھی اگر انہیں حقیقت کا علم نہ ہوا تو تب بھی وہ تاحیات اپنا سر اٹھا نہیں سکیں گے کیونکہ جو الزام آپ پر لگا ہے وہ اتنا بھاری ہے کہ اگر وہ چاہیں بھی تو سر نہیں اٹھا پائیں گے تو بہتر ہے کہ انہیں سچ بتایا جائے تاکہ ان کا بوجھ ہلکا ہو جائے "شفق نے اسے نرمی سے سمجھایا لیکن اجیہ تو جیسے ساری دنیا کی بے چینی اپنے اندر سمائے ہوئے تھی اسے سکون آ ہی نہیں رہا تھا۔

ہاں شاید ٹھیک کہہ رہی ہو شفق، بس اللہ کریم سب ٹھیک کر دیں "اجیہ نے اس کی بات پر اتفاق کرتے ہوئے بے ساختہ اوپر کی جانب دیکھا تھا۔

ان شاء اللہ بھابھی "شفق نے مسکرا کر کہا، شفق کی پوری آنکھیں سو جھی ہوئی تھیں کیونکہ وہ بہت روئی تھی۔ تب ہی باہر سے شور کی آواز آئی تھی وہ دونوں

کمرے سے نکل کر لاؤنج میں آئی تھیں اور سامنے نظر آنے والے منظر کو دیکھ  
شاکڈ ہوئی تھیں۔

تم نے اک لڑکی کا سودا کیا یوسف؟ تمہیں ذرا بھی شرم نہیں آئی؟ "احمد صاحب"  
زور زور سے چلا رہے تھے، انہیں تو گمان تک نہیں تھا کہ یوسف اک لڑکی کا سودا  
کر کے آئے گا۔

میں نے کوئی سودا نہیں کیا بابا! "یوسف نے صاف گوئی سے کہا۔"

تایا جان اس لڑکی سے میرا نکاح ہو چکا ہے "اب کی بار بولنے والا روحان تھا اس"  
کی بات پر سب کی حیرانگی مزید بڑھی تھی، وہ پھٹی پھٹی نظروں سے روحان کو دیکھ  
رہے تھے، سب کی ہی نظریں روحان پر مرکوز تھیں۔

ہوش میں تو ہو بیٹا؟ اتنا بڑا قدم تم نے کیا سوچ کر اٹھایا؟ "ادریس صاحب نے"  
گرجتے ہوئے کہا، روحان کی بات سن کر انہیں شدید غصہ آیا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

دیکھئے چاچو! اس یہ فیصلہ میں نے بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے "یوسف نے"  
اب کی بار لہجہ نرم رکھا تھا۔

کیا سوچ کر کیا ہے تم نے؟ "احمد صاحب نے غصے سے سوال کیا تھا۔"  
بابا وہ لوگ انتہائی بے غیرت لوگ ہیں، جب میں نے انکی انویسٹیشن کروائی تو"  
مجھے معلوم ہوا کہ وہ اک آدمی سے اس کا سودا کر چکے ہیں اور وہ اسے بیچنے والے  
ہیں، اس لئے میں نے یہ قدم اٹھایا "یوسف نے آخر کار پوری بات سب کو بتادی  
وہ چاہتا تو نہیں تھا کہ ابھی سب بتائے لیکن اس سے پہلے مزید سوال اٹھتے،  
اس نے سب کو حقیقت سے آگاہ کر دیا تھا۔

visit for more novels  
www.urdu-novelbank.com

واٹ؟ کیسے لوگ ہیں یہ؟ "ادریس صاحب کا غصہ افسوس میں بدلا تھا اور کچھ دیر"  
پہلے جو یوسف کے فیصلے پر غصہ کر رہے تھے یہ سن کر ان کا غصہ کم ہوا تھا  
اور اب وہ یوسف کے فیصلے کو سراہ رہے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

بہت اچھا کیا بیٹا تم نے "احمد صاحب نے اسکے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے" کہا۔ سب نے ہی اسکے فیصلے پر اتفاق کیا تھا۔

بیٹا کیا نام ہے آپکا؟ "مسز ادیس نے نرمی سے پوچھا تھا، اب سب انزل کی جانب متوجہ ہو چکے تھے، اور سب کو ہی تجسس تھا کہ آخر وہ ہے کیسی؟ کیونکہ اس نے ابھی تک گھونگھٹ اوڑھا ہوا تھا۔

انزل "انزل نے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔"

بہت ہی پیارا نام ہے یہ تو "اب کی بار بولنے والی نمرہ تھی۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جزاک اللہ "انزل نے دھیمے لہجے میں کہا۔"

کیا اب ہم آپ کو دیکھ سکتے ہیں؟ "نریم نے چمکتے ہوئے کہا۔ تب ہی انزل نے "اپنا گھونگھٹ اٹھایا تھا، سب کی منتظر نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ روحان نے تو اب تک خود بھی نہیں دیکھا تھا کہ وہ کیسی ہے؟

بہت پیاری ہیں آپ "شفق نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ باقی سب تو بس اب "شفق کو دیکھ رہے تھے آخر اس نے فارمل ہو کر تعریف کی یا وہ واقعی اسکی آنکھوں کو بھاگئی تھی۔

انزل بہت زیادہ خوبصورت نہیں تھی، اسکی رنگت سانولی ہی تھی اور بال کمر سے کچھ نیچے آتے تھے، دیکھنے والا اسے ایک نظر دیکھتا تو شاید دوبارہ دیکھنے میں دلچسپی نہ لیتا لیکن کچھ بہت خاص تھا اس میں، ہاں اسکی آنکھیں، اس کی آنکھیں بہت بڑی بڑی تھیں، جن میں اس نے کاجل لگا رکھا تھا اور اسکی آنکھوں کا رنگ بھی عام نہیں تھا بلکہ اسکی آنکھیں گرے کلر کی تھیں جو اسے خوبصورت بناتی تھیں، اسکی نقوش بہت خوبصورت تھے لیکن بس رنگ کی وجہ سے تھوڑے دب گئے تھے، ہاں لیکن اک چیز تھی جو اس سب پر حاوی تھی اور وہ تھا اس کا دل۔

ہاں بیٹا بہت پیاری ہو آپ "مسز احمد نے مسکرا کر کہا اور پھر سب بڑوں نے "اس کے سر پر دست شفقت رکھا تھا اور پھرینگ جنریشن کے ساتھ ہی وہ وہاں سے نکل گئی، اب سب بڑے اور یوسف اور روحان وہاں موجود تھے۔ روحان نے

نخوشی سب کے سامنے انزل کو ہمسفر کے روپ میں قبول کیا تھا اور پھر سب بڑوں میں یہ بات طے پائی کہ نمرہ کی بارات پر ہی روحان اور انزل کا ولیمہ کر دیا جائے۔



اجیہ کو لیٹے ہوئے زیادہ وقت نہیں ہوا تھا جب یوسف دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا تھا۔ وہ جانتا تھا اجیہ جاگ رہی ہے لیکن اسے دیکھ کر سوتی بن گئی تھی۔

میں شہر جا رہا ہوں واپس "یوسف نے بغیر اسے مخاطب کئے بلند آواز سے" کہا۔ دوسری جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔

اور اب ایک مہینے بعد ہی لوٹوں گا "یوسف نے مزید بات آگے بڑھائی تھی۔"

اگر تم چاہو گی تو جلدی آجاؤں گا "یوسف وقفے وقفے سے کہہ رہا تھا کہ شاید اجیہ اب کچھ بولے گی لیکن اجیہ اپنی جگہ سے اُس سے مس نہ ہوئی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے جا رہا ہوں میں خیال رکھنا اپنا "اتنا کہہ کر یوسف دروازے کی" جانب بڑھ گیا اور دروازہ کھول کر دوبارہ بند کر دیا، دروازہ بند ہونے کی آواز سن کر اجیہ نے پٹ سے آنکھیں کھولیں تھیں اور پھر سامنے کھڑے یوسف کو دیکھ کر فوراً سر جھکا گئی، اسے لگا تھا یوسف چلا گیا اور یوسف بھی جانتا تھا کہ اجیہ کو کیسے جگانا ہے، اسکی اس حرکت پر یوسف مسکرایا تھا۔

مسئلہ کیا ہے ہاں تمہارا "اسکے مسکرانے پر اجیہ کو تو جیسے آگ لگی تھی وہ کمفرٹر" سائیڈ پر کرتی غصے سے چلتی اسکے پاس آئی تھی اور اب اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے غصے سے پوچھ رہی تھی۔

visit for more novels:

[www.urduromelbank.com](http://www.urduromelbank.com)

اتنے پیار سے تو نہ پوچھو "یوسف نے مسکرا کر کہا اور اب اجیہ کو اس پر مزید غصہ ا رہا تھا۔

پیار ہا ہا ہا ہا ہا "اجیہ نے قہقہہ لگاتے ہوئے اسکا مذاق اڑایا تھا۔"

یوسف راؤ تم بھی پیار کا مطلب جانتے ہو؟ "اجیہ نے مضحکہ خیز لہجے میں کہا۔"



## URDU NOVEL BANK

نہیں میں اس لفظ سے آشنا تو نہیں لیکن تم اگر میری اور اسکی شناسائی کروادو"  
تو شاید ہماری بن جائے "یوسف نے نا سمجھ بنتے ہوئے کہا۔

تم یہ سب کر کے میری روح پر لگے زخموں کا مداوا نہیں کر سکتے یوسف راؤ، میں"  
تم سے نفرت کرتی ہوں سمجھے تم "اجیہ نے اسے اپنے قریب آتے دیکھ کر  
سٹپتاتے ہوئے کہا۔

تم مجھ سے نفرت نہیں کر سکتی "یوسف نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اسکے"  
ہاتھ پکڑا تھا۔

visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com  
چھوڑ دو میرا ہاتھ گھٹیا انسان "اجیہ تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے ہوئے چلائی تھی"  
اور زور سے اپنا ہاتھ یوسف کے ہاتھ سے چھڑوایا تھا۔

اب اتنا بھی گھٹیا نہیں ہوں اجیہ "یوسف نے نرم لہجے میں کہا۔"

تم بہت زیادہ گھٹیا ہو "اجیہ پھر سے چلائی تھی۔"

جیسا بھی ہوں، ہوں تو تمہارا نا "یوسف نے بات سنبھالنا چاہی۔"

## URDU NOVEL BANK

ہاہاہا یوسف راؤ! کل تک تم میرے کردار کو مشکوک بنائے بیٹھے تھے اور آج تم "خود کو میرا کہہ رہے ہو؟ بڑی ہی مضحکہ خیز بات ہے" اجیہ نے اسکا مذاق اڑایا تھا۔ مجھے معاف کر "یوسف ابھی کہہ ہی رہا تھا جب اجیہ ترخ کر بولی تھی۔"

خاموش! یہ شرمندہ ہونے کا ڈھونگ میرے سامنے مت رچانا مسٹر یوسف، بہتر یہ "ہی کہ تم میری نظروں کے سامنے سے چلے جاؤ، اقرباب کبھی لوٹ کر مت آنا دفع ہو جاؤ یہاں سے" اجیہ بغیر کوئی لحاظ کیے زور زور سے چلا رہی تھی۔،

"اجیہ یہ کیا کہہ رہی ہو تم؟"

visit for more novels:

صحیح کہہ رہی ہوں میں، میں دنیا میں جس سے سب سے زیادہ نفرت کرتی ہوں وہ "تم ہو، تم نے میری زندگی برباد کر دی اور میری بد قسمتی تو یہ ہیکہ میں چاہ کر بھی یہاں سے جا نہیں سکتی لیکن یاد رکھنا یوسف اک دن میں چلی جاؤں گی" اجیہ نے لہجے میں کیا کچھ نہ تھا اذیت، افسوس، حسرت۔

ایسی باتیں مت کرو اجیہ "یوسف نے اسے خاموش کروانا چاہا۔"

## URDU NOVEL BANK

میری ذات کی دھجیاں اڑا کر، میری روح کو زخمی کر کے تم چاہتے ہو کہ میں "چلاؤں بھی نہ؟" اجیہ نے ترخ کر سوال کیا تھا۔

میں شرمندہ ہوں اجیہ "یوسف نے سر جھکایا تھا۔"

کیا تمہارے شرمندہ ہونے سے سب ٹھیک ہو جائے گا؟ "اجیہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

نہیں لیکن میں پوری کوشش کروں گا، سب کا مداوا کرنے کا "یوسف نے پیار سے کہا لیکن اس وقت اجیہ کو اسکی محبت کہاں نظر آرہی تھی۔

visit for more novels:

واہ یوسف واہ! تمہیں لگتا ہے ایسا ممکن ہے؟ "اجیہ نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا۔

ہاں ناممکن تو کچھ بھی نہیں "یوسف نے پر عزم لہجے میں کہا۔"

تو پھر کر کو کوشش تم لیکن دیکھنا میں تم سے اتنی نفرت کروں گی کہ تمہاری "محبت کی کوئی وقعت نہیں رہے گی" اجیہ نے اپنے گال پر پھسلا آنسو صاف

## URDU NOVEL BANK

کرتے ہوئے کہا اور پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گئی یوسف کی نظروں نے دور تک اسکا تعاقب کیا تھا

کا مداوا کرنے کا "یوسف نے پیار سے کہا لیکن اس وقت اجیہ کو اسکی محبت " کہاں نظر آرہی تھی۔

واہ یوسف واہ ! تمہیں لگتا ہے ایسا ممکن ہے ؟ "اجیہ نے اس کی آنکھوں میں " آنکھیں ڈال کر پوچھا۔

ہاں ناممکن تو کچھ بھی نہیں "یوسف نے پر عزم لہجے میں کہا۔"

visit for more novels:

تو پھر کر کو کوشش تم لیکن دیکھنا میں تم سے اتنی نفرت کروں گی کہ تمہاری "

محبت کی کوئی وقعت نہیں رہے گی "اجیہ نے اپنے گال پر پھسلا آنسو صاف

کرتے ہوئے کہا اور پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گئی یوسف کی نظروں نے دور تک اسکا تعاقب کیا تھا۔

## URDU NOVEL BANK



ہر طرف رات کے سناٹے پھیل چکے تھے، کائنات کی ہر شے کو اندھیروں نے ڈھانپا ہوا تھا، ہر جانب خاموشی ہی خاموشی تھی، روحان بے چینی سے لان میں ٹہل رہا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کرے تو کیا کرے؟ آخر اسکی زندگی اک ہی دن میں پل بھر میں کیا سے کیا ہو گئی تھی، وہ یہی سوچ رہا تھا کہ آخر وہ کیسا ری ایکٹ کرے؟ کیا اسے خوش ہو جانا چاہیے؟ اسی کشمکش میں مبتلا ٹہل لگاتے ہوئے اسے علم ہی نہیں ہوا کہ کافی رات ہو چکی ہے تب اپنے پیچھے کسی کی آہٹ سن کر اس نے چونک کر مڑ کر پیچھے دیکھا تھا۔

ارے بھابھی آپ؟ "روحان نے خود نارمل کرتے ہوئے کہا۔"

## URDU NOVEL BANK

جی میں، لیکن یہ بتاؤ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" اجیہ نے ابرو اچکاتے ہوئے "پوچھا۔

بھابھی کچھ نہیں بس جا ہی رہا تھا "نارمل لہجے میں جواب دیا گیا تھا۔"

جا تو تم رہے تھے لیکن یہ چہرے پر بارہ کیوں بچے ہوئے ہیں؟" اجیہ چہرے "پڑھنے کا ہنر تو جانتی تھی اور جو کچھ آج ہوا اس سب سے آسانی سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ روحان اس وقت کس کشمکش میں ہے۔"

بھابھی آپ تو سب جانتی ہیں نایوں اچانک یہ سب ایکسیپٹ کرنا بہت مشکل "ہو رہا ہے، میں اب تک یقین نہیں کر پا رہا کہ اک لڑکی جسے میں نے دیکھا نہیں تھا کبھی اور یوں اچانک اک ہی دن میں اسے میرے نام کے ساتھ جوڑ دیا

## URDU NOVEL BANK

گیا، میں اسی کشمکش میں ہوں میں کیا کروں؟" روحان نے اپنی پریشانی بتائی تھی اور اس وقت تو ویسے بھی اسے کسی ایسے انسان کی ضرورت تھی جو اسے سنتا اور اک اچھا مشورہ دیتا۔

روحان بعض دفعہ ہماری زندگی میں ایسا کچھ بھی ہو جاتا ہے جو ہم نے گمان تک "نہیں کیا ہوتا لیکن جو ہونا ہوتا ہے وہ تو ہو کر رہتا ہے لیکن مزے کی بات پتا ہے کیا ہے؟" اجیہ کے چہرے پر کچھ کرب کے آثار تھے، اسکے ساتھ بھی تو یہی ہوا تھا جب وہ کئی ارمان لئے یوسف کی زندگی میں داخل ہوئی تھی اور یوسف نے بے اعتباری کا کیا زوردار طمانچہ اس کے منہ پر مارا تھا جسکی اذیت آج بھی تھی۔

کیا؟" روحان نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔"

## URDU NOVEL BANK

مزے کی بات یہ ہے کہ یہ زندگی اس وقت کسی لاڈلے ساتھی کی طرح بن جاتی ہے جو ہم سے ضد کر کے ہر بات منوالیتا ہے اسی طرح زندگی میں بھی جب کچھ ایسا ہو جائے جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ ہو تو یہ زندگی بھی ہمارے لئے کوئی آپشن نہیں چھوڑتی سوائے اس کے کہ جو کچھ ہو رہا ہے اسے کھلے دل سے ایکسیپٹ کر لیا جائے ہمارے پاس کوئی راہ فرار نہیں ہوتی تب "اجیہ نے نرمی سے اسے سمجھایا تھا۔"

یعنی مجھے اس سب کو ایکسیپٹ کر لینا چاہیے بھابھی؟ "روحان نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

بلکل! اس کے سوا زندگی نے کوئی آپشن نہیں چھوڑا روحان "اجیہ نے دانشمندی سے اسے سمجھایا۔"



بھا بھی لیکن کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہوتا جسکا حل نہ ہو "روحان چاہ کر بھی سب" قبول نہیں کر پارہا تھا۔

کیا تم اس لڑکی کو چھوڑنا چاہتے ہو؟ کیا تم اتنے ظالم ہو روحان کہ اسے ان درندہ " صفت لوگوں میں واپس بھیج دو گے؟ روحان انزل کل تک ان لوگوں کے گھر کی عزت تھی لیکن آج وہ تمہاری عزت ہے، کل اس کے ہر معاملے کے ذمے دار وہ لوگ تھے اور آج اگر اس کے ساتھ کچھ بھی غلط ہوتا ہے یا تم کوئی زیادتی کرتے ہو تو اسکے ذمے دار تم ہو گے روحان "اجبیہ نے اس پر ہر پہلو واضح کرنا چاہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

بھابھی ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ "روحان اجیہ کی بات سے مستفوق ہوا تھا ہاں وہ" لڑکی اب اسکی عزت تھی اور بھلا کوئی انسان اپنی عزت کے ساتھ برا کیوں کرے گا؟۔

تو پھر جاؤ انزل تمہارا انتظار کر رہی ہوگی اسے بتاؤ کہ اس اجنبی دنیا میں کوئی اس کا اپنا ہے اور وہ تم ہو روحان "اجیہ دھیمے سے مسکرائی تھی۔

visit for more novels:

لیکن بھابھی "روحان کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن کہہ نہیں پارہا تھا۔"

روحان اک بات بتاؤ؟ "اجیہ نے سوالیہ انداز سے کہا۔"

جی؟ "روحان نے فرمانبرداری سے جواب دیا۔"

تمہیں کیا لگتا ہے یہ سب تمہارے لئے مشکل ہے صرف؟ نہیں! روحان یہ سب "انزل کے لئے زیادہ مشکل ہے، اک لڑکی سب کچھ چھوڑ کر جب شوہر کے گھر آتی ہے تو وہ صرف اپنے شوہر کے لئے ہی آتی ہے، وہ سسرال میں موجود تمام لوگوں سے امید نہیں لگاتی لیکن وہ اپنے شوہر سے کچھ امیدیں ضرور وابستہ کر لیتی ہے اور کیوں نہ کرے؟ سب لوگوں میں اس وقت وہی تو اسے اپنا محسوس ہوتا ہے، اگر تم بھی ایسے اجنبی بن جاؤ گے تو پھر کیسے چلے گا؟" اجیہ اک اک لفظ نرمی سے سمجھا رہی تھی وہ کہتے ہیں نا کچھ لوگ اس قدر اچھے ہوتے ہیں کہ جن خاردار راستوں سے گزر کر انکے پاؤں زخمی ہوتے ہیں وہ اپنے تعاقب میں آنے والے لوگوں کے لئے ان کانٹوں کو ہٹا دیتے ہیں پھر چاہے ان کے اپنے ہاتھ کیوں نہ زخمی ہو جائیں۔

## URDU NOVEL BANK

جی بھابھی "روحان نے مختصراً جواب دیا تھا کیونکہ ذہن میں تو اب بھی انزل کو" لے کر کئی سوال تھے۔

جی سے کچھ نہیں ہوگا اب جاؤ اپنے کمرے میں اور زندگی کے اگلے مرحلے اچھے " سے انجوائے کرو " اجیہ نے مسکراتے ہوئے کہا روحان بھی اجیہ کی بات پر اثبات میں سر ہلاتا مسکراتا ہوا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا اجیہ کی نظروں نے دور تک اسکا تعاقب کیا تھا، اجیہ کے لبوں پر اک کریناک مسکراہٹ ابھری تھی اور پھر اپنے ذہن کو جھٹکتے بھاری قدموں سے چلتے ہوئے وہ بھی گھر کی اندرونی جانب بڑھ گئی۔



## URDU NOVEL BANK

روحان کمرے کا دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا تھا، پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا روحان نے تو کبھی اپنے کمرے میں اندھیرا نہیں ہونے دیا تھا کیونکہ اسے لائٹ جلا کر سونے کی عادت تھی وہ احتیاط سے قدم اٹھاتا سوچ بورڈ تک پہنچا تھا جب یکدم کسی کی زوردار آواز پر وہ ڈرا تھا۔

بھائی! "انزل نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا اور اب اسکے ڈرنے پر لائٹ آن کر کے " وہ ہنس ہنس کر دوہری ہو رہی تھی جبکہ روحان نے ساکت کھڑا اسے دیکھ رہا تھا ابھی اسے آئے ہوئے وقت ہی کتنا ہوا تھا کہ وہ یوں اس طرح اس سے مذاق کرتی۔

یہ آپ کیا کر رہی ہیں؟ "روحان نے سنجیدگی سے پوچھا۔"

## URDU NOVEL BANK

کچھ نہیں مذاق کیا ہے آپ کے ساتھ "انزل نے ہلکے پھلکے انداز میں جواب " دیا، اس وقت وہ روحان سے ایسے بات کر رہی تھی جیسے صدیوں سے جانتی ہو۔

آپ ایسی ہی ہیں؟ "روحان بے ساختہ طور پر پوچھ بیٹھا تھا۔"

پتا نہیں، جیسی بھی ہوں آپ کی ہوں "روحان کو تو اب کی بار زبردست جھٹکا لگا" تھا۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

اور ایسا کس نے کہا؟ "روحان اب نارمل ہو چکا تھا، جب وہ اک لڑکی ہو کر اتنا" ریلیکس اور فرینک ہو سکتی تھی تو وہ کیوں نہیں؟۔

## URDU NOVEL BANK

آپ نے ہی تو قبول کیا ہمیں سب کے سامنے "انزل نے روایتی دہنوں کی طرح"  
ذرا شرماتے ہوئے کہا اور اس کے اس انداز پر روحان مسکرایا تھا۔

وہ آپ جانتی ہیں کہ یہ سب کن حالات میں ہوا "روحان نے اپنی مسکراہٹ"  
دباتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

میں نہیں جانتی وہ سب کن حالات میں ہوا لیکن اب میرا نام آپ کے نام کے "  
ساتھ جڑ چکا ہے اور اب میں آپ کی ہی ہوں صرف "انزل نے دھیمے لہجے میں کہا  
روحان تو بس دیکھ رہا تھا وہ لڑکی کیسے اپنا آپ اس کے حوالے کر چکی تھی اور وہ  
خوش تھی اور وہ کیسے اس لڑکی کی خوشی خراب کر سکتا تھا؟

## URDU NOVEL BANK

آپ نے اتنی آسانی سے کیسے قبول کر لیا سب؟ "روحان نے سوالیہ انداز سے"  
دیکھتے ہوئے پوچھا۔

میں نہیں جانتی روحان کہ آپ کے لئے یہ سب قبول کرنا کتنا مشکل ہے لیکن "  
میرے لئے اس جہنم سے نکل کر یہاں آنا خوش قسمتی ہے اور میں کیوں نہ خوش  
ہوں اللہ نے مجھے آپ جیسے لوگوں سے ملوایا سب کتنے اچھے ہیں، ہاں مجھے ڈر لگا تھا  
کہ جانے آپ لوگ کیسے ہونگے؟ اور آپ لوگ میرے ساتھ کیسا سلوک کریں  
گے؟ لیکن سب سے ملکر میرا ہر ڈر دور ہو گیا آپ لوگ بہت اچھے ہیں "انزل کی  
آنکھیں اب باقاعدہ نم تھیں۔۔

کیا آپ پورے دل سے سب قبول کرنا چاہتی ہیں؟ میں کبھی بھی زبردستی کے "  
رشتوں کا قائل نہیں رہا انزل اگر آپ واقعی اس رشتے کو نبھانا چاہتی ہیں تو میں



## URDU NOVEL BANK

پوری کوشش کروں گا کہ اس رشتے کو پوری ایمانداری سے نبھاؤں "روحان نے کہتے ہوئے بغور اسکے چہرے کا جائزہ لیا تھا۔

میں بھی پوری ایمانداری سے اس رشتے کو نبھانا چاہتی ہوں روحان "انزل نے" نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔

تو پھر آؤ میرا ہاتھ تھامو انزل ہم ملکر اس رشتے کو نبھانے کا عہد کرتے "ہیں "روحان نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا جسے انزل نے بنا دیر کئے تھام لیا آج اسے واقعی محسوس ہوا تھا کہ اس نے کسی مضبوط سہارے کو تھاما ہے جو اسے کبھی گرنے نہیں دے گا۔

تھینک یو روحان "انزل نے روحان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔"

آپ نے کچھ کھایا؟" روحان کو فوری اسکے کھانے کا خیال آیا تھا۔"

یہ کیا آپ آپ لگا رکھا ہے آپ نے؟" انزل نے دونوں ہاتھ اپنی کمرے پر "ٹکاتے ہوئے مصنوعی غصے سے کہا۔

وہ۔۔ آپ "اس سے پہلے کہ روحان آگے کچھ کہتا انزل نے فوری اسکے منہ پر "ہاتھ رکھا تھا اور اگلے ہی لمحے اپنی بے ساختہ طور پر کی گئی حرکت پر جھینپی تھی۔

تم کہیں "ابرو اچکا کر دیکھتے ہوئے حکم دیا گیا تھا۔"

## URDU NOVEL BANK

او کے تم نے کھانا کھایا؟" روحان باقاعدہ معنی خیزی سے مسکرا رہا تھا اور انزل اس کی مسکراہٹ کی وجہ سے پزل ہو رہی تھی۔

نہیں چلیں جلدی سے آرڈر کر دیں کچھ مزے کا "انزل نے باقاعدہ چسکا لے کر" کہا۔

نہیں آرڈر کیوں؟ تم میری بیوی ہونا جاؤ کھانا بنا کر لاؤ "روحان نے مصنوعی"   
 visit for more novels:   
 www.urduromanovelbank.com   
 سنجیگی سے کہا۔

میں کھانا کیسے بناؤں گی؟ میرے ہاتھ خراب ہو جائیں گے اور آپ کیا چاہتے ہیں"   
 سب کہیں کہ دلہن کے ہاتھ بد صورت ہیں؟ "انزل دوبارہ اپنا ڈرامہ اسٹارٹ کر چکی تھی۔

تو کیا تم اپنے شوہر کو بھوکا ماردوگی ہاتھوں کے چکر میں؟ "روحان نے سوالیہ" انداز سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

نہیں میں بھلا ایسا کیسے کر سکتی ہوں، ٹھیک ہے آپکی یہی ضد ہے تو بنا کر" لاتی ہوں آپکے کے لئے کھانا اگر کسی نے پوچھا تو بتادوں گی آپ نے مجھے زبردستی کھانا بنانے کا کہا ہے "انزل نے مخفی طور پر اسے دھمکانا چاہا، اسکی بات پر روحان

visit for more novels:  
www.urduromelbank.com ذرا سا مسکرایا تھا۔

اوہ! میں تو ڈر گیا بیگم کی دھمکیوں سے "روحان نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی تھی اور" تب ہی انزل نے کچھ فاصلے پر پڑے صوفے پر رکھا کشن اٹھا کر روحان کو مارا تھا جسے وہ مہارت سے کچ کر چکا تھا، کھڑکی سے جھانکتا چاند ان دونوں کو ہنستے دیکھ کر

## URDU NOVEL BANK

مسکرایا تھا اور پھر لگے ہی لمحے بادلوں کے سائے میں چھپ گیا، کبھی کبھی تو ایسا اتفاق ہوا کرتا ہے جب دو اک مزاج رکھنے والی روحیں اک رشتے میں بندھ جاتی ہیں اور روحان اور انزل بھی تو کافی حد تک اک دوسرے سے ملتے تھے اور اب زندگی کے لگے پڑاؤ میں قدم رکھ چکے تھے جانے قسمت ان پر مزید مہربان ہونے والی تھی یا کئی مشکلیں ہاتھ پھیلائے ان کا استقبال کر رہی تھیں؟ یہ تو وقت ہی بتانے والا تھا۔



www.urdu-novel-bank.com

اجیہ جیسے ہی سوکر اٹھی یوسف کمرے میں نہیں تھا شاید وہ اس کے اٹھنے سے پہلے ہی جاچکا تھا، اک لمحے کے لئے اجیہ نے سوچا ضرور تھا کہ جانے صبح صبح کہاں چلا گیا لیکن پھر لگے ہی لمحے اس خیال کو جھٹک کر واشروم کی جانب بڑھ گئی اور پھر اچھے تیار ہو کر کمرے سے باہر آگئی۔

Vist For More Novels : [www.urdu-novel-bank.com](http://www.urdu-novel-bank.com)

سب ڈائننگ ٹیبل کے گر رکھی کرسیوں پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب اجیہ نے بلند آواز سے سلام کیا تھا اور پھر اک خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔

بیٹا یوسف کہاں ہے؟ "مسز سیف بخاری کی جانب سے سوال کیا گیا تھا۔"

پتا نہیں ماما، میرے جاگنے سے پہلے ہی وہ جاچکے تھے "اجیہ نے دھیمے لہجے میں "جواب دیا۔

بھابھی بھائی شہر چلے گئے ہیں اور اب مہینے بعد ہی لوٹیں گے "روحان کے "بتانے پر اجیہ نے دل ہی دل میں یوسف سے شکوہ کیا تھا کہ وہ اسے بتا کر کیوں نہیں گیا اسکی بات پر صرف اس نے اثبات پر سر ہلایا تھا۔

چلو جی بھائی تو چلے گئے، بھابھی آج ہم شاپنگ پر جا رہے ہیں چل رہی ہیں نا"  
آپ؟" سوال نریم کی جانب سے کیا گیا تھا۔

ہاں ہاں کیوں نہیں "اجیہ نے فوری حامی بھری تھی کیونکہ اب شادی کی"  
تیا ریاں شروع ہو چکی تھیں اک مہینے بعد کی ڈیٹ فلکس کی گئی تھی، نمرہ کی بارات  
والے دن انزل اور روحان کا ولیمہ رکھا گیا تھا۔ سب اب شادی کے فنکشنز کے لئے  
visit for more novels:  
www.urdu novel bank.com بہت زیادہ ایکسائٹڈ تھے۔

بھابھی آپ بھی چلیں گی؟" نریم نے اب کی بار انزل سے پوچھا تھا جو بس "  
خاموش بیٹھی انکی گفتگو سن رہی تھی بظاہر تو وہ وہاں موجود تھی لیکن اس کا دماغ  
کہیں اور ہی گم تھا۔

انزل "اسے مسلسل کہیں گم پا کر روحان نے اسے پکارا تھا اسکی پکار پر انزل " چونکی تھی۔

ہ۔۔۔ ہاں؟ "اس نے سوالیہ نظروں سے روحان کو دیکھا تھا۔"

نریم کچھ پوچھ رہی ہے "روحان نے اسے حال میں ہونے والی گفتگو سے آگاہ کیا" تھا۔

ہاں بولو نا؟ "انزل اب پوری توجہ سے نریم کی طرف متوجہ تھی۔"



## URDU NOVEL BANK

ہم سب شاپنگ پر جا رہے ہیں آپ چلیں گی؟" نریم نے اپنا سوال دہرایا تھا۔

نہیں میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے "انزل نے صاف انکار کیا تھا جبکہ "اسکی بات کے جواب پر روحان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا کچھ دیر پہلے تو وہ بالکل ٹھیک تھی اور اب یوں اچانک کیا ہوا اسے؟

کیا ہوا بیٹا؟" مسز بخاری نے فکر مندی سے پوچھا تھا باقی سب بھی سوالیہ نظروں "سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

کچھ نہیں آنٹی بس سر میں درد ہے ہلکا سا "انزل نے مصنوعی مسکراہٹ لبوں "پر سجاتے ہوئے جواب دیا۔

## URDU NOVEL BANK

بیٹا اگر زیادہ طبیعت خراب ہے تو تم ڈاکٹر کے پاس چلی جاؤ "سیف بخاری نے" شفقت سے کہا۔

ہاں انزل اگر تم ٹھیک نہیں ہو تو آؤ ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں "اب کی بار بولنے" والی اجیہ تھی۔

میں چلی جاؤں گی روحان کے ساتھ "یکدم انزل کا لہجہ بدلا تھا، کیسا روکھا سا اجنبی" سا لہجہ تھا، اس بات کو سب نے ہی محسوس کیا تھا اور اب سب انزل کو دیکھ رہے تھے، انزل کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا تب ہی فوری مسکرا کر اس نے اجیہ ہی جانب دیکھا تھا جو حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

بھابھی میرا مطلب تھا آپ کیوں تکلیف اٹھائیں گی میں چلی جاؤں گی روحان" کے ساتھ "اب کی بار انزل نے میٹھے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اجیہ کو اسکا لہجہ اور مسکراہٹ عجیب تو لگی تھی لیکن وہ صرف مسکرا گئی۔

روحان تم ناشتے کے بعد انزل کو ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ "مسز بخاری نے روحان" کو تاکید کی تھی اور پھر سب اپنے ناشتے میں مصروف ہو گئے کچھ ہی دیر بعد اک اک کر کے سب ناشتہ کر کے وہاں سے چلے گئے۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)



روحان اور انزل اب تک واپس نہیں آئے تھے، اجیہ نریم، شفق اور نمرہ جو کافی دیر سے ان دونوں کا ویٹ کر رہی تھیں اب مایوس ہو کر صوفے پر بیٹھ چکی تھیں

## URDU NOVEL BANK

جب بیرونی دروازے سے روحان اور انزل ہاتھ میں شاپنگ بیگز لئے اندر داخل ہوئے تھے۔

روحان اتنا ٹائم کہاں لگا دیا؟ ہم کب سے تمہارا ویٹ کر رہے تھے تمہیں پتا تھا نا" کہ تم ہمارے ساتھ شاپنگ پر چل رہے تھے؟" اجیہ نے خفگی سے کہا۔

ہاں بھابھی یاد تھا لیکن انزل نے کہا کہ اسے کچھ چیزیں لینی ہیں تو ہم وہیں" سے مال چلے گئے" روحان نے تمام تفصیلات سے آگاہ کیا تھا۔

چیزیں ہمارے ساتھ بھی جا کر لی جاسکتی تھیں" اب کی بار بولنے والی نریم تھی۔"

## URDU NOVEL BANK

تم لوگ کوئی بچے نہیں ہو خود جاسکتے ہو" انزل نے بے رخی سے کہا تھا۔"

ہاں نریم ہم خود جاسکتے ہیں" اس سے پہلے کوئی کچھ کہتا نمرہ نے دو ٹوک جواب " دیا تھا۔

ہاں ان میڈم کا دماغ تو ویسے بھی ساتویں آسمان پر ہے "نمرہ کا دو ٹوک انداز" انزل کو آگ لگا گیا۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

انزل تم یہ کیسے بات کر رہی ہو؟" روحان نے انزل کو ٹوکا تھا۔"

## URDU NOVEL BANK

میں ٹھیک ہی کہہ رہی ہوں روحان، اگر میں آپکے ساتھ شاپنگ پر چلی گئی تو ان لوگوں نے تو ایشو ہی بنا لیا، آپ میرے شوہر ہیں اس میں کیا غلط بات ہے؟" انزل نے فوری اپنا لہجہ نرم کیا تھا اور بالکل بے قصور بن گئی۔

مسئلہ یہ نہیں ہے بھابھی کہ آپ روحان کے ساتھ شاپنگ پر گئیں، ہم بس یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم جارہے تھے تو آپ بھی ہمارے ساتھ چلتیں، ہمیں اچھا لگتا "شفق نے فضا کو بوجھل ہوتے دیکھ کر کچھ بوجھ ہلکا کرنا چاہا۔

visit for more novels:

[www.urduromelbank.com](http://www.urduromelbank.com)

پیاری شفق! تو پہلے کونسا تم لوگ میرے ساتھ جاتے تھے جو اب برا لگے گا تم" لوگوں کو "انزل نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا جبکہ لہجہ زہریلا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

جی بھابھی آپ آرام کریں آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے "شفق نے بات کو" ختم کرنا چاہا جبکہ روحان نے اجیہ کی طرف دیکھا تھا جو خاموش تھی وہ جانتا تھا کہ اجیہ کے دل میں خفگی ہے لیکن فلوقت اس نے خاموش رہنا بہتر سمجھا کیونکہ اس وقت وہ انزل کے جس روپ سے واقف ہوا تھا اس کے لحاظ سے خاموشی ہی بہتر لگی تھی۔

چلو انزل کمرے میں "اس سے پہلے انزل پھر کچھ کہتی روحان نے اس کا ہاتھ" پکڑا تھا اور اسے لئے کمرے کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ چاروں تو بس اب انزل کا رویہ دیکھ کر ہی ساکت رہ گئیں۔

کوئی بات نہیں، ہم چلتے ہیں شاپنگ پر "اجیہ نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا۔"

## URDU NOVEL BANK

لیکن بھابھی ڈرائیور تو نہیں ہے گھر پر اور روحان مجھے نہیں لگتا اب آنے والا ہے "نریم نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

یہ رہا ڈرائیور "اجیہ نے اپنی جانب اشارہ کیا تھا۔"

کیا ایا؟ "تینوں نے اک آواز سے کہا تھا۔ ایسا نہیں تھا کہ انہوں نے کبھی کسی لڑکی کو ڈرائیونگ کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا بس انہیں یہ علم نہیں تھا کہ اجیہ کو بھی ڈرائیونگ آتی ہے۔

visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

جی چلو گرلز فالو می "اجیہ انکے انداز پر کھلکھلا کر ہنسی تھی اور کسی لیڈر کی مانند آگے چلتے ہوئے انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا تھا۔



## URDU NOVEL BANK

واہ بھابھی ہمیں علم نہیں تھا کہ آپ اتنی اچھی ڈرائیونگ کرتی ہیں "نریم نے"  
خوش ہوتے ہوئے کہا اجیہ بہت اچھے سے ڈرائیو کر رہی تھی۔

ہاں نا اب تو ہمیں کہیں جانے میں پریشانی نہیں ہوگی "نمرہ نے بھی اس خوشی"  
میں اپنا حصہ ڈالا تھا۔

آخر ہمارے پاس ہماری پیاری بھابھی کو آگئیں "شفق نے محبت سے اجیہ کی"  
جانب دیکھا تھا۔  
visit for more novels:  
www.urduromelbank.com

یوسف بھائی کی پسند شروع سے ہی ایسی تھی کسی کو اس پر اعتراض ہو ہی"  
نہیں سکتا تھا "نریم نے ہنستے ہوئے کہا اب ان سب کو یوسف کا ٹاپک مل چکا  
تھا اور وہ یوسف کو لے کر اجیہ کو چھیڑ رہی تھیں تب ہی اجیہ نے مسکرا کر

## URDU NOVEL BANK

اپنے برابر بیٹھی شفق کی جانب دیکھا تھا اور اسی چوک نے انہیں دوبارہ کچھ کہنے کا موقع ہی نہ دیا، سامنے سے آتی گاڑی کو اجیہ نہیں دیکھ پائی تھی اور لگے ہی لمحے انکی گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور انکی اک زوردار چیخ بلند ہوئی تھی۔

بھابھی "نریم زور سے چلائی تھی، نمرہ تو بس ساکت تھی ان دونوں کو بالکل چوٹ" نہیں آئی تھی جبکہ اجیہ کا سر زور سے اسٹیئرنگ پر لگا تھا جس کی وجہ سے اب اسکے سر سے خون بہہ رہا تھا لوگ جمع ہونے لگے تھے، ایبولینس کے لئے کال کر دی گئی تھی کچھ ہی لمحوں میں ایبولینس کی آواز اجیہ کے کانوں میں گونجی تھی اور پھر لگے ہی لمحے وہ دنیا و مافیہا سے بیگانہ ہو چکی تھی۔ شفق کو زیادہ چوٹ نہیں آئی تھی لیکن وہ بیہوش تھی۔ لوگوں کے ساتھ ملکر انہیں فوری ہاسپٹل پہنچایا گیا تھا، نریم اور نمرہ تو مسلسل رو رہی تھیں انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کریں۔

## URDU NOVEL BANK

نمو گھر پر کال کرو "نریم نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔"

مجھے نمبر ہی یاد نہیں آ رہا نریم "نمرہ نے بے بسی سے کہا، حادثے کے سبب اسکا دماغ اس وقت بالکل بھی کام نہیں کر رہا تھا۔

نمرہ پلیز خود کو تھوڑا سنبھالو نا دیکھو اب ہمیں ہی گھر پر انفارم کرنا پڑے گا "نریم" اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کر رہی تھی اس نے اسے پانی پلایا تھا اور پھر کچھ دیر بعد اس نے خود کو تھوڑا سنبھالا تھا گھر پر فون کر دیا گیا تھا اب وہ لوگ آنے ہی والے ہی تھی نریم اور نمرہ اک دوسرے کا ہاتھ پکڑے آئی سی یو کے باہر بیٹھیں اب گھر والوں کا انتظار کر رہی تھیں۔

## URDU NOVEL BANK

ان دونوں کی منتظر نظریں بار بار کوریڈور کی جانب اٹھ رہی تھیں تب ہی کچھ دیر میں احمد اور ادریس صاحب روحان کے ساتھ سامنے سے آتے نظر آئے تھے، نمرہ اور نریم بھاگ کر انکی جانب بڑھی تھیں اور احمد اور ادریس صاحب کے گلے جا لگی تھیں۔

بابا! وہ بھابھی اور شفق "اتنا کہہ کر نریم بچکیوں سے رونے لگی تھی۔"

visit for more novels:

حوصلہ رکھو بیٹا، کچھ نہیں ہوگا ان شاء اللہ اجیہ اور شفق کو "احمد صاحب نے اسے" تسلی دی تھی۔ اتنے میں ڈاکٹر صاحب آئی سی یو سے باہر نکلے تھے انہیں نکلتے دیکھ کر روحان ادریس صاحب اور احمد صاحب جلدی سے انکی جانب بڑھے تھے۔

ڈاکٹر صاحب بچیاں ٹھیک تو ہیں؟ "ادریس صاحب نے فکر مندی سے پوچھا۔"

آپ پیشنٹس کے کیا لگتے ہیں؟ "ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں پوچھا۔"

ڈاکٹر صاحب! میں انکا والد ہوں "احمد صاحب نے جلدی سے تعارف کروایا تھا۔"

دیکھئے مس شفق کو ہلکی پھلکی ہی لگی تھی بس ڈر کی وجہ سے وہ بیہوش ہو گئی۔  
تھیں جبکہ مس اجیہ ہی حالت بہت زیادہ سیریس ہے انکے دماغ میں چوٹیں آئی  
ہیں ہم آپریشن کریں گے آپ تمام ریکوائریٹس پوری کر لیں ہم آپریشن شروع  
کر رہے ہیں آپ دعا کریں "اتنا کہہ کر ڈاکٹر صاحب آپریشن تھیٹر کی جانب بڑھ گئے  
جبکہ ادیس اور احمد صاحب نے پریشانی سے اک دوسرے کو دیکھا تھا۔

اللہ خیر کرے گا ان شاء اللہ "احمد صاحب نے لمبی سانس لیتے ہوئے کہا۔"

## URDU NOVEL BANK

روحان اک کام کرو، یوسف کو فون کر کے جلد از جلد واپس آنے کا کہو اور“  
بچیوں کو گھر لے جاؤ“ احمد صاحب نے فکر مند لہجے میں کہا اور پھر وہاں رکھی  
کرسیوں میں سے اک پر بیٹھ گئے۔

میں کہیں نہیں جاؤں گی پاپا“ نمرہ نے روتے ہوئے کہا۔“

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

فکر مت کرو بیٹا اس وقت اجیہ کو ہماری دعاؤں کی بہت ضرورت ہے اللہ کریم“  
سے دعا کرو“ ادریس صاحب نے اسکے سر پر دست شفقت رکھتے ہوئے تسلی دی  
تھی۔

## URDU NOVEL BANK

جی بابا "نمرہ نے روتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا اور پھر وہ دونوں روحان کے ساتھ ہاسپٹل کی بیرونی جانب بڑھ گئیں ابھی وہ بیرونی دروازے سے نکل ہی رہے تھے جب سامنے سے آتے یوسف کو دیکھ کر وہ لوگ رکے تھے۔

بھائی! آپ یہاں؟ "روحان نے چونکتے ہوئے پوچھا کیونکہ اس نے ابھی تک " یوسف کو فون نہیں کیا تھا۔

visit for more novels:

ہاں مجھے خبر ملی تھی تو میں فوری وہاں سے نکل گیا تھا بتاؤ سب خیریت ہے " ناں؟ "یوسف نے پریشانی سے پوچھا۔

بھائی وہ بھابھی "روحان نے ابھی اتنا ہی کہا تھا جب یوسف نے اسکی بات " کاٹی تھی۔

کیا ہوا اجیہ کو؟ "یوسف نے پریشانی سے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے پوچھا۔"

بھائی بھابھی کا آپریشن ہو رہا ہے وہ آپریشن تھیٹر میں ہیں، ڈاکٹرز کا کہنا ہے انکی حالت بہت سیریس ہے "روحان نے اسے تمام باتوں سے آگاہ کیا تھا اور یوسف راؤ کے تو مانو تمام اوسان خطا ہو چکے تھے۔"

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

لیکن اجیہ کو ڈرائیونگ کرنے کا کس نے کہا تھا؟ کیا تم موجود نہیں تھے؟ "یوسف نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

بھائی وہ "اس سے پہلے کہ روحان بات مکمل کرتا یوسف نے اسے پھر سے ٹوکا" تھا۔



گھر جاؤ روحان ہم بات کرتے ہیں اس معاملے پر "یوسف اتنا کہہ کر ہاسپٹل کی" اندرونی جانب بڑھ گیا یوسف کو آتے دیکھ کر ادریس صاحب اسکی جانب بڑھے تھے اور ادریس صاحب کو دیکھتے ہی یوسف انکے گلے لگا تھا، اس وقت اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے بس دل کی ہر دھڑکن کے ساتھ وہ یہی دعا کر رہا تھا کہ اے اللہ! اجیہ کو ٹھیک کر دے وہ رونا چاہ رہا تھا لیکن اس کا قصور یہ تھا کہ وہ اک مرد تھا، اب کیا وہ اک مرد کے ساتھ ساتھ کامیاب آفسیر تھا کیا وہ ایسے روتے ہوئے اچھا لگتا؟ آخر وہ یوسف راؤ تھا جو ہمیشہ سوچتا تھا کہ لوگ کیا کہیں گے؟

www.urdu-novel-bank.com

یوسف بیٹا کچھ نہیں ہوگا اجیہ کو حوصلہ رکھو "ادریس صاحب نے اسے تسلی دیتے ہوئے خود سے الگ کیا تھا اس وقت یوسف کا دماغ مسلسل پریشانی میں

## URDU NOVEL BANK

گھرا ہوا تھا اگر دماغ کچھ کہتا تھا تو صرف اجیہ، آخر وہ اسکی محبت تھی، تب ہی اک ڈاکٹر تقریباً بھاگتے ہوئے اسکی جانب آیا تھا۔

یوسف راؤ! ہمیں ان پیپرز پر آپکے سگنیچر چاہیں "ڈاکٹر نے پیپرز آگے کرتے" ہوئے کہا۔

کس چیز کے پیپرز ہیں یہ؟ "یوسف نے سوال کیا تھا کیونکہ اس وقت اسے سمجھ ہی کیا آ رہا تھا وہ تو بس اک اک سانس کے ساتھ اجیہ کی سلامتی کی دعائیں مانگ رہا تھا کہ کہیں کوئی لمحہ نہ چھوٹ جائے جس میں وہ دعا نہ مانگ سکے۔

ان پیپرز میں لکھا ہے کہ اگر مس اجیہ کو کچھ ہو گیا تو اسکے ذمے دار ہم نہیں ہونگے کیونکہ انکی کنڈیشن بہت زیادہ کریٹیکل ہے، انکے بچنے کے چانسز بہت کم

## URDU NOVEL BANK

ہیں "ڈاکٹر نے تمام تفصیلات اسکے گوش گزاری تھیں اور ڈاکٹر کی باتیں سن کر تو یوسف کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی۔

ڈاکٹر یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ "یوسف نے پریشانی سے پوچھا۔"

دیکھیں پلیز اس وقت آپ اس پر سائن کردیں ہمارے پاس وقت بہت کم " ہے "ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہا۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

آپ کیا چاہتے ہیں میں اپنی بیوی کی زندگی آپکے ہاتھ میں دے دوں؟ "یوسف" نے غصے سے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

دیکھیں موت و زندگی کا اختیار اللہ کے پاس ہے بس یہ ہمارے ہاسپٹل کا رول " ہے اگر آپ سائن نہیں کریں گے تو مجبوراً ہم آپریشن روک دیں گے اور اسکے نتائج کے ذمے دار آپ ہونگے " ڈاکٹر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

نہیں دیکھیں آپ جلد سے جلد اسکا آپریشن کریں میں سائن کر دیتا ہوں " یوسف نے جلدی سے کہا، قسمت بھی کیا شے ہے انسان کو کیا سے کیا بنا دیتی ہے، یوسف راؤ دنیا سے نہ ڈرنے والا اک لڑکی کو کھونے سے ڈر گیا یہی تو محبت کا کرنا ہے کہ اک بہادر انسان کو ڈرپوک انسان بنا دیتی ہے یوسف راؤ نے جلدی سے سائن کیے تھے اور پھر وہیں کرسی پر بیٹھ گیا کسی ہارے ہوئے انسان کی طرح۔

## URDU NOVEL BANK

یوسف کیا ہو گیا بیٹا؟ میرے بچے تم ایسے مایوس ہو جاؤ گے کیا؟ "احمد صاحب" نے اسکے برابر بیٹھتے ہوئے کہا۔

بابا زندگی کا کھیل تو دیکھیں کچھ وقت پہلے میں نے اسے اپنے نام کیا، اسکی زندگی "کو خود سے جوڑا اور آج اسی زندگی کو داؤ پر لگا دیا، میں نے ان پیپرز پر سائن کر دیا کہ اجیہ کو کچھ ہو جائیے تو ذمہ دار یہ لوگ نہیں ہونگے لیکن میں قصوروار بن جاؤں گا بابا" یوسف نے مشکل الفاظ ادا کئے تھے اس وقت وہ کسی بوکھلائے ہوئے بچے کی مانند لگ رہا تھا جسکی کوئی قیمتی شے داؤ پر لگی ہو اور وہ سمجھ نہ پا رہا ہو کہ وہ کرے تو کیا کرے؟

کیسی باتیں کر رہے ہو یوسف؟ "احمد صاحب نے اسکا چہرہ اپنی جانب کرتے ہوئے پوچھا۔

ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہوں بابا، اگر اجیہ کو کچھ ہو گیا تو میں معاف نہیں کر پاؤں گا۔  
خود کو "یوسف نے سر نیچے کرتے ہوئے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا جیسے اپنے آنسو  
چھپانا چاہتا ہو۔

نہیں یوسف اچھا سوچو اللہ کریم اچھا کریں گے ان شاء اللہ "احمد صاحب نے"  
اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر تسلی دیتے ہوئے کہا۔ اب وہ تینوں آپریشن تھیٹر کے باہر  
بیٹھے ڈاکٹر کا ویٹ کر رہے تھے۔ تب ہی شفق وارڈ سے نکل کر کوریڈور میں آئی  
تھی جب یوسف اسکی جانب بڑھا تھا۔

تم ٹھیک ہونا شفق؟ "یوسف نے فکر مندی سے پوچھا۔"

## URDU NOVEL BANK

جی بھائی میں ٹھیک ہوں بھابھی کیسی ہیں؟ "شفق نے تفکر سے پوچھا۔"

وہ ٹھیک ہو جائے گی بیٹا "جواب ادریس صاحب کے جانب سے آیا تھا۔"

کیا مطلب چچا جان؟ "شفق نے بھنویں اچکاتے ہوئے نا سمجھی سے پوچھا اور پھر " ادریس صاحب نے اسے اجیہ کی حالت کے بارے میں سب بتادیا شفق تو باقاعدہ رو رہی تھی کیونکہ وہ اجیہ سے بہت زیادہ ایچڑ ہو چکی تھی اور ویسے بھی شفق تو بہت حساس تھی اور ٹوٹے ہوئے لوگ حساس ہی تو ہوا کرتے ہیں۔



## URDU NOVEL BANK

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے "روحان کمرے میں داخل ہوتے ہی انزل پر چلا" رہا تھا۔

میں نے کیا کیا ہے؟ "انزل نے انجان بنتے ہوئے کہا۔"

نہ تم مجھے شلپنگ پر لے کر جاتی، نہ لیٹ ہوتا اور نہ بھا بھی کے ساتھ یہ سب "ہوتا" روحان نے اپنی شہادت کی انگشت سے اسکی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

ایسی بھی کیا بڑی بات ہو گئی، تم میرے شوہر ہو اگر میں تمہارے ساتھ چلی "بھی گئی تو اس میں اتنا چیخنے چلانے والی کیا بات ہے؟" انزل نے تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے ہوئے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔



## URDU NOVEL BANK

کیا آج ہی تمہارا جانا ضروری تھا؟ میں جانتا ہوں تم نے یہ سب جان بوجھ کر کیا۔  
ہے "روحان نے غصے سے کہا۔

تمہیں بڑی تکلیف ہو رہی ہے اپنی بھابھی کے لئے "انزل نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

نہیں ہونی چاہیے؟ "روحان نے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novel-bank.com](http://www.urdu-novel-bank.com)

نہیں! اور سارا الزام مجھ پر ڈالنے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھے؟ "انزل نے  
سپاٹ لہجے میں کہا۔

کیسی بے حس لڑکی ہو تم "روحان نے تاسف سے کہا۔

تمہیں بڑا احساس ہے، تمہاری نئی نویلی دلہن یہاں تمہارا انتظار کر کر کے تھک چکی ہے اور تم اپنی بھابھی کی فکر میں گھلے جا رہے ہو "انزل نے بے رخی سے کہا تھا اور روحان کو تو اس کا یہ روپ دیکھ کر اچھا خاصہ صدمہ پہنچا تھا کیس لڑکی تھی یہ؟۔

وہاں بھابھی زندگی اور موت کے درمیان ہیں اور تمہیں لگتا ہے میں تمہاری فکر کروں گا؟ "روحان نے غصے سے کہا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مجھے تو ایسا لگ رہا ہے یوسف بھائی نہیں تم انکے شوہر ہو "تب ہی روحان کا ہاتھ اٹھا تھا اور انزل کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا شور کی آواز سن کر گھر والے بھی کمرے میں آچکے تھے۔ گھر والوں کو دیکھ کر انزل نے فوری اپنے چہرے کے

## URDU NOVEL BANK

تاثرات بدلے تھے اور گال پر ہاتھ رکھے سکینہ بیگم کے ساتھ جا کھڑی ہوئی اور باقاعدہ ہچکیوں سے رونے لگی تھی روحان نے حیرت سے اسکا بدلتا روپ دیکھا تھا۔

یہ کیا کر رہے ہو روحان؟ دماغ خراب تو نہیں ہو گیا؟ "سکینہ بیگم نے غصے سے" کہا۔

تائی جان اس لڑکی نے میرا دماغ خراب کر دیا ہے، جانے کونسا منحوس لمحہ تھا" جب میں نے اس سے نکاح کیا "روحان نے غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

دیکھیں آنٹی! یہ کب سے مجھے یہی بولے جا رہے ہیں کہ یہ مجھ سے نکاح کر کے پچھتا رہے ہیں اور شاید پچھتانا بھی چاہئے آخر میں انکی دشمن کی بیٹی ہوں "انزل نے روتے ہوئے کہا۔

یہ غلط کہہ رہی ہے تائی جان "روحان تو اسکا پل پل بدلتا روپ دیکھ کر ہی حیران"  
تھا اب تک۔

کیا غلط کہہ رہی ہوں روحان؟ آپ نے ابھی مجھ سے کہا آپ مجھ سے اجیہ "  
بھابھی اور شفق کا بدلہ لیں گے "انزل نے اتنی صفائی سے جھوٹ کہا تھا کہ  
کوئی بھی یقین کر سکتا تھا اور اس پر اسکی آنکھوں سے بہتے آنسو اسکی بات کو مزید  
سچا ثابت کر رہے تھے۔  
visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

بہت افسوس ہوا روحان، اس سب میں اس بچی کا کیا قصور ہے؟ تم کیوں اسے "  
سزا دینا چاہتے ہو؟" سکینہ بیگم نے تاسف سے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

تائی جان ایسا کچھ نہیں جیسا یہ بتا رہی ہے، جھوٹ بول رہی ہے یہ "روحان نے"  
اپنی صفائی پیش کی تھی۔

آنٹی دیکھئے کیا یہ آنسو جھوٹے ہیں؟ کیا آپ لوگوں نے نہیں دیکھا کہ روحان نے"  
ابھی مجھے تمھیں مارا؟" اب وہ ہمدردی سمیٹنے مسز احمد کے پاس جا کھڑی ہوئی تھی  
نمرہ اور نریم تو مشکوک نظروں سے انزل کو ہی دیکھ رہی تھیں کیونکہ وہ دونوں صبح  
اجیہ کے ساتھ انزل کا رویہ دیکھ چکی تھیں۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

روحان مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی "مسز احمد نے مایوسی سے کہا۔"

مما آپ اسکا یقین کر رہی ہیں لیکن اپنے بیٹے کا نہیں، کیا آپ مجھے نہیں"  
جانتیں؟ "روحان اپنی ماں کے پاس جا کھڑا ہوا تھا۔

Vist For More Novels : [www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

روحان جو ہم نے دیکھا وہ بھی تو جھٹلایا نہیں جا سکتا نا "مسز احمد نے بے یقینی" سے کہا۔

آپ لوگ بہت اچھے ہیں آنٹی، مجھے لگا تھا روحان بھی بہت اچھے ہونگے، جب "میرا ان سے نکاح ہوا مجھے ڈر تھا کہ کہیں شفق بھا بھی اور اجیہ کے ساتھ ہوئی زیادتی کا بدلہ یہ مجھ سے نہ لیں، دیکھیں میرا ڈر بالکل صحیح ثابت ہوا، روحان آپ مجھے میرے گھر واپس بھیج دیجئے پلینز، لیکن مجھ سے یہ سب برداشت نہیں ہوگا" انزل نے اپنا آخری پتا پھینکا تھا اور کامیاب بھی ہوئی تھی۔

نہیں بیٹا تم پریشان مت ہو، ہم ہیں ناں "مسز احمد نے اسے گلے سے لگاتے" ہوئے تسلی دی تھی اور روحان اس کا پارہ تو آسمان پر چڑھ چکا تھا اسکی منافقت

## URDU NOVEL BANK

دیکھنے کی اس میں اب ذرا ہمت نہیں تھی غصے سے پاؤں پٹختا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ سکینہ بیگم بھی اب مسز احمد کے ساتھ مل کر انزل کو تسلیاں دے رہی تھیں جبکہ نمرہ اور نریم خاموشی سے وہاں چلی گئیں کیونکہ اتنا تو انہیں یقین تھا کہ روحان ایسا نہیں کر سکتا۔



انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئی تھیں، آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھول کر ڈاکٹر صاحب باہر آئے تھے، یوسف اور ادریس صاحب بھاگ کر انکی جانب بڑھے تھے۔

مبارک ہو آپریشن کامیاب رہا مسٹر یوسف آپکی وائف کی جان کو اب کوئی خطرہ " نہیں ہے لیکن "ڈاکٹر کچھ لمحے کے لئے رکا تھا۔

لیکن کیا ڈاکٹر صاحب؟ "یوسف نے جلدی سے پوچھا جہاں ڈاکٹر کے اک خوش" خبری سنانے پر وہ خوش ہوا تھا وہیں ڈاکٹر کے رکنے پر اسکے خوشی سے پھیلے لب سمٹے تھے۔

لیکن وہ فلحال بول نہیں پائیں گی اور اس بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے" کہ وہ کب تک بول پائیں گی اور نہ ہی وہ فلوقت اپنی باڈی موو کر پائیں گی کیونکہ انکے دماغ پر بری طرح چوٹیں لگی ہیں انکا بچنا بھی کسی معجزے سے کم نہیں ہے ہوش میں آتے ہی انہیں روم میں شفٹ کر دیا جائے پھر آپ ان سے مل سکتے ہیں" ڈاکٹر نے اپنی بات مکمل کی تھی اور وہاں سے چلا گئے۔

بابا ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ "یوسف نے بے یقینی سے کہا۔"



یوسف اللہ کریم کا شکر ادا کرو کہ اجیہ کی جان بچ گئی ناشکرے مت بنو "ادریس"  
صاحب نے اسے تنبیہ کی تھی۔

بابا میں اجیہ کو اس حال میں نہیں دیکھ سکتا "احمد صاحب کی جانب دیکھ کر"  
اس نے بیچاگی اور بے بسی سے کہا تھا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

جانتا ہوں یوسف کسی اپنے کو تکلیف میں دیکھنا بہت اذیت ناک ہوتا ہے"  
خاص کر تب جب آپ چاہ کر بھی کچھ نہ کر پائیں "احمد صاحب اپنے بیٹے کی  
تکلیف کو اچھے سے محسوس کر رہے تھے آخر وہ انکا بیٹا تھا اور آج تک انہوں نے  
یوسف کو اس حال میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

بابا آپ دعا کریں نا اللہ کریم سے "یوسف نے کسی بچے کی طرح کہا جو اپنا پسندیدہ" کھلونا ٹوٹنے پر اپنے باپ کو روتے ہوئے اسے جوڑنے کا کہتا ہے۔

تم خود کہو یوسف اللہ کریم ضرور سنے گا "احمد صاحب نے اسکے گال پر لڑھکتے" آنسو کو اپنے ہاتھوں کی پوروں پر چنا تھا۔

میں نے تو اجیہ کا بہت دل دکھایا ہے بابا وہ میری کیسے سنے گا؟ "یوسف نے" سوال کیا تھا۔  
visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

یہی تو ہمارا قصور ہے بھائی، ہمیں لگتا ہے اللہ کریم ہماری نہیں سنے گا اور ہم "ہر دوسرے انسان کو کہتے ہیں کہ ہمارے لئے دعا کرو، ہم خود کیوں نہیں کہتے ہیں اللہ کریم نے یہ تو نہیں کہا میں صرف نیک لوگوں کی سنوں گا اللہ کریم نے

کہا ہے میں بخشنے والا ہوں وہ ہمیں بخش دیتا ہے ہماری سن لیتا ہے "پاس کھڑی شفق نے دھیمے لہجے میں کہا۔

لیکن میں اجیہ کا مجرم ہوں شفق اور میں نے سنا ہے حقوق العباد اللہ کریم " معاف نہیں کرتا، اگر ہم نے کسی کا دل دکھایا ہے تو ہمارے لئے اس کا معاف کرنا لازمی ہے تب ہی اللہ ہمیں معاف کرے گا، اجیہ نے کہا تھا وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی "کیسی بے بسی کی انتہا تھی۔

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اب آپ اسکے مسیحا بن جائیں بھائی، آپ خود اللہ سے اسکی سلامتی کی دعا " مانگیں، وہ آپ کی اجیہ کے لئے محبت کی شدت دیکھ کر اسے ضرور ٹھیک کر دے گا بے شک اللہ رحم کرنے والا ہے "شفق نے جیسے اسے کوئی راہ دکھائی تھی اسکی

## URDU NOVEL BANK

بات سن کر یوسف وہاں سے جانے ہی لگا تھا جب شفق کے سوال پر اسکے قدم  
تھمے تھے۔

کہاں جا رہے ہیں بھائی؟ "شفق نے اسے جاتے ہوئے دیکھ کر کہا۔"

اللہ کریم سے اجیہ کی سلامتی کی دعا مانگنے "یوسف نے اک امید کے تحت کہا"  
تھا۔

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

مجھے یقین ہے بھائی آپ نامراد نہیں لوٹیں گے کیونکہ اس رب العالمین کے در  
پر جانے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا "شفق نے پورے یقین سے کہا تھا یوسف  
اسکی بات پر اثبات میں سر ہلاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

## URDU NOVEL BANK

کیا شے ہو تم محبت؟ کبھی تو تم کسی انسان کو اتنا بہادر بنا دیتی ہو کہ وہ اپنوں سے دغا کر بیٹھتا ہے اور پھر اسی انسان کو اتنا ڈرپوک بنا دیتی ہو کہ اس انسان کو کھونے سے ڈرتا ہے، اک بات تو حتمی ہے کہ تم جہاں بھی جاتی ہو تکلیف کو ساتھ لانا نہیں بھولتی کتنی وفادار ہونا تم! شفق نے دل میں سوچا تھا اور پھر شفق کی سلامتی کی دعا کر کے اک آہ بھری تھی۔



یوسف ہاسپٹل سے سیدھا گھر آیا تھا اور آتے ہی اپنے کمرے میں چلا گیا۔ وہ اب تک اپنے یونیفارم میں تھا شاور لے کر اس نے چیلنج کیا تھا اور پھر کمرے میں کچھ ڈھونڈنے لگا تھا۔

کیا ڈھونڈ رہے ہیں بھائی؟ ”ابھی اسکی تلاش جاری ہی تھی جب نریم کمرے“ میں داخل ہوئی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

ن۔ نہی۔ نہیں کچھ نہیں "یوسف نے صاف گوئی سے جواب دیا۔"

کچھ تو ڈھونڈ رہے ہیں، بتائیں کیا پتا میں کچھ ہیلپ کر سکوں "نریم نے پھر سے" کہا تھا۔

وہ میں جائے نماز ڈھونڈ رہا تھا "یوسف نے جھجکتے ہوئے کہا وہ سوچ رہا تھا کہ "جانے نریم اسکے بارے میں کیا سوچے گی کہ نو سوچو ہے کھا کر بلی جج کو چلی۔ بھائی وہ تو بھا بھی نے یہاں رکھا تھا "نریم نے اسے سامنے شیلف میں سے لا کر" اسکے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا یوسف تھوڑا شرمندہ ہوا تھا۔

visit for more novels:

تھینک یو "یوسف نے بس اتنا ہی کہا تھا نریم تھوڑا سا مسکرا کر وہاں سے چلی" گئی جانتی تھی یوسف اس وقت تنہائی چاہتا ہے یوسف نے اسکے جاتے ہی دروازہ بند کر لیا تھا اور جائے نماز پر بیٹھا پورے دل سے اللہ سے اجیہ کے لئے دعا مانگ رہا تھا۔

ایسا لگتا ہے اگر یہ غم نہ ہوتے تو شاید ہم بھی اللہ کے اتنے قریب نہ ہوتے، یہ دنیا کی روشنیاں اتنی زیادہ ہیں کہ ہمیں اندھا کر دیتی ہیں اور ہم بغیر اسکا نقصان جانے کسی نابینا انسان کی طرح اس میں بھٹکتے رہتے ہیں، آج کوئی ہمیں کہہ دے کہ وہ ہمیں دھوکا دے رہا ہے ہم مان لیں گے لیکن جب اس دنیا کو بنانے والا خود کہہ رہا ہے کہ یہ دنیا محض کھیل تماشہ ہے تو پھر ہم کیوں اس دنیا کے لئے سب بھول جاتے ہیں؟ کیوں ہماری ہر خواہش دنیاوی ہے۔ اگر یہ غم نہ ہوتے تو ہم دنیا دار ہی رہ جاتے جب ہمیں ٹھوکر لگتی ہے یا ہم پر کوئی مشکل آتی ہے تب ہی تو ہمیں یاد آتا ہے کہ اللہ کریم بھی ہے، ہمیں اللہ کریم کی بھی سننی ہے اور اسے سننا بھی ہے، آج ہماری زندگی کی الجھنیں بھی تو اس لئے بڑھ گئی ہیں کہ ہم نے اللہ کو بھلا دیا، ہائے افسوس واقعی ہم نے اللہ کو بھلا دیا۔

اب ہلکی ہلکی سرگوشیوں کے بعد ہچکیاں کمرے میں گونجنے لگی تھیں، یوسف راؤ جو صبح سے اپنے اندر اک طوفان لئے بیٹھا تھا اب سسک سسک کر اللہ کریم کے

## URDU NOVEL BANK

سامنے رو رہا تھا، کسی بچے کی مانند اس سے اجیہ کی سلامتی مانگ رہا تھا شاید اجیہ اگر اس لمحے یوسف کو دیکھ لیتی تو اسکے تمام شکوے دم توڑ جاتے۔

اللہ کریم آپ تو سب کی سنتے ہیں ناں! دیکھیں آج یہ گناہگار بندہ آپ سے اپنی "بیوی کی سلامتی بھیک میں مانگ رہا ہے پلیز اجیہ کو ٹھیک کر دیں، آپ آپکی ذات کی قسم ہے پیارے اللہ! میری اجیہ کو ٹھیک کر دیں ناں، اب میں اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا" وہ دل و جان سے گڑگڑا کر اللہ سے دعائیں مانگ رہا تھا کافی دیر رونے کے بعد اب اسکا دل بالکل ہلکا پھلکا ہو چکا تھا، اسکا دل ایسا محسوس کر رہا تھا جیسے اب تو اجیہ کو کچھ ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اب اس نے اللہ کریم سے کہہ دیا جو ہر شے پر قادر ہے اس نے اپنے دعا کے لئے اٹھے ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرے تھے اور جائے نماز کو تہہ کر کے واپس ریک میں رکھا تھا اور ہاسپٹل جانے کے لئے نکل گیا وہ اجیہ سے جلد از جلد ملنا چاہتا تھا۔

لمحے کو اگر سوچا جائے کتنا حسین منظر ہے ناں اک مرد کے ہاتھ رب العالمین کی بارگاہ میں اٹھے وہ بھی اپنی بیوی کے لئے، اپنی محبت کی سلامتی کے لئے، کتنی



## URDU NOVEL BANK

سچائی تھی یوسف کی محبت میں لیکن غلط فہمی کی نظر اسکی محبت منہ کے بل گری تھی جسے یوسف نے ہی سہارا دے کر اٹھانا تھا اب یہ تو وقت ہی بتانے والا تھا کہ یوسف اجیہ کی محبت کو دوبارہ حاصل کر سکتا ہے یا ہمیشہ کے لئے اسے کھو دیتا ہے۔



وہ اجیہ کے لئے دعائیں مانگنے کے بعد دوبارہ ہاسپٹل واپس پہنچا تھا اجیہ کو دوسرے روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا، مسٹر احمد اور مسٹر ادیس صاحب اندر روم میں ہی تھے، اجیہ کو ہوش آچکا تھا لیکن وہ پھر سے سو چکی تھی۔ یوسف نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے اجیہ کو دیکھا تھا اور اسے اس حالت میں دیکھ کر اسکی پریشانی اور پشیمانی مزید بڑھ چکی تھی، وہ بھاری قدم اٹھاتا ادیس صاحب کے پاس آکھڑا ہوا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

پاپا چچا جان آپ لوگ گھر چلے جائیں میں یہاں ہوں اجیہ کے پاس "اسکی آواز"  
کافی دھیمی تھی اسکے لہجے سے ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ بولنا نہ چاہتا ہو۔

نہیں بیٹا ہم کیسے جا سکتے ہیں تمہیں چھوڑ کر؟ "احمد صاحب نے اسکی بات کی"  
تردید کی تھی۔

نہیں پاپا آپ لوگ کافی تھک گئے ہوں گے اور رات بھی ہونے والی ہے آپ"  
جائیں آرام کریں پلینز "یوسف نے درخواست کی تھی شفق بھی پاس ہی کھڑی  
تھی۔

بھائی میں نہیں جاؤں گی "شفق نے فوری کہا۔"

## URDU NOVEL BANK

ارے نہیں شفق! تم بھی پایا کے ساتھ جاؤ آرام کرو تمہاری طبیعت بھی ٹھیک " نہیں ہے "یوسف نے فوری اسکی بات کی نفی کی تھی اور پھر بہت اصرار کر کے انہیں گھر بھیجا تھا۔ انکے کمرے سے جاتے ہی یوسف اجیہ کے بیڈ کے پاس رکھی چیزز پر آبیٹھا تھا۔ پرائیویٹ روم ہونے کی وجہ سے یہاں زیادہ کسی کا آنا جانا نہیں تھا ویسے بھی رات ہو چکی تھی تو اسٹاف بھی آہستہ آہستہ اپنے گھروں کو جا رہا تھا۔ اجیہ اب بھی سوئی ہوئی تھی۔ جب اس نے دھیمے لہجے میں اسے پکارا تھا۔

اجیہ! "اس کی آواز پر اجیہ نے آنکھیں نہیں کھولی تھیں جب اس نے دوبارہ " اسے پکارا تھا۔

اجیہ! پلیز جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ نا" یوسف نے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا شاید" اسکے تھامنے کے احساس سے اجیہ جاگی تھی اسکی پلکیں لرز رہی تھیں لیکن اب بھی اس نے آنکھیں نہیں کھولی تھیں شاید یہ ناراضگی کا اظہار تھا۔

میں جانتا ہوں تم جاگ رہی ہو اک دفعہ آنکھیں کھولو، دیکھو مجھے "یوسف نے ملتی لہجے میں کہا۔

visit for more novels:

جانتی ہو اجیہ جب میں نے تمہارے ایکسیڈنٹ کا سنا، میری جان ہی نکل گئی" تھی، مجھے معاف کر دو پلیز، میں جانتا ہوں کہ میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا تھا اور مجھے اپنے رویے پر بہت افسوس ہے، پلیز آنکھیں کھولو اک دفعہ "یوسف کے لہجے میں نی تھی آنکھیں نم بھی تھیں جب جلدی سے اس نے اپنے آنسو پونچھے تھے۔ تب ہی اجیہ نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں تھیں۔

اجیہ شکر تم جاگ گئی "یوسف نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ تب ہی اجیہ کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے جنہیں یوسف نے فوری صاف کر دیا۔ کتنی تکلیف میں تھی وہ صرف اسکی وجہ سے۔

اجیہ رومت پلیر "یوسف نے بے بسی سے کہا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کتنی تکلیف دہ بات ہے نا اجیہ کسی اپنے کو تکلیف میں دیکھنا اور اس سے "بڑی اذیت ناک بات یہ ہے کہ آپ اسکے لئے کچھ نہ کر پاؤ" یوسف کے لہجے میں کیا کچھ نہیں تھا اذیت، کرب، تکلیف، پشیمانی، پچھتاوا لیکن شاید وقت گزر چکا تھا اب اس سب کو کوئی فائدہ نہیں تھا۔

## URDU NOVEL BANK

اجیہ بس اک دفعہ ٹھیک ہو جاؤ پھر دیکھنا میں تمہیں کانٹا تک نہیں چبھنے دوں۔  
 گا لیکن اک دفعہ پہلے جیسی ہو جاؤ بس "یوسف نے پختہ لہجے میں کہا، اجیہ اسکی  
 باتیں سن رہی تھی لیکن فلوقت نہ وہ کچھ کہہ سکتی تھی اور نہ ہی اپنی باڈی کو  
 موو کر سکتی، یوسف کو اس کی یہ حالت مزید پریشان کر رہی تھی۔

اجیہ یار! تم بولتی ہوئی، لڑتی ہوئی اچھی لگتی ہو پلیر کچھ کہو نا تمہارا یوں خاموش رہنا۔  
 مجھے بہت اذیت دے رہا ہے "یوسف نے نم آنکھوں سے کہا وہ اجیہ کا ہاتھ تھام  
 کر بیٹھا تھا جیسے اب وہ یہ ہاتھ کبھی نہ چھوڑنا چاہتا ہو۔  
 visit for more novel : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

کیا ہے نا؟ جب انسان کے پاس کوئی چیز یا شخص ہو تب وہ قدر نہیں کرتا اور  
 جب وہ چیز اس سے دور ہو جاتی ہے تو اسکے لئے مر مر کر جیتا ہے ہر حال میں

## URDU NOVEL BANK

اسے پانا چاہتا ہے، یوسف بھی اب کسی بھی قیمت پر اجیہ کو ٹھیک سلامت دیکھنا چاہتا تھا پھر چاہے اسے کسی بھی حد تک جانا پڑتا۔



بہت اچھا کیا کاظم، تمہیں تو ایسا وار کرنا چاہیے تھا کہ بچنے کا کوئی چانس ہی نہ " ہوتا " انزل فون پر کسی سے بات کر رہی تھی، جب نریم اسکے کمرے میں آئی تھی ابھی اس نے دروازہ بجانا ہی چاہا تھا جب اندر کمرے سے آتی انزل کی آواز پر وہ چونکی تھی اور پھر اسکی باتیں سننے لگی جیسے جیسے وہ بات کر رہی تھی شفق کو ایک کے بعد ایک جھٹکا لگ رہا تھا۔ جانے دوسری جانب سے کیا کہا گیا تھا انزل اب ہنس رہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

ویسے ہے بہت ڈھیٹ یہ اجیہ، اتنی بری حالت میں بھی بچ گئی اچھا ہوتا کہ مر " ہی جاتی، تمہارا یوسف سے بدلہ بھی پورا ہو جاتا " انزل نے کمینگی سے کہا، شفق کو تو اپنے سر پر آسمان گرتا ہوا محسوس ہوا تھا کوئی اتنا بے حس کیسے ہو سکتا ہے ؟

اچھا دیکھو میرا پلین، تم اب اک کام کرو اجیہ کو وہاں سے غائب کروا دو، جیسے " تیسیے لیکن ہاں خیال رکھنا کسی کو بالکل بھنک نہ پڑے " انزل نے فون کی دوسری جانب موجود کاظم کو پلین کا اگلا مرحلہ بتایا تھا جسے سن کر شفق کے تو ہوش ہی اڑ گئے، اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا جسے بتائے اور کیا کرے، وہ اسی صدمے میں کھڑی تھی جب یکدم دروازہ کھلا تھا اور انزل ہاتھ باندھے ابرو اچکائے اسے دیکھ رہی تھی۔

کیا کر رہی ہو یہاں ؟ " انزل نے غصے سے پوچھا۔ "



و۔و۔وہ م۔م۔۔"شفق کو ایسا لگتا تھا جیسے زبان تالو سے جا چکی ہو وہ چاہ کر"  
بھی بول نہیں پا رہی تھی۔

مطلب سب سن چکی ہو تم "انزل اسکی حالت دیکھ کر پہچان گئی تھی کہ وہ"  
سب سن چکی ہے۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

ن۔ن۔نہیں "شفق نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اسکی بات کی نفی کرنا چاہی"  
لیکن اسکی زبان اور حالت اسکا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

ادھر آؤ بتاؤ تمہیں "انزل بازو سے کھینچتے ہوئے اسے کمرے میں لے گئی تھی"  
اور دروازہ بند کر دیا۔

یہ زبان جیسے اب بند ہے اس کو ایسے ہی بند رکھنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں۔  
ہوگا "انزل نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے تنبیہ کی تھی۔

میں بھائی کو بتاؤں گی کہ کیسے تم نے بھابھی کا ایکسیڈنٹ کروایا "اب کہ  
شفق نے کچھ ہمت پکڑی تھی اور نڈر ہوتے ہوئے جواب دینا چاہا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

تو پھر تمہارا بھائی بھی نہیں بچے گا اتنا یاد رکھنا "انزل نے فوری تڑخ کر دھمکانا  
چاہا وہ جانتی تھی شفق کو قابو کرنا مشکل نہیں تھا اسکے لئے تو ڈر ہی کافی تھا۔

ن۔ن۔نہیں بھائی کو کچھ مت کرنا "شفق نے گھبرا کر کہا۔"

تو پھر اپنی زبان پر تالا لگا لو "انزل نے جیسے کوئی حل پیش کیا تھا۔"

ٹھیک ہے میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی لیکن پلیز بھائی کو کچھ مت " کرنا "شفق نے بمشکل خود کو رونے سے روکا تھا۔

شاباش، یہ ہوئی نا اچھے بچوں والی بات "انزل نے اسکے گال کو چھوتے ہوئے " فاتح مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے طنزیہ لہجے میں اسے داد دی تھی۔ شفق نخوت سے اسکا ہاتھ جھٹکتی منہ پر ہاتھ رکھتی جلدی سے وہاں سے نکل گئی ورنہ شاید وہ اسکے سامنے ہی رو دیتی اسکے نکلتے ہی انزل نے پھر سے فون اٹھایا تھا اور کاظم کو شفق کے بارے میں تمام آگاہی دی تھی اور اسے مزید محتاط رہنے کی تاکید کی تھی۔



ہر گزرتا دن اجیہ کو زندگی کی رونقوں کی جانب لا رہا تھا اب وہ اپنی باڈی کو موو کرنے لگی تھی اسے ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہوئے ایک ماہ گزر چکا تھا، اس ایک مہینے میں اجیہ نے بہت جلد ریکور کیا تھا اس نے ابھی بولنا تو شروع نہیں کیا تھا لیکن ہاں اب وہ اپنی باڈی کو حرکت دے سکتی تھی اب بھی یوسف روزانہ کے معمول کی طرح اسکا لنچ لیے کمرے میں داخل ہوا تھا جب اجیہ نے اسے دیکھ کر چہرہ دوسری جانب پھیرا تھا وہ یونہی تو اپنی خفگی کا اظہار کیا کرتی تھی اور یوسف کو یہ بات روزانہ اک نئی اذیت سے دوچار کر دیتی تھی لیکن وہ اس بات کو اجیہ پر ظاہر نہیں ہونے دیتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اجیہ اپنی جگہ بالکل ٹھیک تھی۔

## URDU NOVEL BANK

السلام علیکم! کیسی ہے میری جان؟ "یوسف نے محبت سے بھرپور لہجے میں کہا"  
جبکہ اجیہ نے آج بھی اس کی جانب تک نہیں دیکھا تھا۔

یہ دیکھو اجیہ آج میں خود اپنے ہاتھوں سے تمہارے لئے وٹجیٹبل سوپ بنا کر لایا"  
ہوں، پسند ہے نا تمہیں؟ "یوسف نے اجیہ کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر خود ہی  
بات جاری رکھی تھی۔

visit for more novels:

اچھا چلو آؤ آج میں تمہیں اپنے پیارے پیارے ہاتھوں سے محبت سے سوپ"  
پلاؤں گا "یوسف نے اسکے بیڈ کے پاس رکھی چیئر پر بیٹھتے ہوئے باؤل اس کے  
سامنے کیا تھا لیکن جب اس نے کوئی رسپانس نہ دیا تو اس نے خود ہی چمچ اسکی  
جانب بڑھایا تھا جسے اس نے پینے سے انکار کر دیا۔

## URDU NOVEL BANK

اجیہ پلیز! مت کرو ایسا، مجھ سے خفا ہونا کھانے سے کیسی ناراضگی، کم از کم یہ ”سوپ تو لو“ یوسف نے ملتجی لہجے میں کہا اجیہ نے اب کے نفی میں سر ہلایا تھا۔

اچھا چلو مجھ سے مت کھاؤ خود کھا لو ”یوسف نے ہار مانتے ہوئے کہا اور باؤل“ ٹرے میں رکھ کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ اس کے لیے یہی کافی تھا کہ وہ کچھ کھا لے۔ اجیہ نے سوپ پینا شروع کیا تھا، ابھی اس نے پہلا چمچ منہ میں ڈالا ہی تھا کہ اسکی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے تو اور آنکھیں بالکل سرخ ہو گئیں۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

کیا ہوا اجیہ؟ ”یوسف پریشانی سے اسکی جانب بڑھا تھا، اجیہ کے ہونٹ پر بھی ”چوٹ لگی تھی جس کی وجہ سے سوپ میں موجود مرچی اسکے زخم پر لگ رہی تھی اس لئے اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔ اس نے تکلیف سے یوسف کی جانب دیکھا تھا کیا نہیں تھا اسکی آنکھوں میں شکوہ، شکایت، تکلیف۔

اجیہ کہا تھا میں نے میں پلا دیتا ہوں لیکن نہیں تمہیں تو اپنی کرنی ہے دیکھو“  
اب کتنی تکلیف ہو رہی ہے ”یوسف کو اس کی تکلیف اس سے زیادہ اسے  
تکلیف دے رہی تھی۔

مم۔ مم۔ میں ”اجیہ شاید کچھ کہنا چاہ رہی تھی کہتے ہیں نا زیادہ تکلیف یا تو انسان“  
کو خاموش کروا دیتی ہے یا پھر اسے چیخنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

یوسف اسکی آواز پر پوری طرح اسکی طرف متوجہ ہوا تھا، خوشی بھی تھی کہ اجیہ نے  
کچھ بولنے کی کوشش کی اور اسکی تکلیف بھی اذیت دے رہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

ہاں بولو، کیا کہنا چاہتی ہو؟ "یوسف نے اسے دوبارہ چپ دیکھ کر کہا شاید وہ" کشمکش میں تھی۔

مم۔ میں ت۔ ت۔ تمہیں ک۔ کبھی "اجیہ نے مشکل سے اتنا کہا تھا اسکی زبان" مسلسل لرکھڑا رہی تھی۔

ہاں کیا تم مجھے؟ "یوسف نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا" اس نے اب بھی اسکا ہاتھ تھام رکھا تھا۔

مم۔ معاف نن۔۔ نہیں کک۔۔ "اجیہ بمشکل لفظ ادا کر رہی تھی، اس کی بات" ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی لیکن یوسف سمجھ گیا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے، اس نے فوری اجیہ کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے چپ کروایا تھا۔



میری وجہ سے خود کو تکلیف مت دو، جانتا ہوں تم مجھے کبھی معاف نہیں کر پاؤ۔“  
 گی، میں چلا جاؤں گا خود ہی اک دن، آزاد کردوں گا تمہیں، اگر اس طرح تمہاری  
 تکلیف کم ہوگی تو پھر میں مزید تمہیں تکلیف نہیں دوں گا، جان گیا ہوں کہ میرا  
 ہونا تمہارے لئے تکلیف دہ ہے ”یوسف نے اک اک لفظ دل پر پتھر رکھ کر کہا تھا  
 لیکن اب وہ مزید اجیہ کی تکلیف کا باعث نہیں بن سکتا تھا۔ اجیہ کی آنکھوں سے  
 آنسو اب بھی بہہ رہے تھے جنہیں یوسف نے اپنے ہاتھوں کی پوروں پر چننا چاہا  
 لیکن اجیہ منہ پھیر گئی۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

اجیہ! جب تک ہوں کم از کم تب تک تو ایسے بے رخی مت دکھاؤ، اسے میری“  
 ریکویسٹ سمجھ لو ”یوسف نے بے بسی سے کہا اور پھر خود ہی اجیہ کو سوپ پلانے  
 لگا اس دفعہ اجیہ نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی شاید وہ یوسف کی  
 ریکویسٹ قبول کر چکی تھی۔ تب ہی یوسف کا فون بجاتا تھا، اس نے کال ریسپو

## URDU NOVEL BANK

کر کے کان سے لگایا تھا اور جانے دوسری جانب سے کیا کہا گیا تھا کہ وہ شکوہ رہا گیا اجیہ بھی اب اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔ یوسف نے کال ڈسکنکٹ کر کے کسی کو گھر سے آنے کا کہا تھا اور پھر تھوڑی دیر میں سکینہ بیگم آچکی تھیں اور پھر یوسف انہیں وہاں چھوڑ کر ہاسپٹل سے نکلتا چلا گیا۔



visit for more novels:

کاظم اور حیدر خان اپنے کمرے میں سو رہے تھے، رات کے اندھیرے ہر جانب پھیلے ہوئے تھے جب آدھی رات کو رانی بھاگتی بھاگتی انکے پاس آئی تھی، جب سے رانی نے ان لوگوں کی مخالفت کرنی شروع کی تھی وہ اب الگ کمرے میں ہی رہتی تھی، وہ گھبرائی ہوئی تھی، پورا چہرہ پسینے سے شرابور تھا۔

## URDU NOVEL BANK

حیدر خان اٹھ، ادھر میری بات سن "رانی گھبرائی ہوئی اسے اٹھا رہی تھی اس" وقت وہ تقریباً حیدر خان کو جھنجھوڑ رہی تھی، حیدر خان گھبرا کر اٹھا تھا۔

یہ آدھی رات کو کیا قیامت کا رکھی ہے تو نے، دفع ہو جا یہاں سے "حیدر خان" نے جھنجھلا کر اسے پیچھے کو دھکا دیا تھا۔ جسکی وجہ سے وہ دیوار کے ساتھ جا لگی تھی، شور کی آواز پر کاظم بھی اٹھا تھا۔

visit for more novels:

کیا ہو گیا اماں؟ کیوں آدھی رات کو نیند حرام کر رہی ہے؟ "کاظم نے غصے سے" کہا۔

حیدر خان میں نے بہت ہی ڈراؤنا خواب دیکھا ہے اور تب سے میرا جی بہت "گھبرا رہا ہے" رانی نے مشکل اپنے آنسو روکے تھے۔

اب کون سا خواب دیکھ لیا تو نے؟ "حیدر خان نے بیزاری سے کہا۔"

میں نے خواب میں دیکھا کہ تیرے بازو کٹ گئے ہیں دونوں "رانی نے جلدی" سے بتایا تھا جب حیدر خان طیش میں اٹھا تھا۔

تو تو ہے ہی منحوس، جب بات کرتی ہے تب ہی بکواس کرتی ہے "حیدر خان نے" غصے سے کہا۔

مجھے تیرے لئے ڈر لگتا ہے حیدر خان، کیا ہوگا تیرا؟ کیسے منہ دکھائے گا رب" کو؟ "رانی نے فکر مندی سے کہا جو بھی تھا وہ اپنے شوہر اور بیٹے کو ایسے کیسے دیکھ لیتی چپ کر کے۔

تیری زبان بہت چلنے لگی ہے تجھے اب مجھ سے ڈرنا چاہیے "حیدر خان نے اسکے"  
منہ پر رکھ کر تمھپر مارا تھا۔ وہ کسی وحشی سے کم تھوڑی تھا۔

کیا کر رہا ہے ابا تو، چھوڑا ماں کو "اس سے پہلے کہ حیدر خان اسے اور مارتا کاظم"  
نے آگے بڑھ کر حیدر خان کو روکا تھا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

ٹھیک کر رہا ہوں، تیری ماں کچھ زیادہ ہی سر پر چڑھنے لگی ہے "حیدر خان نے"  
دہشت سے اس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

چھوڑ دے ابا تو اسے اس کے حال پر، جا اماں تو اپنے کمرے میں "کاظم نے"  
 رانی کو کمرے سے باہر نکالتے ہوئے کہا اور پھر حیدر خان کو ٹھنڈا کرنے لگا، رانی  
 ناامید ہو کر وہاں سے مایوس اپنے کمرے میں چلی گئی۔

وہ اللہ کریم نے فرمایا ہے ناکہ انسان جس راہ پر چلتا ہے ہم اسے اسی پر لگا  
 دیتے ہیں اور حیدر خان گمراہی کے راستے کو چن چکا تھا اور اسی پر چل پڑا تھا اور  
 ہدایت بھی تو اسے ملتی ہے جو طلبگار ہوتا ہے اور وہ ہدایت کا طلبگار تھا ہی  
 کب؟ اللہ کریم نے فرمایا کہ انسان جب ہدایت رحمت چاہتا ہی نہیں تو کیا ہم  
 اسے زبردستی اسکے متھے مار دیں؟

آج ہمارا حال بھی تو یہی ہے آج ہم کہتے ہیں اللہ ہدایت دینے والا ہے دے گا تو  
 خود کو سدھار لیں گے، ایسا ہر گز نہیں کم از کم آپ ہدایت مانگیں تو طلب تو

## URDU NOVEL BANK

رکھیں نا ہدایت کی، جس طرح پیاس ہو تو پانی پیتے ہیں بلکل ایسے ہی جب طلب ہو تو ہدایت ملتی ہے؟ افسوس صد افسوس کہ آج کا انسان اپنی گمراہی کا ذمے دار بھی اللہ کو ٹھہرا دیتا ہے۔



رانی نے پوری رات بہت مشکل سے گزاری تھی، اس خواب کی وجہ سے طرح طرح کے واہمے ذہن میں ابھر رہے تھے، دل تھا کہ عجب خوف کا شکار تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر یہ خواب اس پر اتنا حاوی کیوں ہو رہا ہے؟ کچھ تو ہونے والا تھا وہ دل ہی دل میں اللہ کریم سے خیریت کی دعائیں مانگ رہی تھی، اس وقت وہ کچن میں کھڑی ناشتہ بنا رہی تھی، جب کچن کی کھڑکی سے اسے لان میں داخل ہوتی اک لڑکی نظر آئی تھی، کتنی بے باکی تھی اس کے لباس میں، اس کی چال بھی شریف لڑکیوں جیسی نہیں تھی، رانی جلدی سے کچن سے نکل کر لان میں آئی تھی۔

کون ہو تم؟" رانی نے سرتاپا اس کا جائزہ لیتے ہوئے پوچھا۔"

مجھے کاظم سے ملنا ہے "مش نے سیدھے مدعے کی بات کی تھی۔"

کیوں ملنا ہے تجھے کاظم سے؟" رانی نے تشویش ناک نظروں سے دیکھتے ہوئے  
کہا۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

آئی پلزا سے بلادیں، میرے پاس وقت نہیں ہے آپ کے سوالات کے جواب  
دینے کا "مش نے تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے ہوئے بدتمیزی سے کہا۔



## URDU NOVEL BANK

اپنی حد رہ لڑکی میں اس کی ماں ہوں، اگر تو نہیں بتائے گی تو میں تجھے کاظم سے ملنے نہیں دوں گی "رانی نے سپاٹ لہجے میں۔

جانے کاظم کو کیا ضرورت تھی ان جاہل لوگوں میں آکر رہنے کی، پہلے یہ لوگ پورا "انٹروڈکشن لیتے ہیں پھر اگے بات کرتے ہیں حد ہے "مش بیزاری سے مسمنائی لیکن رانی اس کی بات سن چکی تھی۔

visit for more novels:

تم شہری لوگوں کو بڑی تمیز ہے لڑکی، اتنا تو تم لوگ جانتے نہیں کہ بڑا کون "چھوٹا کون آئی بڑی مجھے جاہل کہنے والی "رانی نے نکا کر کہا تھا اور اس کی بات سے مش کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

آئی دیکھیں "ابھی مش نے اتنا ہی کہا تھا جب کاظم لان میں آیا تھا۔"

Vist For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

ہیلو مش کیسی ہو تم؟ "کاظم نے پاس آتے ہوئے اس سے ہاتھ ملایا تھا۔"

میں تو ٹھیک ہوں لیکن آنٹی کب سے سوال پر سوال کیے جا رہی ہیں کیا تم "نے انہیں نہیں بتایا کہ میں کون ہوں؟" مش نے بیزاری سے رانی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

اچھا چھوڑو تم مام کو، انکی تو عادت ہے تم آؤ میرے ساتھ ڈیڈ کب سے بابا کب "سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں "کاظم رانی کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے مش کا ہاتھ پکڑ کر اسے لئے اندر کی جانب بڑھ گیا، رانی تو بس ساکت کھڑی دیکھ رہی تھی کہ آخر اسکا بیٹا کس روش پر چل پڑا ہے۔

## URDU NOVEL BANK

ہیلو انکل "مش نے کاظم کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتے ہی سامنے صوفے" پر براجمان حیدر خان سے کہا۔

ہاں بیٹھو ادھر "حیدر خان نے پاس رکھے صوفے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے" اپنے مخصوص لہجے میں کہا مش فوراً وہاں بیٹھ گئی۔

کیا خبر لائی ہو؟ "حیدر خان نے اپنی بارعب آواز میں پوچھا۔"

visit for more novels:  
[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

انکل یوسف راؤ کی بیوی اجیہ ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھی اور آج اسے ڈسچارج کر دیا جائے گا ہمیں آج ہی کچھ کرنا ہوگا" مش نے تمام تفصیلات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

کیا پلین ہے تمہارے پاس؟ "کاظم نے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔"

فلحال میں نے کچھ سوچا نہیں لیکن ہاں اک انسان ہے جو اس معاملے میں "ہماری مدد کر سکتا ہے" مش نے فوری آگاہ کیا تھا۔

اور کون ہے وہ انسان؟ "کاظم نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

غازی "مش نے مختصراً کہا۔"

کہاں ہے وہ؟ "حیدر خان کی جانب سے سوال کیا گیا تھا۔"

## URDU NOVEL BANK

انکل اسے میں اپنے ساتھ لائی ہوں باہر کھڑا ہے وہ اگر آپ چاہیں تو میں اسے "بلادوں؟" مش نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔

جلدی بلاؤ اسے "حیدر خان نے حاکمانہ انداز سے کہا اگلے ہی لمحے مش نے نمبر "ڈائل کیا تھا اور غازی کو اندر آنے کے لئے کہا تھا کچھ منٹس میں ہی غازی وہاں موجود تھے۔

visit for more novels:

کون ہو تم؟ کہاں سے آئے ہو؟ "حیدر خان نے اپنے مخصوص انداز میں پوچھا۔"

میرا نام غازی ہے اور میں اک چھوٹے سے گاؤں سے آیا ہوں "غازی نے اپنا" تعارف کروایا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

ہماری مدد کیوں کرنا چاہتے ہو؟ "حیدر خان کا انداز ایسا تھا کہ سامنے والا اسکے "خوف سے ہی سہم جاتا۔

مجھے صرف پیسہ چاہیے اس بات سے مجھے کوئی لینا دینا نہیں کہ وہ حرام ہو یا "حلال" غازی نے فوری اپنا مدعا بیان کیا تھا۔

کتنا پیسہ چاہیے تجھے؟ "حیدر خان نے اسے آزمانا چاہا۔"

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

مجھے اتنا پیسہ چاہیے کہ میں تاحیات ان پیسوں پر عیش کرتا رہوں "غازی نے "پر عزم لہجے میں جواب دیا۔

## URDU NOVEL BANK

کیا کر سکتا ہے تو پیسوں کے لئے؟ کس حد تک جا سکتا ہے؟ "حیدر خان کے" سوال پر غازی چوکنا ہوا تھا۔

قتل کر سکتا ہے؟ "حیدر خان نے اسے خاموش دیکھ کر خود ہی سوال کیا غازی" نے بہت سوچنے کے بعد اثبات میں سر ہلایا تھا۔

ٹھیک ہے تجھے قتل نہیں کرنا، تجھے بس اک لڑکی کو اغواء کرنا ہے ہاسپٹل سے، کاظم تجھے ایڈریس بتا دے گا، جب کام ہو جائے بتا دینا تیرا پیسہ مل جائے گا تجھے "حیدر خان نے بغیر بات لمبی کئے کام کی بات کی تھی اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ غازی کے پاس آکر رکا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

اور ہاں!“حیدر خان نے بالکل غازی کے چہرے کے سامنے اپنا چہرہ لاتے“  
ہوئے شہادت کی انگشت سے اسے وارن کیا تھا۔

کسی کو کان و کان خبر نہیں ہونی چاہیے کہ یہ کام ہم نے تجھ سے کروایا ہے“  
اور اگر ایسا ہوا تو سمجھ لینا وہ دن تیری زندگی کا آخری دن ہوگا“حیدر خان اسے  
وارن کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

visit for more novels:

چلیں“مش نے اب اسے چلنے کا اشارہ کیا تھا اور کاظم کو پوری ڈیٹیلز سینڈ“  
کرنے کا کہہ کر وہ دونوں وہاں سے نکلتے چلے گئے۔





## URDU NOVEL BANK

یوسف راؤ جلدی جلدی ہاسپٹل سے نکلا تھا، وہ کسی بھی صورت بس جلد از جلد مطلوبہ ریسٹورنٹ پہنچنا چاہتا تھا، اسے شفق نے کال کی تھی اور وہ بہت رو رہی تھی، شفق نے اسے کہا وہ اسے کچھ بتانا چاہتی ہے لیکن کال پر نہیں کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ انزل کو ذرا سی بھی بھنک پڑے کہ وہ یوسف کو سب بتا چکی ہے۔ یوسف ہوٹل پہنچ چکا تھا اپنی مخصوص چال چلتا ہوا وہ ریسٹورنٹ میں داخل ہوا تھا اب اس کی متلاشی نظریں شفق کو ڈھونڈ رہی تھیں، وہ شفق کو دیکھ چکا تھا اور پھر وہ بھی اسی ٹیبل پر آگیا۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

کیا ہوا شفق؟ کیوں بلایا تم نے مجھے ایسے؟ "یوسف نے فوراً سے پوچھا کیونکہ اب وہ مزید صبر نہیں کر سکتا تھا پورا رستہ وہ یہی سوچتے ہوئے آیا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

بھائی و۔ وہ "شفق نے لڑکھڑاتی زبان سے کہا کیونکہ رونے کی وجہ سے اس سے " بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔

بھائی اجیہ بھابھی کی جان کو خطرہ ہے "شفق نے بمشکل اپنا جملہ مکمل کیا تھا۔"

نہیں شفق اب وہ ٹھیک ہے میں ہاسپٹل سے ہی آرہا ہوں "یوسف سمجھا وہ " اجیہ کی حالت کو لے کر پریشان ہے تب ہی اسے تسلی دینا چاہی۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

نہیں بھائی! وہ لوگ آج بھابھی کو کڈنیپ کرنے والے ہیں "شفق اب جلد از " جلد سب یوسف کو بتانا چاہتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ انزل اسے گھر میں نہ پا کر ضرور ڈھونڈ رہی ہوگی۔

## URDU NOVEL BANK

کون لوگ؟ "اب یوسف پوری توجہ سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا اور غور سے"  
اس کی بات سن رہا تھا۔

یہ پانی پیو اور بیٹھو آرام سے بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے؟ "یوسف نے ٹیبل پر رکھا پانی"  
کا گلاس اس کے ہونٹوں کو لگایا تھا اس نے ایک گھونٹ پی کر گلاس واپس رکھ  
دیا۔

visit for more novels:

بھائی انزل ہمارے ساتھ دھوکا کر رہی ہے، وہ حیدر خان کے ساتھ ملی ہوئی ہے"  
اور آپ جانتے ہیں بھابھی کا ایکسیڈنٹ اسی نے کروایا تھا، اس دن جب ہم گھر  
سے نکلے بھابھی بالکل اچھے سے ڈرائیو کر رہی تھیں اور سامنے سے آتی گاڑی جان  
بوجھ کر ہماری گاڑی سے ٹکرائی تھی "شفق نے اسے تمام باتوں سے آگاہ کیا تھا  
وہ بس فر فر بول رہی تھی کہ کہیں کوئی بات رہ نہ جائے۔

لیکن تم یہ سب کیسے جانتی ہو شفق اور کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ انزل " دھوکے باز ہے؟ "یوسف نے جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ہاں بھائی مجھے پورا یقین ہے کیونکہ وہ فون پر کاظم سے بات کر رہی تھی جب " میں نے یہ سب سن لیا، اس نے مجھے دیکھ لیا اور خوب ڈرایا اور اس نے مجھے دھمکی بھی دی کہ اگر میں نے آپ کو کچھ بتایا تو وہ آپ کو مار دے گی "شفق کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

بھائی چھ بج رہے ہیں، آپ جلد از جلد ہاسپٹل چلیں یہ نہ ہو کی آپکی غیر موجودگی " میں کچھ ہو جائیے "شفق نے کلائی پر بندھی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

شفق تم گھر جاؤ "یوسف نے تنبیہ کی۔"

نہیں بھائی میں آپکے ساتھ ہی جاؤں گی، آپ کو کیا لگتا ہے مجھے گھر پر نہ پا کر " انزل نے مجھے دھونڈا نہیں ہوگا؟ "شفق نے فوری اپنے خوف سے آگاہ کیا تھا۔

ہاں چلو تم میرے ساتھ "یوسف نے اسے اپنے ساتھ لے کر گاڑی میں آبیٹھا" اور اب وہ دونوں جلد از جلد ہاسپٹل پہنچنے کے لئے بے چین تھے۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)



وہ دونوں ہاسپٹل پہنچ چکے تھے، یوسف کئی خوف دل میں لئے اجیہ کے روم میں داخل ہوا تھا اور اجیہ کو دیکھ کر اس نے اللہ کا شکر ادا کیا تھا یوسف اور شفق کو

Vist For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

## URDU NOVEL BANK

یوں ہانپتے ہوئے کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر اجیہ نے تعجب سے ان دونوں کو دیکھا تھا۔

بھابھی ٹھیک ہیں نا آپ؟ "شفق نے فکر مندی سے سوال کیا اسکی آنکھیں" رونے کی وجہ سے سو جھی ہوئی تھیں، اجیہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

الحمد للہ "شفق نے اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔"

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

کیا ہوا بیٹا تم دونوں کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے، کہاں سے آئے ہو؟ "سکینہ بیگم" نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا۔

کچھ نہیں ماما! ہم ٹھیک ہیں "یوسف نے خود کو سنبھالتے ہوئے نارمل انداز میں " کہا۔

یوسف بیٹا، تم ہاسپٹل کی تمام ریکوائرنٹس پوری کر دو، اجیہ کو ڈاکٹر نے ڈسچارج " کر دیا ہے پھر ہم نکلتے ہیں گھر کے لئے "سکینہ بیگم نے نرم لہجے میں کہا۔

جی ماما "یوسف اتنا کہہ کر روم سے باہر چلا گیا تاکہ تمام ریکوائرنٹس پوری کر سکے " کچھ ہی دیر میں یوسف وہیل چیئر لئے واپس آچکا تھا اور پھر اسی نے اجیہ کو سہارا دے کر اسے چیئر پر بٹھایا تھا اور پھر وہ لوگ ہاسپٹل سے نکل گئے، یوسف اور سکینہ بیگم نے اجیہ کو سہارا دے کر گاڑی میں بٹھایا تھا اور اب گاڑی اپنی منزل کی جانب رواں تھی۔ کھڑکی سے نظر آتے تمام مناظر آتے اور گزر جاتے اجیہ جانے کتنے دنوں بعد یہ سب دیکھ رہی تھی اسے ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ ابھی ہی اس

## URDU NOVEL BANK

دنیا میں آئی ہو سب کتنا نیا نیا لگ رہا تھا۔ اب گاڑی جس سڑک پر تھی، وہ بالکل سنسان تھی یہاں کم ہی گاڑیاں ہوتی تھیں چونکہ یہ گاؤں تک پہنچنے کے لئے شارٹ کٹ راستہ تھا، یوسف احتیاطاً اس راستے سے آیا تھا لیکن اس دفعہ اسکا دشمن زیادہ شاطر نکلا تھا، اچانک کسی نے فائر کیا تھا، جو کہ سیدھا گاڑی کے ٹائر پر لگا تھا اور پھر لگے ہی لمحے گاڑی یوسف کے کنٹرول سے باہر ہو کر سڑک کنارے اک پتھر سے جا ٹکرائی تھی بغیر لمحہ ضائع کئے دشمن کی جانب سے اک اور وار کیا تھا جس کے نشانے پر یوسف تھا لیکن یوسف یکدم پیچھے ہوا تھا اور گولی سیدھی جا کر یوسف کے برابر والی سیٹ پر بیٹھی شفق کے سینے میں جا لگی تھی شفق درد سے چلائی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بھائی "وہ کراہتے ہوئے بھی یوسف کو پکار رہی تھی یوسف نے فوری اپنا ریوالور نکال کر گولی چلائی تھی لیکن دشمن اس دفعہ پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا، یوسف



## URDU NOVEL BANK

بھی پوری مہارت سے دشمن پر گولیاں چلا رہا تھا لیکن اسے سب سنبھل کر کرنا تھا وہ اکیلا نہیں تھا اسکے ساتھ اسکی فیملی تھی۔

اجیہ گاڑی میں بیٹھی رو رہی تھی اور یوسف کو پریشانی سے دیکھ رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ یوسف کو کیسے بچائے، وہ بار بار باہر کی جانب لپک رہی تھی لیکن سکینہ بیگم نے اسے مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا، تب ہی کہیں پولیس موبائل کا سائرن بجاتا تھا اس کی آواز سنتے ہی غازی اپنے بندوں کو لئے وہاں سے نکلا تھا۔ اس سے پہلے کہ پولیس والے انہیں پکڑتے وہ لوگ وہاں سے فرار ہو چکے تھے۔ انکے کچھ بندے تو یوسف نے بھی مارے تھے لیکن چونکہ وہ اکیلا تھا اور وہ لوگ زیادہ تھے اس لیے یوسف تھوڑا انکے مقابلے میں کمزور معلوم ہو رہا تھا۔ یوسف سب چھوڑ کر گاڑی میں آیا تھا اور اب سب ہی شفق کی جانب متوجہ تھے۔

شفق "یوسف نے اسکا سر اپنے گود میں رکھا تھا اور مسلسل اسکے گال تھپتھپا رہا" تھا، شفق نے یوسف کی پکار پر دھیرے دھیرے آنکھیں کھولی تھیں، لیکن اس کی سانسیں اکھڑ رہی تھیں۔

یوسف فوری ہاسپٹل لے چلو شفق کو پلیر اسکی حالت ٹھیک نہیں ہے "سکینہ" بیگم نے روتے ہوئے کہا اک ہی تو بیٹی تھی انکی۔ اجیہ تو ہچکیوں سے رو رہی تھی۔ یوسف کے تو مانو اوسان خطا ہو چکے تھے اس کا دماغ بند ہو رہا تھا، سکینہ بیگم کے کہنے پر اس نے فوری ایمبولینس منگوائی تھی اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ ہاسپٹل پہنچ چکے تھے شفق کو فوری ایمرجنسی میں آئی سی یو میں لے جایا گیا تھا۔ یوسف نے ڈاکٹرز کو تمام تفصیلات سے آگاہ کرتے ہوئے انہیں فوری آپریشن کرنے کا کہا تھا، شفق کو آپریشن تمھیر میں لے جایا گیا تھا، شفق کی حالت کسی طور نہیں سنبھل رہی تھی آپریشن ہو چکا تھا لیکن شفق اب تک ہوش میں نہیں آئی تھی، اسکا نالیوں میں جکڑا وجود آئی سی یو میں پڑا تھا اور یہ بات اجیہ اور یوسف

## URDU NOVEL BANK

کو شدید اذیت دے رہی تھی، سکینہ بیگم کا تو رو رو کر حال براتھا تمام گھر والے آچکے تھے۔ سب شفق کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے تھے اس سب میں یوسف یہ تک بھول چکا تھا کہ انکی سب سے بڑی دشمن انزل بھی اس وقت وہاں موجود تھی۔

رات کے اندھیرے ہر جانب پھیل رہے تھے، لیکن اب تک شفق کو پوش نہیں آیا تھا، شفق کو سانس تک ٹھیک سے نہیں آ رہا تھا اسے مصنوعی سانس دی جا رہی تھی یوسف نے اب گھر والوں کو زبردستی گھر بھیجا تھا لیکن اجیہ کسی بھی طرح گھر جانے کو تیار نہیں تھی، وہ شفق کے پاس رہنا چاہتی تھی۔ اس کو بضد دیکھ کر یوسف نے اسے وہیں رکنے دیا چونکہ ابھی وہ خود ٹھیک نہیں تھی تو یوسف نے وہیں اک پرائیوٹ روم اجیہ کے لئے لے لیا تھا۔ اجیہ اور یوسف روم میں ہی تھے جب نرس بھاگی بھاگی انکے پاس آئی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

اجیہ کون ہے؟ "نرس نے سوال کیا تھا۔"

جی میں "اجیہ نے اپنی جانب اشارہ کیا تھا۔"

مس شفق ہوش میں آچکی ہیں وہ بار بار آپ کا نام لے رہی ہیں وہ آپ سے "ملنا چاہتی ہیں" نرس نے فوری کہتے ہوئے اجیہ کو ساتھ لیا تھا اور شفق کے پاس لے گئی۔

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اجیہ کو دیکھ کر شفق کی آنکھوں میں جیسے کوئی چمک ابھری تھی اس نے "نالیوں میں جکڑے ہاتھ سے اجیہ کو پاس آنے کا اشارہ کیا تھا۔ اجیہ جلدی سے اس کے پاس آکھڑی ہوئی تھی شفق نے وینٹی لیٹر سے اپنے چہرے کو آزاد کیا تھا اور کچھ کہنا چاہا۔"

Vist For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

نہیں کچھ مت کہو شفق، ٹھیک ہو جاؤ پھر کہنا جو کہنا ہوگا "اجیہ نے اس کے"  
ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اجیہ کی آنکھوں سے آنسو نکل کر شفق کے ہاتھ کی  
پشت پر گرا تھا۔

ب۔ بھ۔ بھابھی بھائی ک۔ کو م۔ معا۔ معاف کک۔ کر دینا "شفق نے بہت"  
مشکل سے اپنی بات مکمل کی تھی۔

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

ہاں شفق میں تمہاری ہر بات مانوں گی لیکن پلیز ابھی تم ٹھیک ہو جاؤ جلدی"  
سے تمہاری سانس "اجیہ نے روتے ہوئے اتنا ہی کہا تھا شفق کی سانسیں اکھڑتی  
دیکھ کر اجیہ نے نرس کو بلایا تھا، اجیہ کا دل غم سے پھٹ رہا تھا کتنا اذیت

## URDU NOVEL BANK

ناک ہوتا ہے ان لوگوں کو تکلیف میں دیکھنا جن سے دل کا رشتہ ہو یہ بات اجیہ کو اب سمجھ آرہی تھی۔

دیکھئے آپ ابھی باہر جائیے، پیشنٹ کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے "نرس نے" فوری اجیہ کو روم سے جانے کا کہا تھا اور فوری شفق کے منہ کو دوبارہ وینٹی لیٹر میں مقید کر دیا تھا اجیہ کمرے سے باہر آکر یوسف کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی یوسف خود رو رہا تھا، وہ مرد ہو کر رو رہا تھا یہ اس بات کا ثبوت تھا کہ زخم بہت گہرا تھا، بے بسی کی آخری حد تھی۔

visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com



شفق اب انجکشنز کے زیر اثر سو رہی تھی، اب تک اس کی کنڈیشن سیریس تھی، رات کافی ہو چکی تھی جب حلق خشک ہونے کی وجہ سے اجیہ کی آنکھ

## URDU NOVEL BANK

کھلی، بیڈ کے ساتھ رکھی چیئر پر یوسف بیٹھا تھا جو اس وقت اجیہ کے بیڈ پر ست لکائے سو رہا تھا، اجیہ نے خود ہی بیڈ سے اترنے کی کوشش کی تھی تب ہی اجیہ کا ہاتھ یوسف کے ہاتھ سے ٹچ ہوا تھا جس کی وجہ سے یوسف فوراً جاگا تھا۔

یہ کیا کر رہی ہو تم؟ "یوسف نے اسے ایسے اٹھنے کی کوشش کرتے دیکھ کر" فکر مندی سے کہا۔

کچھ نہیں بس پیاس لگی تھی تو پانی پینے کے لئے ہی اٹھنے کی کوشش کر رہی" تھی "اجیہ نے وجہ بتائی تھی۔

تم جانتی ہو کہ اس وقت تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور تم اس طرح، ایسا" مت کرو اجیہ، میں ہوں نا تم مجھے جگا دیتی "یوسف نے اسے ڈپٹا تھا۔

مجھے کھوکھلے سہاروں کی عادت نہیں ہے "تلخ لہجے میں جواب دیا گیا تھا جانے"  
کیوں اس وقت اجیہ کے لہجے میں تلخی آگئی تھی۔

میں تمہارا مضبوط سہارا بننا چاہتا ہوں اگر اک موقع دو تو "یوسف کے لہجے میں اک"  
درخواست تھی۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

میں کبھی بھی کسی کو اجازت نہیں دیتی کہ کوئی مجھے دوبارہ تکلیف دے "اجیہ"  
نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

میں تمہارا شوہر ہوں اجیہ "یوسف نے جتنا چاہا۔"



کونسا شوہر؟ جس نے کسی دوسرے کی باتوں پر یقین کر کے میرا کردار مشکوک کر دیا؟ یا وہ شوہر جس نے کئی دفعہ مجھ پر ہاتھ اٹھایا؟ یا وہ شوہر یوسف جس نے اپنے طنز کے تیروں سے میری روح تک کو زخم کر دیا؟" اجیہ نے اس کے شوہر کہنے پر ترخ کر پوچھا تھا، یوسف کے پاس اسکے سوالوں کے کوئی جواب نہیں تھے اور وہ کہتا بھی کیا جانتا تھا قصور وار تو وہ خود ہی ہے۔

نہیں ہے نا کوئی جواب؟" اجیہ نے اسے خاموش دیکھ کر دوبارہ سوال کیا تھا۔

نہیں اجیہ میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے لیکن میرے پاس التجاء ہے پلیز" اک دفعہ معاف کر دو مجھے "یوسف نے بے بسی سے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

پلیز یوسف! فلوقت کچھ مت کہو "اجیہ نے بیزاری سے کہا۔"

اجیہ بس اک موقع "یوسف نے ملتی لہجے میں کہا۔"

تمہیں کیا لگتا ہے یوسف کہ اک سوری کہہ دینے سے ہر زخم بھر جاتا ہے؟ یا "ہر اس تکلیف کا ازالہ ہو جاتا ہے جو ہم نے کسی کو بغیر کسی غلطی کے دی ہو؟ اگر ایسا ہو جاتا تو شاید میں تمہیں معاف کر دیتی، لیکن افسوس یا شاید تمہاری بد قسمتی ہے یوسف کہ ایسا کچھ نہیں ہوتا "اجیہ نے اتنا کہہ کر پھر سے اٹھنا چاہا تھا لیکن فلوقت وہ ٹھیک سے کھڑی نہیں ہو پا رہی تھی یوسف نے اسے فوری تھام کر وہیل چیئر پر بٹھایا تھا، وہ یوسف کا سہارا لینا نہیں چاہتی تھی لیکن فلوقت وہ بھی بے بس تھی، کچھ سہارے ہمیں بے بسی میں لینے پڑتے ہیں کیونکہ ہمارے پاس اس کے علاوہ ہوئی چارہ نہیں ہوتا۔ اجیہ کے کہنے پر یوسف اجیہ کو

## URDU NOVEL BANK

لئے باہر کوریڈور میں آیا تھا اجیہ شفق سے ملنا چاہتی تھی، اس نے نرس سے درخواست کی لیکن نرس منع کر کے وہاں سے جا چکی تھی، تب ہی یوسف کا فون بجا تھا اجیہ نے سوالیہ انداز میں اسکی جانب دیکھا تھا کہ اس وقت کس کی کال ہو سکتی ہے، یوسف کال اٹینڈ کرتا فون کان پر لگاتا وہاں سے جا چکا تھا۔ اجیہ بس سوچتی ہی رہ گئی کہ دوسری جانب کون تھا؟۔

آپ اجیہ بھا بھی ہیں؟ "اجیہ وہیل چیئر کی ٹیک سے سرٹکائے آنکھیں موند کر" بیٹھی تھی جب کسی اجنبی آواز پر اس نے آنکھیں کھولی تھیں سامنے اک اچھا خاصا جوان لڑکا کھڑا تھا۔

جی، آپ کون؟ "اجیہ نے فوری پوچھا تھا کیونکہ اس نے آج تک اس لڑکے کو" دیکھا تک نہیں تھا اور وہ اسکے نام سے بھی واقف تھا۔

میرا نام نعیم ہے "اس لڑکے نے اپنا نام بتایا تھا۔"

میں آپ کو نہیں جانتی لیکن آپ مجھے کیسے جانتے ہیں؟ "اجیہ نے اچنبھے سے" پوچھا۔

میں یہاں شفق سے ملنے آیا ہوں "نعیم نے اپنے آنے کا مقصد بتایا تھا۔"

www.urdu-novel-bank.com

آپ شفق سے کیوں ملنا چاہتے ہیں؟ "اجیہ نے اک اور سوال کیا تھا وہ لڑکا" اسے کافی پریشان لگ رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

دیکھیں میں شفق اور شفق اک ہی کالج پڑھتے تھے لیکن پھر اچانک شفق“  
 نے کالج چھوڑ دیا میں نے کافی دفعہ اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن  
 نہیں کر پایا، پھر میں اپنے پرنٹس کے فورس کرنے پر آؤٹ آف کنٹری چلا گیا اور  
 پھر جب میں واپس آیا تو معلوم ہوا کہ شفق اس حال میں ہے تو جیسے تیسے میں  
 معلوم کر کے اس وقت اس سے ملنے چلا آیا“ نعیم نے اسے تمام تفصیلات سے  
 آگاہ کیا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ لوگ کبھی بھی بنا بتائے تو اسے ملنے نہیں دیں گے  
 اور چھپانا بے مقصد تھا۔

visit for more novels:

[www.urduromelbank.com](http://www.urduromelbank.com)

تم کاظم کو جانتے ہو؟“ اجیہ نے فوری اگلا سوال کیا تھا یا بے ساختہ طور پر وہ“  
 یہ سوال کر گئی۔

## URDU NOVEL BANK

ہاں وہ بھی ہمارے ساتھ ہی تھا "نعیم نے فوری اثبات میں سر ہلاتے ہوئے"  
جواب دیا تھا۔

آج شفق کی جو حالت ہے اس کا ذمہ دار کاظم حیدر خان ہے "اجیہ نے اک"  
اک لفظ چبا کر کہا آخر اس کی زندگی برباد کرنے والا بھی تو وہی تھا۔

مطلب؟ "نعیم نے نا سمجھی سے کہا اور پھر اجیہ اسے بتاتی چلی گئی۔"

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

واٹ اتنا کیسے گر سکتا ہے وہ؟ "نعیم نے حیرانگی سے کہا وہ یہ تو جانتا تھا کہ"  
کاظم کچھ فلمی ٹائپ کا انسان تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اس حد تک گر  
سکتا ہے۔

## URDU NOVEL BANK

کون ہو تو؟ "یوسف فون کر کے واپس آیا تھا جب نعیم کو یوں اجیہ کے پاس کھڑے دیکھ کر اس نے اپنی گن نکال کر اسکی کنپٹی پر رکھی تھی۔

یہ تم کیا کر رہے ہو؟ ہٹاؤ پستول "اجیہ نے ترخ کر کہا۔"

کون ہے یہ؟ "اس سے پہلے نعیم کچھ کہتا یوسف نے غصے سے دوبارہ کہا اور "پھر اجیہ نے نعیم کے بارے میں سب بتا دیا۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

اب تم یہاں کیوں آئے ہو؟ "یوسف نے سپاٹ لہجے میں کہا کیونکہ فلوقت وہ ایسے ہی کسی پر بھی یقین نہیں کر سکتا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

میں شفق سے ملنے آیا تھا" نعیم نے صاف صاف اپنا مقصد بتایا تھا۔"

کس حق سے؟" یوسف نے اگلا سوال کیا۔"

میں جانتا ہوں یوسف بھائی اس طرح کسی بھی لڑکے کا یوں آکر کہنا کہ وہ آپ کی بہن سے ملنا چاہتا ہے یہ اک نیچ حرکت ہے لیکن یقین مانیں میری نیت بری نہیں ہے بس جب شفق کی حالت کا سنا تو میں یہاں آئے بغیر نہیں رہ سکا" نعیم نے نرم لہجے میں کہا۔

visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

فلوقت کوئی بھی شفق سے نہیں مل سکتا اس کی حالت بہت سیریس ہے" یوسف نے اسے تمام تفصیلات بتائی تھیں۔



## URDU NOVEL BANK

جانتی ہو اجیہ کس کا فون آیا تھا؟ "یوسف اب اجیہ سے مخاطب ہوا تھا اجیہ کے "نا سمجھی سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

حیدر خان کی بیوی کا، اس کا کہنا ہے کہ حیدر خان اب کی بار مجھے نقصان پہنچانے کے لئے بہت بڑا قدم اٹھانے والا ہے اور اس نے کہا شفق کی جان کو انکی جانب سے بہت بڑا خطرہ جیسے تیسے کر کے ہمیں شفق کو کہیں اور شفٹ کرنا ہوگا "یوسف کے بتانے پر اجیہ کو اچھا خاصا شکد لگا تھا۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

اگر یوسف بھائی آپ چاہیں تو شفق کو میرے ماموں کے ہاسپٹل میں رکھ سکتے "ہیں، میرے ماموں اک کامیاب ڈاکٹر ہیں اور وہ امریکہ میں ہوتے ہیں، اس طرح شفق کو کوئی جانی نقصان بھی نہیں ہوگا، میرے ماموں کی پوری فیملی وہاں سیٹل ہے "نعیم نے فوری اپنے طور پر مشورہ دیا تھا۔

لیکن میرے لئے یوں بھروسہ کرنا آسان نہیں ہے "یوسف نے صاف گوئی سے" کہا۔

یوسف بھائی آپ کے لئے جانچ پڑتال کروانا کوئی مشکل کام نہیں میں آپ کو" تمام ڈیٹیلز دے دیتا ہوں ماموں کی فیملی کے بارے میں، آپ چاہیں تو انویسٹیشن کروالیں اور ویسے بھی اگر شفق کو ہوش نہ آیا تو ڈاکٹر پر میشن نہیں دیں گے اسے لے جانے کی، ہمیں شفق کے ہوش میں آنے تک اسے اک لمحے کے بھی اکیلا نہیں چھوڑنا ہے "نعیم بہت سمجھداری سے ہر مسئلے کا حل بتا رہا تھا آخر اس نے اس لڑکی سے محبت کی تھی اور وہ اپنی محبت میں کسی بھی حد تک جاسکتا تھا۔ یوسف بھی اسکی باتوں سے کافی حد تک مطمئن ہو چکا تھا بس اب اسے شفق کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنا تھا اور اس دوران اسے تمام جانچ پڑتال کروا کر تمام انتظامات بھی کرنے تھے۔



رانی نے کاظم اور حیدر خان ہی گفتگو سن لی تھی اور پھر جیسے تیسے چھپ کر حیدر خان کے فون سے یوسف راؤ کا نمبر لے کر یوسف کو فوری فون کیا تھا لیکن اسکی یہی بھلائی اس کی موت کا سبب بنے گی یہ تو اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا، وہ فون کر ہی رہی تھی جب یکدم اسے اپنے تعاقب میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا وہ جھٹکے سے پلٹی تھی، حیدر خان بالکل اسکے پیچھے ہی کھڑا تھا اور اس کی یوسف سے ہونے والی بات سن چکا تھا۔ رانی اب خوف سے کانپ رہی تھی اور حیدر مٹھیاں بھینچے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

تیری ہمت کیسے ہوئی ہمارے دشمنوں تک ہمارے راز پہنچانے کی؟ "حیدر خان" نے اس کے بالوں کو اپنے شکنجے میں لیتے ہوئے دھاڑتے ہوئے پوچھا۔

کیوں خوا مخواہ ان سے دشمنی کے کر بیٹھا ہے تو؟ "رانی نے اپنے خوف پر قابو" پانے کی کوشش کرتے ہوئے لڑکھڑاتی زبان سے کہا۔

بڑی زبان آگئی ہے تیری، لگتا ہے کاٹنی ہی پڑے گی "حیدر خان اب کی بار پوری" شدت سے گرجا تھا۔  
visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

چھوڑ مجھے، جانور ہے تو جانور "رانی نے اپنے بالوں کو اسکی مسٹھی سے آزاد کروانے" کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

ابا کیا کر رہا ہے یہ تو؟ چھوڑا ماں کو "حیدر خان کی آواز سن کر کاظم بھاگتا ہوا آیا"  
تھا۔

چھوڑ دے کاظم آج میں اسے مار دوں گا "حیدر خان چیختا چلاتا رانی کو چھوڑتا اپنے"  
کمرے میں گیا تھا اور واپس آنے پر اسکے ہاتھ میں موجود پستول دیکھ کر رانی کی تو  
جان پر بن آئی تھی۔

visit for more novels:

ابا ایسا کیا کر دیا ماں نے؟ "کاظم کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر حیدر خان اتنے"  
غصے میں کیوں ہے۔

یہ تیری ماں نہیں آستین کا سانپ ہے آج میں اسے نہیں چھوڑوں گا "حیدر"  
خان نے رانی کی جانب بڑھتے ہوئے کہا لیکن کاظم نے فوری آگے بڑھ کر حیدر

## URDU NOVEL BANK

خان کو پکڑا تھا، وہ حیدر خان کو روکنا چاہتا تھا لیکن شاید آج رانی کی قسمت میں موت لکھی جا چکی تھی حیدر خان نے گولی چلائی تھی جو ڈائریکٹ جا کر رانی کے سینے میں لگی تھی، رانی درد سے تڑپ رہی تھی، زمین پر اس کا خون بہتا چلا جا رہا تھا اور پھر لگے ہی کچھ لمحوں میں اس کا ساکت جسم زمین پر پڑا تھا، کاظم سر پکڑے وہیں بیٹھا تھا اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس کا باپ ایسے اسکی ماں کو مار دے گا۔

یہ کیا کیا باتوں نے؟ "کافی دیر بعد اسکے حواس واپس لوٹے جب اس نے حیدر" خان سے سوال کیا تھا۔

ایسے لوگوں کا ایسا ہی انجام ہونا چاہیے زیادہ مت سوچ کاظم، اسکی لاش کو "ٹھکانے پر لگا دے، ہماری خالی زمینیں ہیں وہیں دفن کر دے اسے صبح ہونے سے

## URDU NOVEL BANK

پہلے "حیدر خان حاکمانہ انداز سے کہتا وہاں سے نکل گیا، کاظم نے جیسا حیدر خان نے کہا ویسا ہی کہا تھا اور پھر اک انسان بدلے کی آگ میں جھلس کر مر چکا تھا۔ کاظم کے اندر بھی تو حیدر خان کا خون تھا وہ بھی کچھ دیر میں نارمل ہو چکا تھا، اس بدلے کی آگ میں اور کون کون جھلسنے والا تھا یہ تو وقت ہی بتانے والا تھا۔



visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

ہر جانب رات کا اندھیرا پھیلا ہوا تھا سب لوگ سوئے ہوئے تھے، رات کا آدھا پہر گزر چکا تھا شفق کو ہوش بھی آگیا تھا اور یوسف نے تمام انویسٹیشن اور انتظامات کر لئے تھے اور اب کل صبح ہوتے ہی اس نے شفق کو نعیم کے ساتھ امریکہ بھیجنا تھا، شفق ابھی ٹھیک نہیں ہوئی تھی لیکن ڈاکٹرز نے اسے بائے پلین دوسرے ملک بھیجنے کی اجازت دے دی تھی اور یوسف نے اس سب میں روحان

Vist For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

کو بھی شفق کے ساتھ بھیجنا مناسب سمجھا تھا، ظاہر ہے وہ اک نامحرم کے ساتھ تو اپنی بہن کو نہیں بھیج سکتا تھا، ان دنوں نعیم نے پوری طرح یوسف کا ساتھ دیا تھا، یوسف نے ابھی انزل کو یہ محسوس نہیں ہونے دیا تھا کہ وہ اس کے بارے میں سب جانتا ہے اور نہ یوسف نے روحان کو بتایا تھا، وہ سب سے پہلے حفاظتی انتظامات کرنا چاہتا تھا اور پھر ہی وہ انزل کے خلاف کارروائی کرنے والا تھا۔ یوسف اور اجیہ ابھی ہاسپٹل میں ہی تھے جبکہ باقی تمام لوگ گھر پر تھے اور اس وقت سب ہی اپنے کمروں میں سو رہے تھے جبکہ نریم پانی لینے کی غرض سے کچن میں آئی تھی وہ جگ ہاتھ میں لئے کچن سے نکلی ہی تھی جب اسے لان میں کسی کے ہونے کا احساس ہوا تھا اس نے فوری تمام لائٹس آن کی تھیں۔

کون ہے؟ "نریم نے خوف محسوس کرتے ہوئے کہا لیکن جواب ندارد، آخر چور یا" مجرم کب سامنے آتا ہے اسے لگا اسے وہم ہوا ہے تب ہی وہ اپنے خیالات کو جھٹکتی وہاں سے جانے لگی تھی جب کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا چونکہ



## URDU NOVEL BANK

وہ پہلے ہی کسی کی موجودگی کو محسوس کر چکی تھی اس لئے چونکی تو وہ پہلے ہی تھی اس نے فوری اپنے حواسوں پر قابو پا کر اپنے ہاتھ میں پکڑا جگ اس کے سر پر مارا تھا جو بری طرح اس کے سر پر لگا تھا اب اسکے سر سے خون بہنے لگا تھا۔

کون ہو تم؟" وہ سر پکڑے کراہ رہا تھا جب نریم نے چلاتے ہوئے پوچھا۔"

یہ تم نے اچھا نہیں کیا "غازی نے اسے وارن کرنا چاہا۔"

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

اچھا تو اب ہوگا بھی نہیں تمہارے ساتھ "نریم اتنا کہہ کر زور زور سے چلانے لگی۔" تھی تمام گھر والے اپنے اپنے کمرے سے نکل کر بھاگ کر لان میں آئے تھے اور سامنے نظر آتا منظر دیکھ کر سب ہی حیران کھڑے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

کون ہے تو؟ "روحان نے فوراً اس کا گریبان پکڑا تھا اور انزل جو آنکھیں مسلتی " ہوئی کمرے سے نکلی تھی سامنے غازی کو دیکھ کر اسکے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔

چھوڑ دے مجھے " غازی نے روحان کے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹانے کی " کوشش کرتے ہوئے کہا۔

visit for more novels:

تجھے تو اب میں کسی صورت نہیں چھوڑوں گا "روحان نے اسے اب کے " اور بھی مضبوطی سے پکڑا تھا اور پھر اس نے فون جیب سے نکال کر یوسف کو فون کیا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

بھائی آتے ہی ہونگے "روحان نے گھر والوں کو کہا تھا اور اب سب ہی یوسف" کا انتظار کر رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں پولیس کی گاڑی آئی تھی، یوسف نہیں آیا تھا لیکن اس نے دوسرے پولیس آفیسر کو غازی کو اریسٹ کرنے بھیجا تھا اور پھر پولیس غازی کو ہتھکڑی پہناتی وہاں سے گھسیٹتے ہوئے لے کر گئی تھی جاتے جاتے غازی نے کھا جانے والی نظروں سے نریم کو دیکھا، نریم ڈری نہیں تھی وہ تو شروع سے ہی ایسی تھی نڈر، بے خوف، ڈٹ کر مقابلہ کرنے والی۔



www.urdu-novelbank.com

ہم کتنے بیوقوف ہوتے ہیں نا جب ہمارے پاس اک چیز یا رشتہ میسر ہوتا ہے تو ہم قدر نہیں کرتے اور جب ہم اسے کھو دیتے ہیں تو کئی طرح کے کاش ہمارے دماغ میں جھم لینے لگتے ہیں کہ کاش ایسا ہوتا تو ہم ایسا کرتے، ایسا ہوتا تو ہم ایسا کرتے لیکن ہم صرف اتنا ہی نہیں کہتے پھر ہم اس کاش کو لئے اسی کے ارد گرد

Vist For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

## URDU NOVEL BANK

اپنی زندگی کو لئے گھومتے رہتے ہیں، ہم ایسا نہیں کرتے کہ تھوڑی سی کوشش کر کے اس چیز کو پالیں بلکہ اپنی انا کو مقدم رکھتے ہیں آج غازی کو اس ٹھوکر پر اپنی ماں یاد آئی تھی آج تک اس نے غربت ضرور دیکھی تھی لیکن کبھی کسی کی ہمت نہیں ہوئی تھی کہ وہ اسے یوں ہاتھ بھی لگاتا تکلیف دینا تو دور کی بات تھی، اسکی ماں نے اس کے ہر لاڈ اٹھائے تھے تو آج اسے کیسے نہ ماں یاد آتی؟ اک ماں ہی تو ہوتی ہے جس کی دعائیں اور وفائیں ہمیں مصیبتوں سے بچاتی ہیں اور پھر اس نے تو وہ ماں ہی کھودی تھی لیکن اب بھی اس پر پیسے کا لالچ حاوی تھا اسے ماں کا خیال ضرور آیا تھا لیکن اس نے لوٹنے کا سوچا تک نہیں تھا اب تو اسے نریم راؤ سے بدلہ لینا تھا پھر اس کے لئے اسے کسی بھی حد تک جانا پڑتا۔



## URDU NOVEL BANK

یوسف نے تمام جانچ پڑتال کر کے شفق کو امریکہ بھیج دیا تھا اور اب اس نے چین کا سانس لیا تھا، یوسف نے روحان کو شفق کے ساتھ بھیجا تھا اک کام تو اب ختم ہو چکا تھا لیکن اب اک بہت ہی ضروری کام کرنا تھا اور وہ تھا انزل کا دماغ ٹھکانے لگانا، یوسف سب کام نپٹا کر اجیہ کے پاس آیا تھا، اجیہ اس وقت سو رہی تھی یوسف کسی ہارے ہوئے انسان کی طرح وہاں رکھے بیچ پر بیٹھ گیا، اسے اب اجیہ کو لے کر گھر جانا تھا، وہ اسے جگانا نہیں چاہتا تھا اس لئے وہیں بیٹھ گیا، بیٹھے بیٹھے کب اس کی آنکھ کھلی اسے پتا ہی نہیں چلا شاید تھکن کی وجہ سے ایسا ہوا تھا، اجیہ کی آنکھ کھلی تو اس نے یوسف کو سویا ہوا پایا تھا، وہ آہستہ آہستہ بہت سنبھل کر بیڈ سے اٹھی تھی اور بہت احتیاط سے چل کر یوسف کے پاس آئی تھی اور بہت غور سے دیکھ اسے دیکھنے لگی تھی۔

یوسف کبھی کبھی مجھے تمہاری حالت پر ترس آتا ہے، ان سب حالات میں تم نے کیسے خود کو بھلا دیا، اپنی نفرت میں تم خود نہیں جلے بلکہ تم نے خود کو بھی

## URDU NOVEL BANK

جلا لیا لیکن تمہارے دیئے ہوئے زخم اب بھی مجھے تکلیف دیتے ہیں، کیسے تم نے مجھے تکلیف دی میری روح تک کو تم نے زخمی کر دیا "اجیہ اس کے پاس بیٹھے بڑے کم صُوم سے انداز میں اس سے باتیں کر رہی تھی۔

کبھی کبھی دل کرتا ہے تمہیں آئیے کے سامنے کھڑا کروں اور تمہیں بتاؤں کہ یہ " یوسف نہیں تھا جس سے میں نے محبت کی تھی، تمہاری یہ حالت مجھے بہت اذیت دیتی ہے، محبت تو تم نے مجھ سے کر لی لیکن افسوس تم مجھ پر اعتبار نہیں کر سکے، محبت بھی ضروری ہے لیکن اعتبار اس سے بھی زیادہ ضروری ہے، کاش تم مجھ پر بھروسہ کر پاتے تو آج ایسا نہیں ہوتا "اجیہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

وہ دن مجھے آج بھی یاد ہے جب میں تم سے پہلی دفعہ ملی تھی، کیسے تم نے "مجھے ڈھونڈ نکالا تھا، شاید میں تمہاری قسمت میں لکھی جا چکی تھی یا شاید میری قسمت میں اذیت لکھی جا چکی تھی" اجیہ نے تاسف سے کہا۔

ویسے اک بات ہے مسٹر سولیوشن، تم سوتے ہوئے بہت قاتل لگتے ہو "اجیہ" نے روتے روتے ذرا مسکرا کر یوسف کے چہرے کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔

visit for more novels:

میں ویسے بھی تو قاتل ہوں اجیہ "یوسف نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں اور اجیہ کی تو سٹی گم ہو گئی۔

ت۔ت۔ت۔ تم جاگ رہے تھے؟ "اجیہ نے خفگی محسوس کرتے ہوئے پوچھا۔"

## URDU NOVEL BANK

ہاں اجیہ! میں نے تمہارا اک اک لفظ سنا ہے اور ہر لفظ مجھے قصور وار ثابت کر رہا۔  
 تھا، تم نے صحیح کہا میں قاتل ہی تو ہوں تمہارے جذبات کا، تمہاری خوشیوں  
 کا "یوسف آنکھیں پھر سے بند کر چکا تھا شاید وہ اجیہ کا سامنا نہیں کر پارہا تھا۔

کیا ہے نا یوسف! میرے دل میں تمہارے لئے اتنی محبت بھی نہیں رہی کہ میں "  
 تمہارا دل رکھنے کو ہی اتنا کہہ دوں کہ نہیں تم میرے قاتل نہیں ہو، میں بے بس  
 ہوں میں چاہوں بھی تو معاف نہیں کر سکتی تمہیں "اجیہ نے بے بسی سے  
 کہا، حقیقت ہے کچھ لوگ ہمیں اتنی تکلیف دے دیتے ہیں کہ ہم چاہ کر بھی  
 انہیں معاف نہیں کر پاتے اجیہ کے ساتھ بھی ایسا ہی تھا۔

جانتا ہوں اجیہ تمہارے لئے مجھے معاف کرنا آسان نہیں ہے "یوسف نے دھیمے  
 لہجے میں کہا۔



کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں معاف کر دوں؟ "اجیہ کے سوال پر یوسف نے " فوراً اسکی جانب دیکھا تھا، یہ سوال اسکی توقع کے برعکس تھا۔

ہاں، میں تم سے اسکے سوا کچھ نہیں چاہتا "یوسف نے جلدی سے کہا۔"

تو پھر اک کام کرو "اجیہ نے بہت سوچتے ہوئے کہا تھا جواباً یوسف نے سوالیہ " انداز سے اسکی جانب دیکھا تھا۔

خود کو اتنی تکلیف دو جتنی تمہیں لگتا ہے کہ میں نے برداشت کی ہے "اجیہ کا " لہجہ سخت ہوا تھا۔

میں تیار ہوں اس سزا کے لئے "یوسف نے فوری حامی بھری تھی۔"

لیکن یہ سزا تم خود مقرر نہیں کرو گے، جاؤ کسی صاحب علم کے پاس اور جا کر "کہو تم نے اپنی پاکباز بیوی کو بدکردار قرار دے کر اسے ایسی سزا دی جو تاحیات کے لئے اسکی تکلیف کا باعث ہے اور پھر جو سزا وہ تمہیں دے گا، وہ سزا تم خود کو دو گے" اجیہ نے اک اک لفظ پر دباؤ دے کر کہا تھا کسی نے سچ کہا تھا کہ محبت کرنے والوں کو اتنی تکلیف نہیں دینی چاہئے کہ وہ اتنے بے حس بن جائیں کہ آپکی تکلیف بھی ان پر اثر نہ کرے اور محبت کرنے والے تو ویسے بھی کانچ کی مانند ہوتے ہیں لیکن جب وہ کانچ ٹوٹتا ہے پھر وہ اپنے محبوب تک کو زخمی کر دیتا ہے۔

## URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے اجیہ لیکن کیا پھر تم مجھے معاف کر دو گی؟ "یوسف نے امید بھرے لہجے میں پوچھا۔

یوسف جب معاف کیا جاتا ہے تو سزا نہیں دی جاتی اور جب سزا دی جاتی ہے تو معافی کی کوئی وقعت نہیں رہتی "اجیہ نے جتانے کے انداز میں کہا۔

لیکن میرے لئے معافی کی اہمیت سزا کے بعد بھی ہے، تم مجھے دل سے معاف کر دینا پلیز "یوسف نے ملتجی لہجے میں کہا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہمیں گھر جانا چاہیے یوسف "اجیہ نے اسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا " اور پھر وہ دونوں کچھ دیر میں وہاں سے نکل گئے، یوسف اسے گھر چھوڑ کر فوراً ہی وہاں سے نکل آیا تھا، اسے اب جلد از جلد معافی چاہیے تھی اس کے لئے اسے

## URDU NOVEL BANK

چاہے کچھ بھی کرنا پڑتا، وہ سوچ رہا تھا کہ وہ کس کے پاس جائے، ابھی وہ اسی سوچ میں تھا کہ کہیں اسے اذان کی آواز سنائی دی تھی اور پھر وہ خود ہی اس آواز کی جانب کھینچتا چلا گیا آج وہ شاید پہلی دفعہ مسجد میں آیا تھا، وہ جگہ اسکے لئے اجنبی تھی لیکن دل کوئی شناسائی محسوس کر رہا تھا۔

ہمیں لگتا ہے کہ ہدایت آہستہ آہستہ ہمیں ملتی ہے، حقیقت میں ایسا نہیں ہے ہدایت تو کسی بھی لمحے ہمارا مقدر بن جاتی ہے ہمیں پتا بھی نہیں چلتا کب ہم ضالین سے انعام والے لوگوں میں شامل ہو جاتے ہیں، وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتے ہوئے وضو خانے میں آیا تھا اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے وضو کرے۔ آج وہ دوسری دفعہ اللہ رب العالمین کے سامنے جا رہا تھا۔ وہ اسی کشمکش میں تھا جب اک سفید داڑھی والے بزرگ، جن کا رنگ بھی کافی گورا تھا یوسف کو انکا چہرہ بہت ہی پر نور لگا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

کیا ہوا بیٹا کسی کشمکش میں لگ رہے ہو؟ "ان بزرگ نے آخر دنیا دیکھی تھی" کیسے اسکے چہرے کو نہ پڑھ پاتے۔

وہ "وہ سر جھکا گیا، اسے اس وقت شرمندگی محسوس ہو رہی تھی کہ وہ کیسے بتائے" کہ وہ کیوں پریشان ہے۔

لگتا ہے بڑی گہری چوٹ کھا کر آئے ہو، جس نے تمہیں تمہارے خالق کا در یاد دلا دیا، لیکن بیٹا یاد رکھنا پہلی ملاقات بڑی دلکش ہوا کرتی ہے، اگر یہاں تک آنے کی توفیق ملی ہے تو اندر بھی آجاؤ "بزرگ نے مسکرا کر کہا یوسف حیران ہوا تھا کیسے جان گئے وہ۔"

آپ کون ہیں؟ "یوسف نے جھجھک کر پوچھا۔"

بیٹا میں یہاں کا امام ہوں "بزرگ نے مسکرا کر جواب دیا۔"

میں وضو کرنا نہیں جانتا امام صاحب "یوسف نے ندامت سے سر جھکاتے ہوئے" کہا۔

یوں نادم مت ہو بیٹا، اگر شرمندہ ہونا ہی چاہتے ہو تو اس رب کے سامنے شرمندہ " ہو، میں خاک کا پتلا ہوں میرے آگے کیا جھکنا؟ آؤ وضو کرو بیٹا میرے ساتھ "امام صاحب نے اس کو بازو سے پکڑ وضو خانے کی جانب بڑھ گئے اور پھر یوسف نے ان کو دیکھ دیکھ کو وضو کیا تھا، یوسف کو آج ایسا محسوس ہوا کہ جیسے وہ بہت ہلکا پھلکا ہو گیا ہو، اک پاکیزہ سی فیلنگ محسوس ہوئی تھی اور پھر وہ امام صاحب کے ساتھ ہی اندر چلا گیا، نمازی آہستہ آہستہ آرہے تھے اور پھر کچھ دیر میں امام

## URDU NOVEL BANK

صاحب نے نماز شروع کروائی تھی، یوسف کو بہت سکون مل رہا تھا اور پھر نماز ختم ہوتے ہی امام صاحب نے درس دینا شروع کیا تھا، یوسف بھی وہیں بیٹھ گیا۔ لگے ہی لمحے یوسف کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں معجزے یوں بھی ہوتے ہیں یا اس کے رب نے پہلی ملاقات کا صلہ دیا تھا اسکی عزت کو بچا لیا تھا، وہ بے یقینی سے امام صاحب کی طرف دیکھ رہا تھا امام صاحب یہ آیت پڑھ رہے تھے:

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً

اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اور پھر چار گواہ نہیں لاتے تو

”انہیں اسی درے مارو

## URDU NOVEL BANK

یوسف اپنی سزا جان گیا تھا، کیا اتفاق تھا وہ اب تک یقین نہیں کر پارہا تھا شاید اللہ یونہی اپنے بندوں کو راہیں دکھایا کرتا ہے، پھر یوسف تحمل سے سارا درس سن کر وہاں سے اٹھ کر جانے لگا تھا جب امام صاحب کی آواز پر اسکے قدم رکے تھے۔

کیا ہوا جوان؟ تمہاری الجھن نظر نہیں آرہی تمہارے چہرے پر "امام صاحب نے" مسکرا کر پوچھا۔

visit for more novels:

امام صاحب واقعی اللہ ہمیں سنتا ہے آج محسوس کیا میں نے، جان گیا ہوں ہر "مسئلے کا حل کہاں سے ملتا ہے" یوسف نے دھیمی مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے کہا، امام صاحب نے اسکے کندھے پر تھپکی دی تھی اور پھر مسکرا کر وہاں سے چلے گئے وہ بھی وہاں سے نکل آیا تھا وہ اب سیدھا گھر آیا تھا۔



## URDU NOVEL BANK

یوسف آگئے تم؟ "یوسف جیسے ہی گھر میں داخل ہوا تو سکیہ بیگم اسکی جانب " بڑھی تھیں انہیں شفق کے بارے میں وہ خود سب کچھ یوسف سے سننا چاہتی تھیں یوسف نے انہیں اچھے سے مطمئن کیا تھا اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

اجیہ کہاں ہے؟ "یوسف نے اسے کہیں نہ پا کر پوچھا۔"

بیٹا وہ کمرے میں ہے "سکیہ بیگم نے کہا اور پھر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے " کمرے کی جانب بڑھ گیا۔  
 visit for more novels:  
[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

اجیہ "اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہی پکارا تھا اجیہ اپنے ہونٹوں پر دوا لگا " رہی تھی کیونکہ زخم کافی گہرا تھا اب تک ٹھیک نہیں ہوا تھا، اجیہ نے مڑ کر اسے سوالیہ انداز میں دیکھا تھا۔

میں جان گیا ہوں کہ مجھے کیا سزا ملنی چاہیے لیکن میری خواہش تھی کہ میں "خود کو سزا تمہارے سامنے دوں جب تمہیں محسوس ہو میں نے تمہارے جتنی تکلیف میں نے تمہیں دی اتنی مجھے مل گئی تو مجھے روک دینا" یوسف اتنا کہہ کر الماری کی جانب بڑھا تھا اور اب بیلٹ ہاتھ میں لئے اس کے سامنے آکھڑا ہوا تھا، یہ لواجیہ تم مجھے خود اپنے ہاتھوں سے سزا دو" اس نے بیلٹ اجیہ کے سامنے کرتے ہوئے کہا، اجیہ کو یکدم چپ لگی تھی وہ حیران پریشان سی اسے دیکھ رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے کیا کہے؟ اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔ یوسف دروازے کی جانب بڑھا تھا اور دروازہ بند کر کے اسکے سامنے آکھڑا ہوا تھا اور اب اپنی شرٹ اتار کر اس نے زور سے اپنی پشت پر بیلٹ مارا تھا وہ تو مرد تھا اور تھا بھی پولیس آفیسر، برداشت تو اس میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی ابھی اس نے ایک دفعہ ہی مارا تھا جب اجیہ نے اپنی آنکھیں میچی تھیں۔

## URDU NOVEL BANK

اجیہ آنکھیں بند مت کرو، دیکھو میں تمہارا قاتل ہوں اور مجھے یہی سزا ملنی“  
چائیے ”یوسف اتنا کہہ کر پھر سے خود کو سزا دے رہا تھا اسکا ہاتھ رکا نہیں تھا وہ  
مسلسل اسکے جسم پر سرخ نشان چھوڑ رہا تھا یوسف ہانپ رہا تھا لیکن اس نے اپنا  
ہاتھ نہیں روکا تھا، یوسف کا پورا جسم پسینے سے شرابور ہو چکا تھا۔

بس کرو یوسف ”اجیہ زور سے چلائی تھی اس سے اب مزید دیکھا نہیں جا رہا تھا“  
تب ہی یوسف کا ہاتھ رکا تھا۔

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

کیا میری سزا پوری ہو گئی؟ ”یوسف کے پورے بال بکھرے ہوئے تھے اس وقت“  
اس کی حالت اچھی خاصی بری ہو رہی تھی اس سے تو ٹھیک سے بولا بھی نہیں جا  
رہا تھا جب کسی امید کے تحت اس نے پوچھا۔

## URDU NOVEL BANK

نہیں "اجیہ نے روتے ہوئے بس اتنا کہا تھا، اس کا جواب سن کر یوسف یکدم"  
چپ ہو گیا۔

تمہیں لگتا ہے تم خود کو جسمانی تکلیف دے کر میری روح پر لگے زخموں کو بھر"  
دو گے؟ "اجیہ نے کریناک لہجے میں کہا۔

میں کیا کروں اجیہ؟ مجھے خود سمجھ نہیں آتا کیسے تمہیں دی ہوئی تکلیف کا ازالہ"  
کروں؟ "یوسف کسی ہارے ہوئے انسان کی طرح وہیں گھٹنوں کے بل بیٹھ  
گیا، اسکی آنکھیں سرخ ہو گئیں تھیں شاید وہ بہت کچھ ضبط کرنے کی کوشش کر  
رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

میں خود نہیں جانتی اسکا جواب یوسف لیکن جس دن مجھے لگا میرے زخم بھرنے لگے ہیں اس دن تمہیں معاف کردوں گی" اجیہ نے اسکے سامنے ہی گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے کہا۔

دیکھنا اجیہ کہیں تمہارے زخموں کی مرہم بنتے بنتے میری سانسیں میرے جسم کا ساتھ نہ چھوڑ دیں" یوسف کے لہجے میں کیا نہیں تھا درد، تکلیف، بے چینی، اذیت۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

اتنی ظالم نہیں ہوں میں یوسف" اجیہ نے فوری کہا تھا۔

کیا تم میری آخری سانسوں کے انتظار میں ہو؟ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے تم مجھے اس وقت معاف کرو گی جب میں آخری سانسیں لے رہا ہوں گا" جانے کس احساس کے تحت یوسف یہ بات کہہ گیا۔

ایسی باتیں تمہیں زیب نہیں دیتیں یوسف "اجیہ کا لہجہ تلخ ہوا تھا، ایسا محسوس"  
ہوتا تھا اجیہ کے اندر نفرت، محبت، انا کی جنگ ہو رہی ہے اور تینوں ہی اک  
دوسرے سے سبقت لے جانا چاہتی ہوں۔

اجیہ تکلیف میں ہوں بہت "یوسف نے بے بسی سے کہا تھا تب ہی اک آنسو"  
ہاتھوں پر گرا تھا۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

بس یہی تکلیف تو تمہیں برداشت کرنی ہے مسٹر یوسف "اجیہ اتنا کہہ کر وہاں"  
سے اٹھی تھی اور کمرے سے باہر نکل گئی یوسف وہیں بیٹھا اسے جاتے دیکھتا رہ  
گیا کیا محبوب اتنا بھی سنگدل ہوتا ہے؟ اس کے دماغ میں مسلسل یہی سوال آرہا  
تھا۔



شام کے سائے ڈھلتے جا رہے تھے، ہر انسان پورے دن کی مشقت کے بعد گھر کو جاتا واپس نظر آ رہا تھا، چرند پرند بھی اپنے ٹھکانوں پر لوٹ رہے تھے، وہیں گاڑی چلاتے ہوئے یوسف کے کانوں میں مغرب کی اذان کی آواز آئی تھی اور تب ہی اس نے گاڑی کو بریک لگائی تھی اور اپنی شرٹ کے بازو فولڈ کرتا مسجد کی جانب چل دیا اب یہ اسکی روٹین کا حصہ بن گیا تھا، وہ نمازوں کی پابندی کرنے لگا تھا، اور اذان ہوتے ہی مسجد میں آجایا کرتا تھا اور ہاتھ اٹھا کر جانے کس چیز کا سوال کیا کرتا تھا، جو بھی تھا وہ بہت بدل گیا تھا اس نے اب اجیہ کو کچھ کہنا چھوڑ دیا تھا بس وہ چپ چاپ اس کی کیئر کرتا رہتا تھا، لیکن بات بہت کم کرتا تھا اور اجیہ بھی اب کافی بہتر ہو چکی تھی، اس نے نماز ادا کی اور پھر واپس گاڑی میں آکر بیٹھ گیا اس کا دل ہی نہیں کر رہا تھا کہ وہ گھر جائے، وہ جب بھی گھر جاتا تھا اجیہ کا سنگدل رویہ اسے مزید تھکا دیتا تھا، چونکہ شفق بھی اب کافی بہتر

ہو گئی اور اجیہ بھی اب بالکل ٹھیک تھی تو اب سب کا زحمان نمرہ کی شادی کی جانب تھا، ڈیٹ فلکس کردی گئی تھی، اب زور و شور سے نمرہ کی شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں، آئے روز مارکیٹ کے چکر، یہ کام وہ کام، ان سب میں کب شادی کا دن آپہنچا کسی کو پتا ہی نہیں چلا، اس پورے ٹائم میں کسی نے انزل کو کچھ نہیں کہا تھا اور نہ ہی انزل کی طرف سے کوئی بات ہوئی تھی ہاں وہ بیچ بیچ میں اپنی کڑوی کسلی باتیں ضرور کیا کرتی تھی، وہ صرف شفق کے لوٹنے کا انتظار کر رہی تھی، تب ہی وہ کچھ کرنا چاہتی تھی آج ہی نمرہ کی شادی تھی اور آج ہی شفق اور روحان کی فلائٹ تھی، اجیہ اور نریم، خود یوسف کے ساتھ ان دونوں کو ایئر پورٹ لینے گئے تھے ابھی وہ ان دونوں کے باہر آنے کا انتظار کر ہی رہے تھے جب شفق کو سامنے سے آتا دیکھ کر اجیہ فوراً اس کے گلے لگی تھی۔

السلام علیکم! کیسی ہو شفق میری جان؟ "اجیہ نے اس کے گلے لگتے ہوئے پوچھا" آنکھیں اشکبار ہوئی تھیں۔



## URDU NOVEL BANK

میں ٹھیک ہوں، آپ کیسی ہیں بھابھی؟ "شفق کی آنکھیں بھی نم تھیں، وہ "اجیہ سے بہت زیادہ ایموشنلی اٹیچڈ تھی۔

میں بھی ٹھیک ہوں "اتنا کہہ کر شفق اجیہ سے الگ ہوئی تھی اور یوسف کے گلے لگی تھی آخر وہ بڑا بھائی تھا اور اتنے دن بھائی سے دور رہی تھی اب اسے سب سے ملکر کر رونا آ رہا تھا۔

میری پیاری بہن کیوں رو رہی ہے؟ "یوسف نے اس کے آنسو اپنے ہاتھوں کی پوروں پر چنتے ہوئے کہا۔

کچھ نہیں بھائی بس تھوڑا ایموشنل ہو گئی تھی "شفق نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہنستی رہا کرو میری جان "یوسف نے محبت سے بھرے لہجے میں کہا۔

ہاں جی واقعی کچھ لوگوں پر مسکراہٹ بہت دلکش لگتی ہے "اب کے بولنے والا "نعیم تھا، اس نے معنی خیزی سے شفق کو دیکھا تھا، جو اس وقت اسکارف پہنے اور بھی زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔

بھائی آپ بھابھی کا خیال رکھتے ہیں نا؟ "شفق نے مصنوعی خفگی سے بھنویں"

اچکاتے ہوئے یوسف سے پوچھا جس پر یوسف اور اجیہ نے اک دوسرے کو دیکھا تھا اور پھر یوسف شفق کی جانب دیکھ کر ذرا سا مسکرا دیا، تب ہی شفق نے ان دونوں کے درمیان کھنچاؤ محسوس کیا تھا یعنی اب تک وہ دونوں ٹھیک نہیں ہوئے تھے شفق سوچ چکی تھی ان دونوں کو تو وہ ٹھیک کر کے رہے گی پھر چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ وہ لوگ گاڑی میں بیٹھے گھر کی جانب لوٹ رہے تھے پوری گاڑی میں اگر کوئی کچھ کہہ رہا تھا تو وہ نریم تھی جو مسلسل بولے جا رہی تھی، اک اک بات شفق کو بتانا وہ اپنا فرض سمجھ رہی تھی اور اجیہ اور شفق اسکی باتوں پر مسکرا رہی تھیں۔

visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

شفق میں نے تو نریم کے لئے بھی لڑکا ڈھونڈ لیا ہے "اجیہ نے اپنی ہنسی دباتے"

ہوئے کہا، اجیہ کی بات سنتے ہی پڑ پڑ بولتی نریم کی زبان کو بریک لگی تھی۔

کیا ااا؟ "پوری آنکھیں کھولتی نریم زور سے چلائی تھی جبکہ روحان قہقہے لگا کر ہنس"

رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

ہاں تو؟ چھوٹی ہو تم؟ "شفق نے ہنستے ہوئے کہا۔"

ہاں جی میں ابھی چھوٹی ہوں، فلحال میری شادی کے بارے میں سوچنا چھوڑ۔  
 دیں آپ لوگ "نریم نے آنکھیں مکاتے ہوئے اک ادا سے کہا۔

نہیں بھئی اب تو پہلے نریم کی ہی شادی کریں گے، باتیں تو بہت بڑی بڑی  
 کرتی ہے یہ "روحان نے حتمی انداز میں کہا اور اب تو نریم مزید تپ چکی تھی۔

اچھا چلیں بھابھی بتائیں کون سا لڑکا پسند کیا ہے آپ لوگوں نے میرے  
 لئے؟ "نریم نے دونوں ہاتھ اپنے چہرے کے سامنے کرتے ہوئے شرمانے کی  
 ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا اور اس بات پر سب ہی کے قمقمے بلند ہوئے تھے، نریم  
 بھی تو نریم تھی پٹاخہ۔

بڑی چالاک ہو تم "شفق نے اس کے کندھے پر چپت رسید کی تھی۔"

معصوم لوگوں کی دنیا ہے بھی نہیں "نریم نے ترخ کر کہا۔"

## URDU NOVEL BANK

چاہے معصوم لوگوں کے دنیا تکلیف دہ ہو لیکن انکی آخرت بہت خوبصورت ہوتی ہے  
ہے نریم "اجیہ نے دھیمی مسکراہٹ سے کہا۔

ہاں ٹھیک کہہ رہی ہیں بھابھی "شفق نے اسکی بات پر اتفاق کرتے ہوئے کہا"  
اور پھر اسی گپ شپ میں کب گھر آگیا پتا ہی نہیں چلا اور پھر وہ گھر آکر سب  
سے ملے تھے سب بہت خوش تھے جبکہ اک شخصیت وہاں موجود تھی جو حسد کی  
آگ میں جھلس کر ان خوشیوں سے محروم تھی، سب وہیں لاؤنج میں بیٹھے باتیں  
کرنے لگے تھے اور پھر ہلکی پھلکی ریفریشمنٹ کے بعد سب لوگ اپنے اپنے کمروں  
میں چلے گئے، یوسف خود نمرہ اور نریم کو پارلر چھوڑ کر آیا تھا جبکہ اجیہ نے گھر پر  
تیار ہونا تھا اس لئے وہ اپنے کمرے میں آگئی۔



شفق بہت تھک گئی تھی، چونکہ ابھی وہ مکمل طور پر صحتیاب نہیں ہوئی تھی اس  
لئے بہت جلد تھک جاتی تھی، وقت کیسے سرکتا جا رہا تھا کسی کو پتا ہی نہیں چل  
رہا تھا، شفق بھی کچھ دیر آرام کرنے کے بعد تیار ہو رہی تھی، جب شیشے میں نظر

## URDU NOVEL BANK

آتے اپنے عکس کے پیچھے اسے اک اور عکس دکھا تھا اور اس کی آنکھیں غصے سے وہیں پھیل گئیں۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ "شفق کا لہجہ اچھا خاصا سخت تھا اتنا تو اب اسے سمجھ آگیا تھا کہ کسے کیسے ڈیل کرنا ہے۔

میں تمہیں دیکھنے آئی تھی، کتنی ڈھیٹ ہونا تم؟ "انزل نے طنزیہ ہنسی ہنستے " ہوئے کہا۔

اور تم کتنی بے حس اور دھوکے باز ہونا؟ "شفق نے اس کی آنکھوں میں " آنکھیں ڈال کر کہا۔  
visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

وہ تو میں ہوں "انزل نے فخریہ لہجے میں کہا جیسے اسکی تعریف کی گئی ہو۔

شرم آنی چاہیے تمہیں "شفق نے حقارت سے کہا۔

اور تمہیں ڈرنا چاہیے مجھ سے "انزل نے اسے ڈرانا چاہا۔

## URDU NOVEL BANK

میں اور تم سے ڈروں؟ شکل دیکھی ہے اپنی؟ چلی جاؤ یہاں سے "شفق نے اسے"  
آئینہ دکھاتے ہوئے باہر نکلنے کا کہا تھا انزل کو تو یہ وہ والی شفق لگ ہی نہیں  
رہی تھی۔

کافی کچھ سیکھ گئی ہو "انزل نے اوپر سے نیچے تک اس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔"  
کاش تم نے تھوڑی سی انسانیت سیکھ لی ہوتی "شفق نے تاسف سے کہا۔"  
اپنی زبان کو لگام دو کھینچ دوں گی ورنہ "انزل نے باقاعدہ اسکی گردن اپنے ہاتھ"  
میں دبوچتے ہوئے کہا، چونکہ اسکی گرفت مضبوط تھی شفق کو اپنا سانس بند ہوتا ہوا  
محسوس ہوا تھا، وہ چیخنا چاہ رہی تھی لیکن آواز کہیں دب کر رہ گئی تھی، تب ہی  
شفق نے تھوڑی ہمت دکھا کر اسکے بال اپنے ہاتھوں میں دبوچے تھے اور اچھے  
خاصے زور سے اسکے بال کھینچے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

آا، چھوڑو میرے بال جنگلی لڑکی "انزل نے چیختے ہوئے کہا، بال کھینچنے کی وجہ سے اسکی گرفت شفق کی گردن پر ڈھیلی ہوئی تھی تب ہی شفق نے موقع پاتے ہی اپنی گردن اسکے ہاتھ سے چھڑوائی تھی۔

اب اگر دوبارہ مجھ سے پنکا لیا تو چھوڑوں گی نہیں تمہیں، تمہیں کیا لگا تھا پھر " سے ڈراؤ گی دھمکاؤ گی میں ڈر جاؤں گی؟ مت بھولو میں انسپیکٹر یوسف راؤ کی بہن ہوں، سو آئندہ مجھے ہاتھ لگانے سے پہلے سوچ لینا " شفق نے تمام لحاظ بالائے طاق رکھ کر مضبوط لہجے میں کہا۔

تو تو نہیں بچے گی "انزل نے شہادت کی انگشت اس کے سامنے کرتے ہوئے " اسے وارن کیا تھا۔

نکلو یہاں سے "شفق نے دروازے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ " تم "اس سے پہلے کہ انزل پھر کچھ کہتی شفق نے اسکی بات کاٹی تھی۔ "

## URDU NOVEL BANK

میں نے کہا نکلویہاں سے، یا میں خود ہی تمہیں دروازے تک چھوڑ آتی۔  
 ہوں "شفق نے تڑخ کر کہتے اس کا بازو دبوچتے ہوئے اسے دروازے تک لے  
 گئی تھی اور کمرے سے نکال کر دروازہ بند کر دیا اور پھر واپس آکر بیڈ پر بیٹھ گئی۔  
 انزل تم کیا اگر کوئی بھی میرے بھائی یا فیملی کو نقصان پہنچائے گا تو اس کے  
 ساتھ میں یہی کروں گی، اگر میں نے اپنی زندگی میں کچھ سیکھا ہے تو یہ سیکھا ہے  
 کہ کبھی بھی اپنے دشمن پر اپنا ڈر عیاں نہ کرو ورنہ وہ تم پر حاوی ہو جائے  
 گا" شفق خود سے مخاطب تھی، تب ہی کسی کی آواز پر وہ یکدم وہ اچھلی تھی۔  
 شاباش میری شیرنی "نعیم نے مسکراتے ہوئے اسے شاباشی دی، جس پر دھیمے  
 سے وہ مسکرا دی۔

تم یہاں کیسے؟ "شفق نے بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا۔"

وہ یوسف بھائی نے بلایا تھا ان کے پاس ہی جا رہا تھا، سوچا تمہارا حال پوچھتے  
 ہوئے جاؤں لیکن دروازے پر ہی تمہاری اور انزل کی آواز سن کر رک گیا اور پھر



## URDU NOVEL BANK

تمہاری نظروں سے چھپ کر پردے کے پیچھے چھپ گیا اور جب انزل نے تمہارا گلا دبایا میں باہر نکلنے ہی والا تھا لیکن پھر تمہارا شاندار رد عمل دیکھ کر رک گیا، تمہارا یہ روپ دیکھ کر ہی انزل کی گھبرا گئی تھی، اس لئے مجھے آنے کی ضرورت محسوس ہی نہیں ہوئی "نعیم نے ہنستے ہوئے کہا، جبکہ شفق اس کی اتنی لمبی وضاحت پر مسکرا کر رہ گئی۔

کیا آپ کو کسی نے سکھایا نہیں کسی کے کمرے میں بغیر اجازت کے داخل " نہیں ہوتے "شفق نے ابرو اچکاتے ہوئے کہا۔

اس کے لئے میں تمہ دل سے معذرت خواہ ہوں میری شیرینی "نعیم نے اپنے " سینے پر ہاتھ رکھ کر ذرا سا جھکتے ہوئے کہا اور اسکی اس حرکت پر شفق نے قہقہہ لگایا تھا۔

میرا نام شفق ہے "شفق نے مصنوعی اکڑ دکھاتے ہوئے کہا۔

اور میرا نام نعیم ہے "نعیم نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں "شفق نے اپنے چہرے کا رخ دوسری طرف کرتے ہوئے کہا۔

تم اس موڈ میں بھی اچھی لگتی ہو "نعیم نے اس کے نظروں کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

اگر وہ مجھے ماردیتی تو؟ "شفق نے تڑخ کر کہا۔

تمہارا شیر تمہانا پھر کیسے ماردیتی؟ "نعیم نے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

تم شیر ہو؟ "شفق نے مضحکہ خیز لہجے میں پوچھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اگر تم سے شادی ہو جائے، چونکہ تم شیرنی ہو اور بیوی تو شیرنی جیسی ہی ہونی

چاہیے "نعیم اس کی خفگی اور غصے کو ذرا خاطر میں نہ لاتا تھا کیونکہ جانتا تھا یہ

سب مصنوعی ہے، بھلے شفق اس سے محبت نہیں کرتی تھی لیکن وہ اتنا تو جان

گیا تھا کہ شفق اب اس پر بھروسہ کرنے لگی ہے اور اس کے لئے یہی کافی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

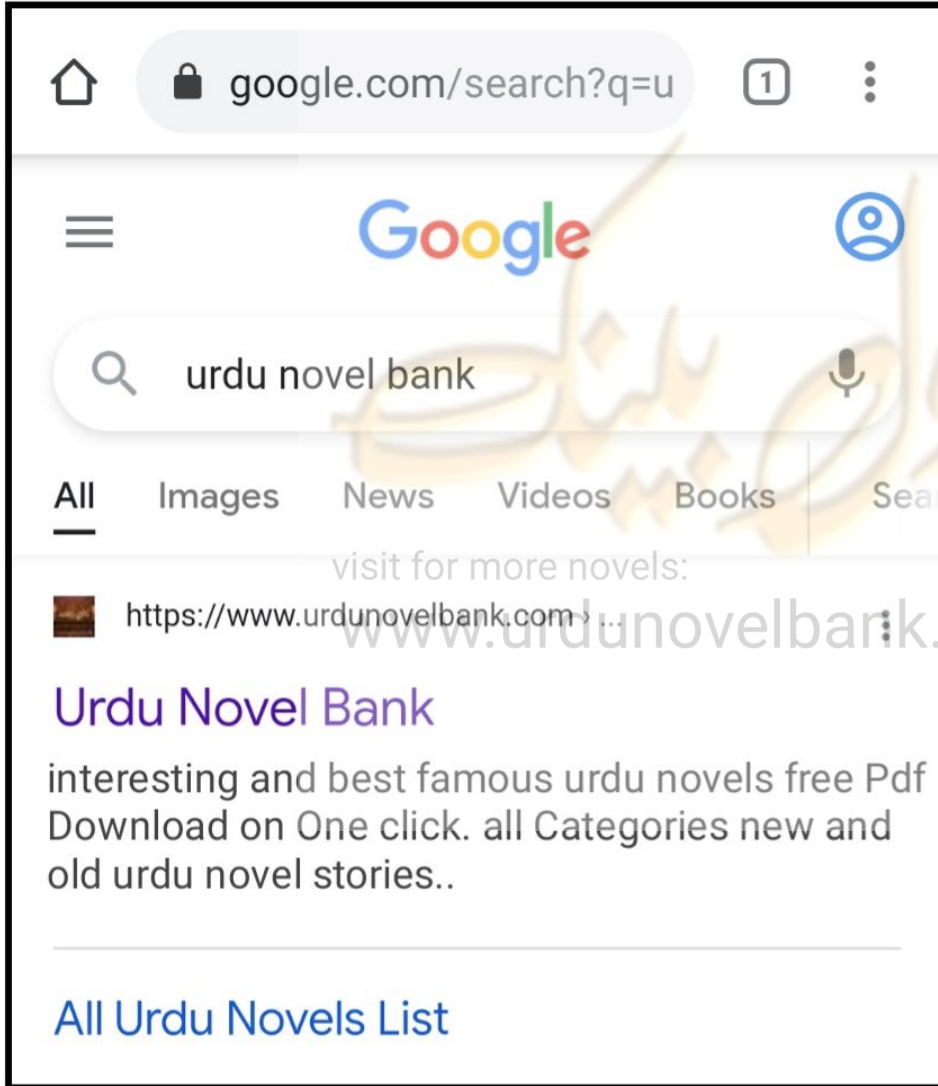
میں؟ اور تم سے شادی؟ کیا تمہیں اس بات پر ہنسی نہیں آتی؟ "شفق نے" ہنستے ہوئے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔

نہیں! میرا دل تو گارڈن گارڈن ہو جاتا ہے یہ سوچ کر ہی "نعیم نے جان بوجھ" کر سیریس ہو کر کہا اور شفق بس اسے دیکھ کر رہ گئی، اک وقت میں وہ کسی ایسے انسان کے پیچھے بھاگ رہی تھی جو صرف اس کی محبت کو اک وقت گزاری سمجھتا تھا اور آج اک انسان اسکی محبت کے پیچھے بھاگ رہا تھا شاید یہی زندگی تھی ہر انسان اپنی چاہت کے پیچھے بھاگ رہا ہے کسی کو کسی کی چاہت کا احساس نہیں کہ کون اسے کتنا چاہتا ہے؟ شاید انسان ہے ہی اتنا خود غرض پوری زندگی اس کی چاہت کے لئے خود کو ہلکان کرتا ہے جسے وہ چاہتا ہے اور پھر کوئی اسے کتنا چاہتا ہے یہ تو اسے کبھی نظر ہی نہیں آتا۔



## URDU NOVEL BANK

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ  
www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank  
website

جہاں ملے آپ کو نئے  
اور اچھے معیاری ناول  
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

**Urdu Novel Bank**

اور ویب سائٹ سے  
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں  
مکمل ناول مفت میں

Vist For More Novels : [www.urduovelbank.com](http://www.urduovelbank.com)

یوسف سفید کرتا پہنے کندھوں پر شال ڈالے آج معمول سے زیادہ خوبصورت لگ رہا تھا، اجیہ نے اس سے نظر بچا کر کتنی دفعہ اسے دیکھا تھا لیکن اسے علم نہ تھا کہ اس کی یہ چوری پکڑی جا چکی ہے۔

کل امام صاحب نے بتایا کہ چوری کرنے والے کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں اور "اب میں اس کشمکش میں ہوں کہ چوری چوری ہمیں دیکھنے والے کو کیا سزا دی جائے؟" یوسف نے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اجیہ کے پیچھے آکر کھڑے ہو کر اس کے کان میں سرگوشی کی تھی اور اجیہ تو وہیں جھینپ سی گئی، یعنی اسکی چوری پکڑی گئی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

ک-کک-کون دیکھ رہا ہے تمہیں چوری چوری؟ "اجیہ نے فوراً خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔"

بس ہے میری اک خوبصورت سی بیوی جو مجھے نظر لگانا چاہتی ہے آج "یوسف" نے معنی خیزی سے کہا۔

بہت زیادہ ہی خوش فہم نہیں ہو گئے تم؟ "اجیہ نے پلٹتے ہوئے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

اگر یہ میری خوش فہمی ہے، کمال کی خوش فہمی ہے جاناں "یوسف نے مسکراتے ہوئے کہا۔"

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

خوش فہمیاں ہمارا نقصان کرتی ہیں "اجیہ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔"

کچھ خوش فہمیاں پال لینی چاہئیں بیگم، جینا سہل ہو جاتا ہے "یوسف اب بھی مسکرا رہا تھا۔"

## URDU NOVEL BANK

تمہارا جینا میں سہل ہونے دوں گی تو آسانی سے جیو گے نا مسٹر یوسف راؤ" اجیہ " نے ترخ کر جواب دیا تھا اور یوسف، وہ تو عادی ہو چکا تھا اب اجیہ کی ان باتوں کا۔

تمہیں دیکھتے ہی مجھے ہر مشکل آسان لگنے لگتی ہے مسز یوسف راؤ" یوسف نے " اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے اسی کے انداز میں جواب دیا تھا۔

غائب ہو جاؤں گی اک دن انہی نظروں سے "اجیہ نے اکتاہٹ سے کہا۔"

میں ایسا ہونے دوں گا تو ایسا کرو گی نا" یوسف نے مضبوط لہجے میں کہا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com دور ہو مجھ سے "اجیہ نے اسے پیچھے کو دھکا دیا تھا۔"

کیوں؟ میری محبت سے ڈرتی ہو؟" یوسف نے مسکرا کر پوچھا۔"

نہیں! مجھے اس بات سے ڈر لگتا ہے کہیں میری نفرت کی آگ تمہیں جھلسا نہ دے "اجیہ نے اک اک لفظ چبا چبا کر کہا تھا۔



## URDU NOVEL BANK

اجیہ میہی تو خاص بات ہے لوگوں کو کسی انسان کی محبت اس کے رب سے ملو" دیتی ہے اور مجھے تمہاری نفرت نے میرے رب سے ملوادیا اور دیکھنا اک دن وہ ہمارے دن بھی ملا دے گا" یوسف کے لہجے میں اک یقین تھا اور اجیہ اسی یقین سے ڈر گئی تھی۔

اور وہ دن میری زندگی میں کبھی نہیں آئے گا" اجیہ غصے سے کہا تھا۔  
اک بات سمجھ نہیں آتی مجھے؟" یوسف نے اس کی بات کو بالکل انور کرتے ہوئے پرسوچ انداز میں کہا۔

کیسی بات؟" اجیہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔  
visit for more novel:  
www.urdu-novelbank.com

کہ تم زیادہ خوبصورت غصے میں لگتی ہو یا جب پیار سے بات کرتی ہو؟" یوسف  
اب بھی ایسے کھڑا تھا جیسے یہ بہت مشکل سوال ہو اور وہ اس کا جواب  
ڈھونڈنے کی کشمکش میں ہو۔



## URDU NOVEL BANK

چھپھورپن کروا لے تم سے کوئی؟ کسی کو کیا علم پورا دن لوگوں کو ڈنڈے کے " زور پر رکھنے والا یوسف راؤ کتنا چھپھورا ہے "اجیہ نے اس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور کسی کو یہ بھی نہیں معلوم کے وہ یہ چھپھورپن صرف اپنی بیوی کے سامنے " کرتا ہے "یوسف نے اسی کے لہجے میں کہا۔

اگر تمہیں لگتا ہے تمہاری ان باتوں سے میں پگھل جاؤں گی تو یہ بات اپنے ذہن " سے نکال دو "اجیہ نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

یہ سب تو محض دکھاوا ہے جانتا ہوں تم مجھ سے کتنی محبت کرتی ہو "یوسف نے " ہنستے ہوئے کہا اور اجیہ اسکی بات پر تھوڑا گڑبڑا گئی کیونکہ اس حقیقت سے تو اسے روز اس کا دل آشنا کرواتا ہے لیکن وہ جھٹلا دیتی تھی۔

اللہ ہی تم پر رحم کرے یوسف "اجیہ اتنا کہہ کر وہاں سے ہٹ کر بیڈ پر بیٹھ " کر اپنی سینڈل پہننے لگی تھی جب دروازہ بجا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

بھائی! اندر آجاؤں؟" آنے والی شفق تھی اور پھر یوسف کی جانب سے مثبت "جواب ملتے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

بھابھی یہ گجرے لائی تھی میں آپکے لئے "شفق نے ہاتھ میں پکڑے گلاب" کے گجرے اجیہ کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا جسے فوری یوسف نے اچک لئے۔ یہ گجرے تو میں ہی پہناؤں گا اپنی بیگم کو "یوسف وہیں زمین پر گھٹنے کے بل" بیٹھ گیا، اس نے اجیہ کا ہاتھ تھامنا ہی چاہا تھا جب اجیہ نے ہاتھ فوری پیچھے کھینچ لیا۔

دیکھو اجیہ! یہ گجرے تو آج میں ہی تمہیں پہناؤں گا "یوسف نے پر عزم لہجے میں" کہا اور پھر زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور شفق تو بس یہ دیکھ کر مسکرائے جا رہی تھی۔

دیکھو ان گجروں کا حسن تمہاری کلائی میں آتے ہی مزید بڑھ گیا "یوسف نے گجرا" اسکی کلائی میں پہنانے کے بعد محبت سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا، شفق نے

## URDU NOVEL BANK

جلدی سے وہ لمحہ اپنے موبائل کے کیمرے میں مقید کر لیا اور یہ لمحہ تو اجیہ کے لئے بھی خاص تھا، اس کا محرم، اسکی محبت میں اس طرح گھٹنوں کے بل بیٹھا زبردستی اس پر اپنی محبت نچھاور کر رہا تھا اندر ہی اندر اک خوشی تو اس نے بھی محسوس کی تھی لیکن اس نے یوسف پر عیاں نہیں ہونے دی تھی یہ بات۔

کیا خوشبو ہے ان گلابوں کی "یوسف نے اس ہاتھ پکڑ کر اس کی کلائی پر پہنے" گلاب کے گجرے کی خوشبو سونگھتے ہوئے کہا، تب ہی اجیہ نے جھٹک کر اس سے ہاتھ چھڑوایا تھا ورنہ تو وہ خود اس لمحے کے سحر میں تھی اور کہیں نا کہیں وہ بھی چاہتی تھی کہ یہ وقت یہی رک جائے اور وہ اسی لمحے میں جیتی رہے۔

www.urdu-novelbank.com



حیدر خان نے جیسے تیسے کر کے غازی کو جیل سے نکلوا لیا تھا، جیل سے آزاد ہوتے ہی اس نے اپنے گاؤں جانے کا سوچا تھا اور پھر اپنی اس سوچ کو عملی جامہ پہناتے ہوئے وہ گاؤں چلا آیا تھا، لیکن اپنے اس چھوٹے سے گھر کے

Vist For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

## URDU NOVEL BANK

دروازے پر لگاتالا دیکھ کر وہ ٹھٹکا تھا اور پریشان بھی ہوا تھا، آخر اس کی ماں کہا چلی گئی تھی، تب ہی اس نے اپنے گھر کے برابر والا دروازہ بجایا تھا۔

کون؟ "دستک کی آواز سن کر کسی عورت نے اندر سے ہانک لگائی تھی۔"

دروازہ کھولو خالہ "غازی کی آواز بھی کافی بلند تھی، آس پاس سے گزرنے والے "راہگیر اسے عجیب و غریب نظروں سے دیکھ رہے تھے اب تو اس کی پریشانی مزید بڑھ گئی تھی، وہ اسی پریشانی میں جانے کیا کیا سوچ رہا تھا جب دروازہ کھول کر اک خاتون باہر آئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

غازی تو؟ "خاتون نے شکاٹہ ہوتے ہوئے پوچھا۔"

ہاں خالہ! اماں کہاں ہے میری؟ "غازی نے فوری پوچھا۔"

بیٹا تیری ماں تو اسی دن مر گئی تھی جس دن تو اسے چھوڑ کر گیا تھا "اس عورت" نے اس کا چہرہ جانچتے ہوئے کہا، غازی کو تو ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے پیروں تلے زمین کھینچ لی ہو۔

## URDU NOVEL BANK

یہ کیا کہہ رہی ہیں خالہ؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ "غازی پریشانی سے وہیں"  
دروازے پر بیٹھ گیا اور اب سر پکڑے ایسے بیٹھا تھا جیسے بہت قیمتی چیز کھودی ہو  
اور واقعی اک قیمتی چیز ہی تو کھوئی تھی اس نے۔

ہاں بیٹا، وہ بیچاری تو اسی دن ر ب سوہنے کو پیاری ہو گئی تھی "اس عورت نے"  
اسے یوں بیٹھے دیکھ کر دوبارہ اپنی بات دہرائی تھی۔

اب کیوں لوٹے ہو میاں؟ اب تمہارا کچھ نہیں ہے یہاں "وہ وہیں پشیمان بیٹھا"  
تھا جب پاس سے گزرتے اک بزرگ کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی۔

میں اپنی ماں سے ملنے آیا تھا "غازی نے لڑکھڑائی زبان سے کہا۔"

صحیح کہا ہے ر ب سوہنے نے کہ دولت اور اولاد دونوں فتنہ ہیں اور تجھ جیسی اولاد"  
سے بڑی آزمائش کیا ہو سکتی ہے بھلا؟ "اس بزرگ نے اسے شرمسار کرتے  
ہوئے کہا۔

کاش میں پہلے آجاتا "اس نے تاسف سے کہا۔"

بیٹا افسوس کرو خود پر تم نے وہ چیز کھو دی جو سب سے زیادہ قیمتی تھی، اس“  
دولت نے تجھے اتنا اندھا کر دیا تھا کہ تو اپنی ماں کو ہی بھول گیا“ بزرگ نے  
تاسف سے کہا، غازی کو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے، یہ چھوٹی بات  
بھی تو نہیں تھی، تب ہی اسکا فون بجا تھا، اس نے کال ریسپو کرتے ہی فون  
کان پر لگایا تھا۔

آ رہا ہوں شہر کل تک“ شاید دوسری جانب سے اسے واپس آنے کا کہا تھا اور پھر“  
مختصر جواب دے کر وہ وہاں سے اٹھا تھا، فون جیب میں ڈال کر اپنے گھر کا  
دروازہ توڑنے لگا، جس میں وہ جلد ہی کامیاب ہو گیا دروازہ کھول کر وہ گھر میں  
داخل ہوا تھا، پورا گھر مٹی سے اٹا ہوا تھا، دیواروں پر لمبے لمبے جالے لٹک رہے  
تھے، جگہ جگہ لکڑیاں اپنے گھر بنائے، جالہ بننے میں مصروف تھیں، کیا مہارت تھی  
انکو اپنے کام میں، وہ چھوٹے چھوٹے، تھکے ہوئے قدم اٹھاتے کمرے میں آیا تھا۔  
ماں“ خالی کمرے میں اسے پلٹ کر اپنی ہی آواز سنائی دی تھی، اسکا دل کر رہا“  
تھا روئے اور اتنا چیخ چیخ کر روئے کہ اس کی آواز سے اس کی ماں لوٹ آئے۔

## URDU NOVEL BANK

اماں کدھر چلی گئی تو مجھے چھوڑ کر "وہ وہیں رکھی اس چھوٹی سے مرمت کی"  
مرہون منت چارپائی پر بیٹھ گیا اور اب باقاعدہ وہ رو رہا تھا۔

رونے سے کیا ہوگا غازی؟ اس وقت تجھے تیری ماں کے آنسو نظر نہ آئے؟ کس"  
کے آسرے پر چھوڑ گیا تو اسے اکیلا یہاں؟ اس کا تو تیرے سوا کوئی نہیں تھا  
نا"سامنے رکھے اس چھوٹے سے شیشے میں نظر آتے اس کے عکس نے اس کے  
منہ پر اک حقیقت کا زوردار طمانچہ مارا تھا۔

ماں واپس آجانا دیکھ غازی لوٹ آیا ہے، نہیں چائیے مجھے مال دولت لیکن تو آجا"  
بس "غازی رو رہا تھا چیخ رہا تھا چلا رہا تھا لیکن اب اس کے پاس اسکی سننے والا  
کوئی نہیں تھا۔

جانے والے لوٹ کر نہیں آتے غازی، اکیلا رہ گیا تو "شیشے میں نظر آتے عکس"  
میں سے پھر سے آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی تھی۔



## URDU NOVEL BANK

نہیں، میری ماں مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتی "غازی اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور وہ " شیشہ اٹھا کر اس نے زور سے دیوار پر مارا تھا، شیشہ کئی حصوں میں ٹوٹ کر زمین پر پڑا اپنی حالت پر ماتم کناں تھا، ہر ٹکڑے میں غازی کو اپنا عکس نظر آ رہا تھا، تب ہی اسے چھوٹے سے میز پر پڑا خاک آلود اک صفحہ نظر آیا تھا، جسے اس نے فوری آگے بڑھ کر اٹھایا تھا، صفحہ کھولتے ہی سامنے اسے اپنا نام لکھا نظر آیا تھا، اسکی ماں تو ان پڑھ تھی پھر یہ خط کس نے لکھا ہوگا؟ فوراً اس سوچ نے دماغ میں جھم لیا تھا، شاید کسی سے لکھوایا ہوگا، خود ہی اپنے سوال کا جواب دیتا وہ اب جلدی جلدی پڑھنے لگا تھا، خط کچھ اس طرح لکھا گیا تھا۔

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

!غازی میرا بچہ"

آج تو مجھے جیسے ہی چھوڑ کر گیا میرے لئے خود کو سنبھالنا مشکل ہو گیا، مجھے لگتا ہے اب تیری اور میری ملاقات کبھی نہیں ہوگی، تو اتنا سنگدل ہو گیا کہ مجھے ایسے تنہا چھوڑ دیا، ابھی تجھے گئے اک دن بھی نہیں ہوا اور میرا جینا بہت مشکل ہو گیا ہے، میری سانسیں میرا ساتھ نہیں دے رہیں، میرے بچے میں تیری ماں ہوں تو



## URDU NOVEL BANK

نے جو بھی کیا دولت کے نشے میں کیا لیکن میں تیرے لئے ہمیشہ دعا کروں گی، میرے غازی، میرے راج دلارے! میں نہیں جانتی میرا خط کبھی تجھ تک پہنچا گا بھی کہ نہیں، لیکن اگر تجھے کبھی میرا خط ملے تو اس دن مجھ سے وعدہ کرنا تو کبھی حرام کی کمائی اپنی پیٹ میں نہیں ڈالے گا، اگر میں کرگئی تو پریشان نہ ہونا، بس میری قبر پر فاتحہ پڑھ جانا، تیری ماں نے تجھے بہت یاد کیا غازی اور میں تجھے کہنا چاہتی ہوں کہ "وہ پوری توجہ سے خط پڑھ رہا تھا اور ساتھ ساتھ آنسو مسلسل اسکی آنکھوں سے رواں تھے، بار بار لفظ دھندلے ہو جاتے اور پھر وہ اپنے ہاتھوں سے اپنی آنکھیں صاف کرتا اور پھر توجہ سے خط پڑھنے لگ جاتا، لیکن یہ کیا؟ خط ختم ہو چکا تھا اس کی ماں کیا کہنا چاہتی تھی، اس نے صفحے کو الٹ پلٹ کر دیکھا کہیں کچھ نہیں لکھا تھا، تب ہی صفحہ کے کونے پر لکھی سطر پر اسکی نظر پڑی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

پھر تمہاری ماں نے آخری سانس لی اور دنیا ئے فانی سے رخصت ہو گئی غازیں " میں بھی نہیں جانتا وہ تمہیں کیا کہنا چاہتی تھی؟ " یہ سطر پڑھ کر اسے اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔

اماااں " وہ پوری قوت سے چلایا تھا اور دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا، تب ہی کوئی " اندر داخل ہوا تھا شاید اسکے چلانے کی آواز سنی تھی اس نے۔

اپنی ماں کی قبر پر نہیں جاؤ گے غازی؟ اسکی زندگی میں تو اسکے لئے کچھ کر " نہیں سکے کم از کم اسکے لئے دعائے مغفرت ہی کر لو " یہ وہی بزرگ تھے جو اسکی چلانے کی آوازیں سن کر اندر آئے تھے، بزرگ کی آواز سن کر غازی جھٹکے سے کھڑا ہوا تھا اور مسلسل اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔

بابا مجھے میری ماں کی قبر پر لے چلیں " غازی نے روتے ہوئے کہا اور پھر بابا " کے ساتھ گاؤں میں بنے اس چھوٹے سے قبرستان میں آگیا جہاں خاک تلے اسکی ماں دفن تھی، وہ اپنی ماں کی قبر پر آکر کھڑا ہو گیا اور منہ پر ہاتھ رکھے بمشکل اپنی سسکیاں روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

بیٹا ایسے روؤ مت یہاں، اللہ سے اپنی ماں کی مغفرت کی دعا کرو "بابا نے اسکے" کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا اس نے فوری دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تھے اور اللہ سے دعائیں مانگنا لگا، آج وہ اسی رب کے سامنے کھڑا تھا جس پر اسے کبھی توکل تک نہ تھا، پھر اس نے اپنی ماں کی قبر کے اطراف سے مٹھی بھر خاک اٹھائی تھی اور قبر کے اوپر ڈال دی۔

ماں اتنی بڑی سزا کیوں دی؟ تیرا بیٹا اتنا برا تھا کہ تو نے یہ تک گوارہ نہ کیا کہ "وہ تیری قبر پر مٹی ہی ڈال دیتا، کتنا بد قسمت ہوں میں" غازی نے اپنی بد قسمتی پر ماتم کیا تھا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

چلو بیٹا اب چلیں "وہ وہیں قبر کے پاس بیٹھا جب بزرگ نے کہا۔"

بابا دل نہیں کرتا یوں ماں کو چھوڑ جانے کا "اس نے بے بسی سے کہا۔"

بیٹا اک دن تو اسے چھوڑ گیا تھا اور اک دن وہ تجھے چھوڑ گئی لیکن تو تو آگیا وہ "کبھی نہیں آئے گی، دیکھ زندگی نے کتنا بڑا انتقام لیا ہے تجھ سے "بزرگ یہاں

## URDU NOVEL BANK

بھی اسے آئینہ دکھانا نہیں بھولے تھے، اسے بہت سے پچھتاووں نے گھیر لیا تھا لیکن اب وقت گزر چکا تھا اب کیا کیا جاسکتا تھا۔

بابا اب میں کیا کروں؟ "غازی نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایسے دیکھا تھا جیسے "سب کھو دیا ہو، بے بسی سے اس نے سوال کیا۔

بیٹا اگر تم واقعی ان سے محبت کرتے ہو تو انکے لئے ایصالِ ثواب کا ذریعہ " بنو، تاکہ انہیں روزِ جزا تمہارے بیٹے ہونے پر فخر ہو " اب کے بزرگ نے نرمی سے کہا اور پھر غازی کے ذہن میں خط میں لکھی تمام باتیں گھومنے لگی تھیں اور پھر وہاں سے اٹھتے وقت وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ اب اسے کیا کرنا ہے۔



سارے گھر والے ہال میں پہنچ چکے تھے، ہال کافی وسیع و عریض رقبے پر پھیلا ہوا تھا، اور سجاوٹ تو بہت ہی خوبصورت کروائی گئی، اجیہ یوسف کے ساتھ ہی ہال میں داخل ہوئی تھی اور کئی ستائشی نظریں ان دونوں کی جانب اٹھی تھیں، وہ ساتھ میں لگتے ہی اتنے خوبصورت تھے، مسٹر اور مسز سیف بخاری کو بھی دعوت

نامہ دیا گیا اور وہ بھی آنے ہی والے تھے۔ اجیہ کے ساتھ کھڑی اب بھی تو تو میں میں کر رہی تھی جب اسے سامنے دروازے سے مسٹر سیف بخاری اندر داخل ہوتے ہوئے نظر آئے تھے، وہ بھاگ کر مسز بخاری کے کلمے جا لگی تھی۔

مما، کیسی ہیں آپ؟ آپ مجھے بالکل بھول گئیں "اجیہ کی آنکھیں نم ہوئی۔"

تھیں، کتنا وقت گزر گیا تھا اسے یہ لمس محسوس کئے ہوئے اور پھر اسما بیگم سے الگ ہوتے ہوئے اس نے سیف بخاری کی جانب دیکھا تھا جو فوری نظریں پھیر گئے آج بھی وہ اس سے خفا تھے اور یہ دیکھ کر اجیہ کو اچھی خاصی تکلیف ہوئی تھی، وہ انکے گلے لگنے ہی لگی تھی جب انہوں نے اسکے سر پر ہاتھ رکھ دیا اور وہیں اسے محسوس ہوا کہ وہ نہیں چاہتے کہ وہ ان کے قریب بھی آئے اور یہ سب اس کے ساتھ کھڑے یوسف نے بھی محسوس کیا تھا، یوسف سے وی بہت گرمجوشی سے ملے تھے، یوسف نے خود سے عہد کیا تھا کہ وہ سب کچھ صحیح کر کے رہے گا اور پھر کچھ دیر میں نریم نمرہ کا لنگا اس کے ساتھ سنبھالتے ہوئے اسے لئے ہال میں داخل ہوئی تھی روحان بھی ساتھ ہی تھا، شفق جو تمام مہمانوں سے مل رہی

## URDU NOVEL BANK

تھی دلہن کو دیکھتے ہی وہ بھی فوراً وہیں آگئی، جبکہ مسٹر احمد اور مسٹر ادریس مہمانوں سے ہی گفتگو کرنے میں مصروف تھے اور پھر شفق بھی نمرہ کے دوسری جانب آگئی اور اسے لیے وہ لوگ اسٹیج کی جانب بڑھی گئیں، نمرہ کو اسٹیج پر بٹھا دیا گیا تھا، نمرہ بہت زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی، اجیہ بہت گم صُم سے انداز میں اسے دیکھ رہی تھی، جب یوسف نے آکر اسکے بازو پر ٹھوکا لگایا تھا۔

کیا دیکھ رہی ہو؟ نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا نمرہ کو؟ "یوسف نے شرارتی لہجے میں" کہا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

نہیں تو "اجیہ نے تڑخ کر جواب دیا۔"

ویسے اک بات ہے اجیہ تم زیادہ حسین لگ رہی تھی دلہن بن کر "یوسف نے" اسکی تعریف کی تھی۔

اور پھر تم نے مجھے بد صورت بنا دیا کہ میں خود کو بھی کبھی اچھی نہیں " لگی "اجیہ نے جتانے کے انداز میں کہا۔

## URDU NOVEL BANK

مجھے معاف کر دو اجیہ "یوسف نے ملتجی لہجے میں کہا۔"

میں تمہیں معاف کر چکی ہوں یوسف، بس اس دن کا انتظار کر رہی ہوں جس دن میں سب بھول جاؤں گی "اجیہ نے سنجیدگی سے کہا۔

کیا تمہیں محبت نہیں مجھ سے؟ "یوسف نے سوالیہ انداز سے پوچھا۔"

مجھے تم سے محبت ہے یوسف اور شاید ہمیشہ رہے گی تب ہی تو آج تک "تمہارے ساتھ ہوں لیکن مجھے تم پر بھروسہ نہیں ہے، میرا دل بھی تم پر ایسے ہی بھروسہ نہیں کرتا جیسے تم نے شادی کی رات مجھ پر بھروسہ نہیں کیا تھا "اجیہ کی آنکھیں نم تھیں۔  
visit for more novels:  
www.urduromelbank.com

اک دفعہ کر کے دیکھو "یوسف نے انگلی سے ایک کا ہندسہ بناتے ہوئے کہا۔"

کوشش کر رہی ہوں یوسف، میری محبت تمہیں اک موقع دینا چاہتی ہے لیکن "تمہارے دیئے ہوئے زخم مجھے روکتے ہیں "اجیہ کے لہجے میں بے بسی تھی۔



## URDU NOVEL BANK

اجیہ مجھے تم سے محبت کرنے کا اک موقع دو دیکھنا سارے زخم بھر جائیں " گے، میں مرہم رکھوں گا تمہارے زخموں پر "یوسف نے پر عزم لہجے میں کہتے ہوئے اسکی آنکھوں میں جھانکا تھا آج اسکی آنکھوں میں غصہ، نفرت نہیں تھی بے بسی تھی۔

ٹھیک ہے یوسف میں تمہیں موقع دیتی ہوں اور چاہتی ہوں کہ تم اس موقع سے " فائدہ بھی اٹھاؤ اور اپنے ارادوں میں کامیاب بھی ہو جاؤ "اجیہ نے دھیمی مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے کہا۔

تھینک یو میری جان، تھینک یو سوچ "یوسف کی خوشی کا تو ٹھکانہ ہی نہیں " تھا، وہ پھولے نہیں سما رہا تھا تب ہی وہ اجیہ کے قریب ہوا تھا اور اسکے ماتھے پر اپنی محبت کی پہلی محبت ثبت کی تھی، وہ بھی چاہتی تھی یوسف کا دیا ہوا ہر زخم بھر جائے، کیونکہ وہ بھی یوسف کو کھونا نہیں چاہتی تھی، اور اجیہ کا مان آج شاید کچھ بڑا تھا، وہ بس دھیمے سے مسکرائی تھی، اور پھر کچھ دیر میں بارات آئی تھی اور



## URDU NOVEL BANK

پھر نمرہ کا نکاح ہوا تھا اور پھر سب مہمان کھانے میں مصروف ہو گئے تب ہی انزل ہائی ہیلز پہنے نخروں سے چلتی اسٹیج پر آئی تھی۔

بہت خوش قسمت ہو تم "انزل نے اتنا ہی کہا تھا جب اسے اپنے عقب سے " آتی آواز نے متوجہ کیا تھا۔

تم بھی بہت خوش قسمت ہو انزل، بس تم خود ہی اپنی قسمت بگاڑنے پر تلی " ہوئی ہو "بولنے والی شفق تھی۔

تم میرے منہ مت لگا کرو "انزل نے بدتمیزی سے کہا۔

visit for more novels:

تمیز سے بات کرو شفق سے "روحان بھی ابھی ہی آیا تھا اسٹیج پر۔

ہاں پہلے اسے دیکھو اس نے میری بات میں ٹانگ اڑائی ہے "انزل نے تڑخ کر کہا۔

بدتمیزی تم نے کی ہے انزل اور یہاں تماشہ لگانے کی ضرورت نہیں " ہے "روحان نے دھیمے لہجے میں کہا۔

## URDU NOVEL BANK

بھلا تم میری سائیڈ کیوں لو گے، آخر شفق پر لٹو جو ہو، وہ الگ بات ہے کہ کوئی "تمہاری نیت سے واقف نہیں" انزل کی بات پر شفق نے صدمے سے اسے دیکھا تھا اور روحان وہ تو سمجھ ہی نہیں پایا کہ آخر انزل نے یہ کہہ بھی کیسے دیا؟ اتنی بڑی بات؟ اتنا بڑا الزام، تب ہی اس کا ہاتھ اٹھا تھا اور انزل کے چہرے پر چھاپ چھوڑ گیا لیکن چونکہ شفق سامنے کھڑی تھی اور ویسے بھی اب کھانے میں مصروف تھے تو کسی نے نہیں دیکھا جبکہ انزل نے غصے سے روحان کی جانب دیکھا اور بغیر کچھ کہے وہاں سے بھاگتی ہوئی نکل گئی روحان اس کے پیچھے نہیں گیا تھا اسے تو فرق بھی نہیں پڑا تھا کیونکہ آج تک انزل نے کوشش ہی نہیں کی تھی اسکے دل میں جگہ بنانے کی۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

رخصتی کا وقت آن پہنچا تھا سب غمزدہ تھے لیکن اک ناک دن تو لڑکی کو جانا ہی پڑتا ہے اور پھر نمرہ بھی سب کو غمگین کر کے رخصت ہو کر پیا گھر چلی گئی۔



واپس آکر سب بہت تھک چکے تھے اس لئے سب جلدی ہی اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے روحان بھی اپنے کمرے میں آیا تھا اس نے دروازہ کھولا ہی تھا، جب اپنے کمرے کی حالت دیکھ کر اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا پورا کمرہ تھس تھس ہوا پڑا تھا اور کچھ پرفیوم اور گلدان زمین پر ٹوٹے پڑے تھے اور اس نے جب ادھر ادھر نظر دوڑائی تو بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی انزل کو دیکھ کر اسے اک اور جھٹکا لگا تھا اس کے پورے بال بکھرے ہوئے تھے کاجل پورے منہ پر پھیلا ہوا تھا اور رو کر اس کا برا حال تھا۔

انزل "اس نے اسے پکارا تھا اور تب ہی وہ جھٹکے سے اٹھ کر روحان کے پاس" آئی تھی اور آتے ہی اک زوردار تھپڑ روحان کے منہ پر مارا تھا چونکہ یہ اچانک ہوا تھا تو روحان اسے روک نہیں سکا، اور پھر روحان کا گریبان پکڑے وہ زور زور سے چلانے لگی تھی۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ بھی لگانے کی؟ بھری محفل میں سب لوگوں "کے سامنے تم نے مجھے تھپڑ مارا اس کا بدلا تو تم نے چکانا ہی تھا" انزل جاہلوں کی

طرح چلا رہی تھی اور روحان کا چہرہ غصہ و ضبط سے سرخ ہو رہا تھا، اس نے اپنی مٹھیاں بھینچی ہوئی تھیں۔

اس منحوس شفق کے لئے تم نے مجھے مارا تھا، اوہاں تم برداشت بھی کیسے " کرتے آخر نظر جو ٹکائے بیٹھے ہو اس پر "انزل نے طنزیہ لہجے میں کہا اور تب ہی روحان کا ہاتھ اٹھا تھا اور اب کی بار اس نے اچھا خاصہ زور سے تھپڑ اس کے منہ پر مارا تھا اس کا ہونٹ پھٹ گیا تھا اور وہاں سے خون نکلنے لگا تھا۔

ایک نمبر کے ذلیل اور بے غیرت انسان ہو تم، اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے " شرم نہیں آتی تمہیں "انزل کی آواز اب کی بار اچھی خاصی بلند تھی وہ جان بوجھ کر زور زور سے چلا رہی تھی تاکہ سب ہی ہمدردی سمیٹ سکے اور پھر اس کے پلین کے عین مطابق ہی ہوا تھا سب لوگ بھاگتے ہوئے کمرے میں آئے تھے اور یوں انزل کا حال بے حال دیکھ کر سب نے اک نظر انزل کو اور پھر حیرت سے روحان کی طرف دیکھا تھا۔



حیدر خان، کاظم اور اپنے کچھ آدمیوں کے ساتھ ڈیرے پر موجود تھا جب غازی وہاں آیا تھا، وہ بوجھل قدموں سے چلتا ہوا حیدر خان کے پاس آکر رکا تھا۔

کہاں گئے تھے تم؟ "حیدر خان نے اپنی بھاری آواز میں پوچھا۔"

میں گاؤں گیا تھا اپنی ماں کے پاس "غازی کا چہرہ اب بھی جھکا ہوا تھا۔"

کب تک ہو جائیے گا ہمارا کام؟ "حیدر خان نے مدعے کی بات کی تھی۔"

میں یہ کام نہیں کر سکتا، مین فیصلہ کر چکا ہوں میں کوئی غیر قانونی کام " نہیں کروں گا "غازی نے اب کی بار سر اٹھا کر حیدر خان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا جبکہ اس کی بات پر حیدر خان اور کاظم کے اعصاب تنے تھے۔

ہا ہا ہا، اک دفعہ اگر اس کام میں پڑ جاؤ تو واپسی میں پھر موت کے سوا کوئی چارہ " نہیں، یا تو ہمارا کام کر ورنہ یہیں کھڑے کھڑے تجھے مار دوں گا "حیدر خان نے

## URDU NOVEL BANK

اسے دھمکایا تھا، لیکن اس کے چہرے پر اب بھی ٹھہراؤ تھا جیسے حیدر خان کی بات سے اسے ذرا بھی فرق نہ پڑا ہو۔

میں مرنا پسند کروں گا لیکن اب میں یہ کام ہرگز نہیں کروں گا "اس نے "ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا، تب ہی کاظم آگے بڑھا تھا اور اسکی گردن کو اپنے ہاتھ میں دبوچا تھا۔

رک جاؤ کاظم "حیدر خان نے حاکمانہ انداز میں کہا اور اپنی مخصوص چال چلتے "ہوئے اسکے پاس آکر کھڑا ہوا تھا۔

ابا جان! اس گستاخ کو مار دوں گا میں "کاظم نے غصے سے کہا۔

رک جاؤ کاظم! وہ کیا ہے نا یہ نیا آیا ہے ابھی، اس کو ایک جھلک دکھانی ہی "پڑے گی اپنی "حیدر خان نے اتنا کہا اور ہاتھ میں پکڑی پستول کا رخ وہیں کھڑے آدمی کی طرف کیا تھا اور اگلے ہی لمحے فضا میں اک زوردار آواز آئی تھی اور وہ

## URDU NOVEL BANK

آدمی زمین پر خون میں لت پت پڑا تھا، غازی یکدم کانپا تھا لیکن وہ فیصلہ کر کے ایا تھا کہ کچھ بھی ہو جائے وہ اب حیدر خان کا ساتھ نہیں دے گا۔

اگر تو نے اب ہم سے غداری کی بات کی تو تیرا اس سے بھی برا حشر کروں گا" حیدر خان نے خباثت سے ہنستے ہوئے کہا۔

تم مجھے ڈرا دھمکا نہیں سکتے حیدر خان "غازی نے مضبوط لہجے میں کہا۔"

حیدر خان نے آج تک کسی کو نہیں دھمکایا، بلکہ جو کہا ہے وہ کر کے دکھایا ہے "حیدر خان نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

visit for more novels:

تو مطلب آج تیری موت تجھے یہاں لائی ہے "حیدر خان نے پستول کا رخ اب "غازی کی طرف کیا تھا، اور اسکی کنپٹی پر رکھتی تھی۔

آخری موقع ہے سوچ لے "حیدر خان نے اسے اک موقع دینا چاہا، حیدر خان جانتا تھا کہ غازی بہت کام کا بندہ ہے وہ اسے ایسے ہی ہاتھ سے نہیں نکلنے دینا چاہتا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

میں تمہارا ساتھ نہیں دوں گا حیدر خان "غازی نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں"

ڈال کر جواب دیا تھا، اور تب ہی حیدر خان کی گرفت پستول پر مضبوط ہوئی

تھی، اس سے پہلے کہ گولی اسکے دماغ کے آپار ہوتی غازی نے جھٹکے سے اسکی

پستول کا رخ اوپر کی جانب موڑا تھا، اور اب وہ کسی بھی طرح حیدر خان سے

پستول لینا چاہتا تھا، تب ہی اچانک پستول سے گولی نکلی تھی اور کاظم کے سینے

میں جا کر لگی تھی، حیدر خان کے ہاتھ وہیں تھمے تھے، اسے لگا جیسے آسمان اسکے

سر پر آکر گرا ہو، وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے کاظم کو دیکھ رہا تھا جو اپنے سینے پر ہاتھ

رکھے درد سے کراہتے ہوئے زمین پر جا گرا تھا، تب ہی غازی موقع پا کر وہاں سے

فرار ہوا تھا، جبکہ حیدر خان کے ہاتھ اب کانپ رہے تھے پستول اسکے ہاتھ سے

چھوٹ کر زمین پر جاگری تھی وہ بمشکل خود کو گھسیٹتے ہوئے کاظم کے پاس لایا

تھا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔



## URDU NOVEL BANK

بابا! آپ نن۔ نے مم۔ ممجھ۔۔ مجھے مار د۔ دیا" کاظم خان کی سانسیں اکھڑ رہی تھیں " اس نے بمشکل یہ لفظ ادا کئے تھے اور پھر اس نے آخری ہچکی لی تھی اور اک اور وجود حیدر خان کے ہاتھوں قتل ہو کر اس دنیا سے جا چکا تھا۔

کاظم "حیدر خان اب کے زور سے چلایا تھا، وہ اب کاظم کو زور زور سے ہلا رہا" تھا، اسکے اپنے ہاتھ بھی خون میں لتھڑ چکے تھے، ارد گرد کھڑے آدمی ساکت کھڑے یہ سب دیکھ رہے تھے۔

ی۔ یہ میں نے کیا کر دیا؟ "حیدر خان اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے خود سے ہی " باتیں کر رہا تھا۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

میں نے اپنے بیٹے کو مار دیا، میں قاتل ہوں اپنے بیٹے کا "حیدر خان چلا چلا کر" اپنے جرم کا اقرار کر رہا تھا، کہتے ہیں نا جب کوئی اپنا پچھڑتا ہے تو انسان بوکھلا جاتا ہے تو پھر اس نے تو خود اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیا تھا اسے چین کیسے آتا، تب ہی اسکے کانوں میں پولیس موبائل کے سائرن کی آواز گونجی تھی اس

## URDU NOVEL BANK

سے پہلے کہ وہ فرار ہوتا یوسف اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس کے پاس آکھڑا ہوا تھا، غازی بھی اسکے ساتھ ہی تھا۔

چچ چچ! حیدر خان تم نے اپنے بیٹے کو اپنے ہی ہاتھوں سے مار دیا اور ہم نے "تحقیق کی ہے اپنی بیوی کے قاتل بھی تم ہی ہو، اب تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا حیدر خان" یوسف نے اتنا کہہ کر اسکے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنائی تھیں۔

ہاں، ہاں میں قاتل ہوں، میں نے ا۔ اپنے ب۔ بیٹے کو اپنے ہاتھوں سے مار دیا، میں قاتل ہوں "حیدر خان مسلسل یہی بولے جا رہا تھا وہ خود نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا تھا، کہتے ہیں رب کی لائٹھی بے آواز ہے، کیسے لمحوں میں حیدر خان کی اکڑ ٹوٹ گئی، کیسے پوری بازی پلٹ گئی کوئی نہیں جانتا تھا، لمحے میں حیدر خان اپنے ہی کھیل میں ہار گیا تھا، یہی تو وقت کا کھیل ہے جسے انسان اپنے ہاتھوں میں لینے کی کوشش کرتا ہے اور منہ کے بل جا گرتا ہے۔



## URDU NOVEL BANK

انزل کے زور زور سے چلانے کی وجہ سے تقریباً سب ہی گھر والے وہاں پہنچ چکے تھے اور اسے علم ہی نہیں تھا کہ آج اس کے کھودے گئے گڑھے میں وہ خود ہی گر جائے گی، سب لوگ اس وقت انکے کمرے میں موجود تھے۔

شرم آنی چاہیے روحان تمہیں، آج پھر تم نے انزل پر ہاتھ اٹھایا تم جانتے بھی "ہو کہ کس طرح یہ اپنے گھر کو چھوڑ کر آئی ہے" مسز احمد نے روحان کو شرم دلانے چاہی۔

اسٹاپ اٹ ماما! آپ اس کا دوسرا چہرہ جانتی نہیں ہیں تب ہی، تب ہی تو آپ "اسکی سائیڈ لے رہی ہیں، ایک نمبر کی دھوکے باز عورت ہے یہ" روحان چلا رہا تھا وہ خود اب دماغی طور پر بہت پریشان ہو چکا تھا، یہ لڑکی آخر چیز کیا تھی؟ اسکی اچھی بھلی زندگی کو تباہ کر کے رکھ دیا تھا اس نے، ہر وقت ہنسنے والا روحان تو وہ اس وقت کہیں سے نہیں لگ رہا تھا۔

تمہیں شرم آنی چاہیے روحان اپنی بیوی کے بارے میں ایسی باتیں کرتے "ہوئے" احمد صاحب نے اسے شرمندہ کرنا چاہا۔

## URDU NOVEL BANK

مجھے تو سمجھ نہیں آتا کہ آپ لوگ میرا بھروسہ کیوں نہیں کر رہے "روحان نے" پریشانی سے اپنی پیشانی آئے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا۔ نریم اور شفق خاموشی سے سب دیکھ رہی تھیں آخر وہ تو جانتی تھیں انزل کا اصل چہرہ کیا ہے؟

ہمیں تو ایسا لگتا ہے روحان ہماری تربیت میں کوئی کمی رہ گئی تھی جو ہمیں یہ "دن دیکھنا پڑ رہا ہے" اب کی بار بولنے والے ادریس صاحب تھے۔

بابا! میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں میرا کوئی قصور نہیں اور اس دوغلی دھوکے باز "لڑکی کے لئے آپ اپنی تربیت کو الزام مت دیں" روحان نے حقارت سے انزل کر دیکھ کر کہا۔

visit for more novels:

[www.urduromanovelbank.com](http://www.urduromanovelbank.com)

دوغلہ اور جھوٹا تو یہ ہے انکل، یہ آپ لوگوں کے سامنے ایسے ری ایکٹ کرتا ہے "اور آپ کے جاتے ہی مارتا ہے مجھے" انزل نے بالکل مظلوم بنتے ہوئے کہا، جب کہ اس کی اس ایکٹنگ پر اجیہ اور شفق نے پوری آنکھیں کھول کت حیرت سے دیکھا تھا، کیا مہارت حاصل تھی اسے اداکاری پر۔

جھوٹ مت بولو انزل ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا" روحان نے غصے سے اپنی "مٹھیاں بھینچی تھیں۔

تم سے برا کوئی ہو بھی نہیں سکتا، جو پہلے اک لڑکی کو قصاص میں بیاہ لائے اور "پھر اس کے ساتھ جانوروں والا سلوک کرے، خود کو مرد سمجھتے ہو؟ وہ مرد ہی کیا جو بدلے کی آگ میں اک عورت پر ظلم کرے" انزل نے اب کی بار تمام لحاظ بالائے طاق رکھ کر کہا اور کیا ہنرمندی سے اس نے بازی اپنے ہاتھ میں لی تھی روحان تو حیران ہی رہ گیا کیا خوب رنگ دیا تھا اس نے بات کو۔

اپنی بکو اس بند کرو، ورنہ تمہاری زبان کھینچ دوں گا حلق سے "روحان نے اس کے پاس آتے ہوئے اسے شہادت کی انگشت سے وارن کرتے ہوئے کہا۔

ہاں تمہیں تو سچ بکو اس ہی لگے گا، دیکھیں انکل کیسے دھمکا رہا ہے مجھے "انزل" نے ادریس صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، یوسف شادی واپسی پر ہی کسی کی فون کال آتے ہی کہیں چلا گیا تھا اور اب تک واپس نہیں آیا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

مظلوم مت بنو، اتنا گہرا گرٹھا نہ کھودو انزل کہ جب تم اس میں گرو تو کسی تک "تمہاری آواز بھی نہ پہنچے" اب کی بار بولنے والی شفق تھی، وہ کب سے خاموش کھڑی سب دیکھ رہی تھی کیونکہ اس گھر میں شروع سے ہی یہ اصول تھا کہ بڑوں کی بات میں بچوں کو بولنے کی اجازت نہیں تھی لیکن اب اسکے لئے مزید خاموش رہنا مشکل ہو گیا تھا، اس کے کہنے پر تمام لوگ اب کی بار شفق کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

تم تو چپ ہی رہو، میرا منہ مت کھلواؤ کہ میں پورے گھر کو تمہارے اور روحان "کے بیچ موجود ناجائز تعلقات کو سب کے سامنے لے آؤں" انزل نے ناجانے لفظ کہے تھے یا زہر اگلا تھا، وہ کیا کہہ گئی تھی، پورے گھر ہے لوگ حیرت اور صدمے سے شفق کو دیکھ رہے تھے۔

تم خود کو بچانے کے لئے اس حد تک گر جاؤ گی میں نے سوچا بھی نہیں "تھا، سب جانتے ہیں کہ میرا روحان سے ایسا کوئی تعلق نہیں، وہ صرف میرا بھائی

## URDU NOVEL BANK

اور اسکے علاوہ میں نے کبھی اسے کچھ نہیں سمجھا "شفق نے اپنی صفائی پیش کی تھی۔

تم اب کسی کو بیوقوف نہیں بنا سکتی شفق، شکل سے تو بہت بھولی لگتی ہو " نا، لیکن اب اس شکل کے پیچھے چھپا تمہارا مکار چہرہ سب کے سامنے آچکا ہے "انزل نے خباثت سے کہا۔

خاموش ہو جاؤ انزل، میں آخری بار کہہ رہا ہوں ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود " ہوگی "روحان نے ترخ کر کہا۔

دیکھا آپ سب نے کتنی آگ لگی ہے اس کو شفق کو برا کہنے پر "انزل نے " سب کو روحان کی جانب متوجہ کیا تھا، تب ہی روحان آگے بڑھا تھا اور انزل کا بازو دبوچا تھا۔

سمجھتی کیا ہو خود کو؟ ہاں؟ تم جو کہو گی میں سنتا رہوں گا؟ دفع ہو جاؤ ہمارے " گھر سے نکلو ابھی کے ابھی "روحان اسے کھینچتا ہوا کمرے سے لے جا رہا تھا جبکہ

## URDU NOVEL BANK

ادریس صاحب اسے غصے سے آواز دیں رہے تھے لیکن اب روحان کے بس سے سب باہر ہو چکا تھا۔

دفع ہو جاؤ تم یہاں سے "روحان نے اسے بیرونی دروازے سے باہر کی جانب دھکا دیتے ہوئے کہا۔

تم ایسا نہیں کر سکتے "انزل نے روحان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔  
 تم بس دیکھو اب کہ میں کیا کیا کر سکتا ہوں "روحان نے تزخ کر جواب دیا اور  
 تب ہی وہ اندر گیا تھا اور جب وہ واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں کچھ کاغذات جو اس  
 نے آکر انزل کے منہ پر مارے تھے۔  
 visit for more novels:  
[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

میں روحان ادریس راؤ اپنے پورے ہوش و حواس میں اس لڑکی کو طلاق دیتا"  
 ہوں "روحان نے پیپر اسکے منہ پر مارتے ہی کہا تھا اور اب کی بار تو انزل کو صحیح  
 معنوں میں لگا تھا کہ کسی نے اسکے قدموں تلے زمین کھینچ لی ہو۔ پل بھر میں



## URDU NOVEL BANK

کسی نے اسے زمین پر لاپٹھا ہو، تب ہی ادریس صاحب آگے بڑھے تھے اور اک زور دار تمھپر روحان کے منہ پر مارا تھا۔

دفع ہو جاؤ تم یہاں سے، آج تم نے ہمارے خاندان کا نام مٹی میں ملا دیا، تم“ جیسی اولاد سے اچھا تھا میں بے اولاد رہتا“ ادریس صاحب نے صدمے اور غصے کی ملی جلی سی کیفیت میں کہا، انکے یہ الفاظ روحان کے دل پر لگے تھے، اس نے تاسف سے آل نظر انہیں دیکھا تھا اور بنا کچھ کہے گھر سے باہر نکل گیا، مسز ادریس آوازیں دیتی رہ گئیں، لیکن اس وقت نہ اس نے سنا اور نہ وہ سننا چاہتا تھا، آہستہ آہستہ وہ ان سب کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا، وہ کہاں گیا یہ کوئی نہیں جانتا تھا لیکن وہ چلا گیا ناجانے وہ واپس لوٹنے والا تھا یا نہیں؟ یہ تو وقت ہی بتانے والا تھا۔



## URDU NOVEL BANK

یوسف اب تک نہیں آیا تھا، فجر کا وقت ہونے والا تھا اجیہ پوری رات نہیں سوئی تھی اور پوری رات تو شاید پورے گھر والے بھی نہیں سوئے تھے کیونکہ جو تماشہ انزل کر چکی تھی وہ انکی نیندیں اڑانے کے لئے کافی تھا، اجیہ یوسف کے انتظار میں یہاں سے وہاں ٹہل رہی تھی تب ہی اسکے کانوں میں فجر کی اذان کی آواز آئی تھی اور اس نے فوراً وضو کیا تھا اور نماز فجر ادا کی نماز مکمل کر کے وہ گھر کے سکون اور روحان اور یوسف کی سلامتی کی دعا مانگ رہی تھی جب دروازہ کھلا تھا اور یوسف کمرے میں داخل ہوا تھا، وہ دیکھنے میں کافی تھکا ہوا لگ رہا تھا، اجیہ دعا مانگ کر وہاں سے اٹھی تھی اور یوسف کے گلے جا لگی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کہاں تھے تم؟" اجیہ کی آواز کچھ زندہ ہوئی تھی یوسف جان گیا کہ وہ روئی ہے " اور اس طرح اس کا گلے لگنا ضروری کوئی تو بات تھی۔

کیا ہوا اجیہ؟ رو کیوں رہی ہو؟" یوسف نے اسے کندھوں سے پکڑ کر نرمی سے " الگ کیا تھا اور پھر اسکے آنسو اپنے ہاتھ کی پوروں پر چنتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا۔

## URDU NOVEL BANK

کہاں تھے تم؟ "اجیہ نے اپنی بات دہرائی تھی۔"

کام تھا تھوڑا تم بتاؤ کیا ہوا ہے؟ "یوسف نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

وہ انزل۔۔ "اور پھر اجیہ ایک ایک کر کے اسے تمام باتیں بتاتی چلی گئی، یوسف کے لئے سب سے زیادہ پریشان کن بات روحان کا جانا تھا، وہ بھی جانتا تھا روحان ایک ہنس مکھ انسان ہے وہ کبھی بھی اتنا جذباتی نہیں ہوا لیکن شاید وہ سب برداشت کرنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔"

اچھا تم تو چپ ہو جاؤ، ایسے روؤ گی تو سب ٹھیک ہو جائے گا کیا؟ "وہ یوسف کو بتاتے بتاتے ہچکیوں سے رونے لگی تھی، اور یوسف سے اجیہ کا رونا کہاں برداشت ہونا تھا۔"

یہ سب کیا ہو گیا، کچھ سمجھ نہیں آ رہا مجھے "اجیہ نے بچوں کی طرح روتے ہوئے کہا۔"

## URDU NOVEL BANK

سب ٹھیک ہو جائے گا اک دن دیکھنا، بھروسہ رکھو اللہ پر "یوسف نے اسے"  
پر یقین لے میں کہا۔

بیچھے ہو مجھ سے "یوسف کے ہاتھ اب بھی اسکے شانوں پر تھے، جب وہ سب"  
کچھ یوسف کو بتا کر ٹینشن فری ہو گئی تو اسے اچانک اپنے کندھوں پر رکھے یوسف  
کے ہاتھ یاد آئے تھے تو اس نے ترخ کر کہا اور اس کی اس حرکت پر یوسف نے  
اک جاندار قمقہ لگایا تھا۔

ویسے تو بڑی معصوم ہو بیگم، پر وقت ضرورت اپنے شوہر کو استعمال کرنا آتا ہے"  
تمہیں "یوسف نے شرارتی لہجے میں کہا۔  
visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

تو شوہر کا کام ہے بیوی کا سہارا بننا "اجیہ نے آنکھیں پٹیٹاتے ہوئے کہا۔"  
اوہوووو، تو میڈم ہمیں ایز آہزبینڈ قبول کر چکی ہیں "یوسف نے بھنویں اچکاتے"  
ہوئے کہا۔

زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں "اجیہ نے منہ بسورے ہوئے کہا۔"

## URDU NOVEL BANK

آخر شوہر ہوں تمہارا فری ہونے کا پورا حق ہے مجھے "یوسف نے جتاتے ہوئے" کہا۔

ہو گیا؟ "اجیہ نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔"

نہیں "یوسف نے نفی میں سر ہلایا تھا۔"

بڑے ہی ڈھیٹ ہو "اجیہ نے نخرے دکھاتے ہوئے کہا۔"

تم نے کر دیا "یوسف نے فوری کہا تھا۔"

کیا ایا؟ "اجیہ نے چلاتے ہوئے کہا۔"

visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

اچھا سب چھوڑو، اک بات بتاتا ہوں تمہیں "یوسف نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ" پر بٹھایا تھا۔

ہممم کہو "وہ وہیں اجیہ کے پاس بیٹھ گیا، لیکن اس نے کہا کچھ نہیں، جب" اجیہ نے اسے یوں اپنی جانب ٹکٹکی باندھے دیکھتے ہوئے دیکھا تو تپ کر کہا۔

## URDU NOVEL BANK

کچھ دن پہلے اک آیت سنی تھی مولوی صاحب سے: "کہ زوجین کے اک دوسرے کے لئے سکون اور محبت کا ذریعہ بنادیا" "یوسف نے نرم لہجے میں کہا اس کے لہجے میں کچھ محبت تھی۔

تو؟ "اجیہ نے سوالیہ انداز سے اسکی جانب دیکھ کر پوچھا۔"

تو یہ کہ آج اس آیت کا تجربہ بھی ہوگیا "یوسف نے اس کا ہاتھ اب تک پکڑا" ہوا تھا۔

وہ کیسے؟ "اجیہ نے نا سمجھی سے پوچھا۔"

visit for more novels:

وہ ایسے کہ آج میں بہت زیادہ تھک چکا تھا تو، آج جب میری بیگم میرے گلے آگئی تو بڑا اچھا لگا مجھے، واقعی اللہ کریم نے زوج کا رشتہ بہترین بنایا ہے، اک دوسرے کے ہمسفر، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی "یوسف بڑے مگن سے انداز میں کہہ رہا تھا۔

ذیادہ مکھن لگانے کی ضرورت نہیں "اجیہ نے فوری اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ " چھڑوایا تھا۔

تمہارا یوں ہاتھ چھڑوانا بڑا تکلیف دیتا ہے مجھے "یوسف نے سنجیدگی سے کہا۔  
چائے یا کافی بناؤں تمہارے لئے؟ کافی تھک گئے ہو "اجیہ نے اسکی بات نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

اجیہ اگر تم دو منٹ سکون سے میری بات سن لیتی، مجھے سمجھنے کوشش کرتی تو " میری تھکن خود بخود ہی اتر جاتی، لیکن شاید تم مجھے سمجھنا ہی نہیں چاہتی "یوسف اتنا کہہ کر وہاں سے اٹھا اور فریش ہونے کی غرض سے واشروم کی جانب بڑھ گیا  
اجیہ تو بس اسکی باتوں میں الجھ کر رہ گئی، اسلئے تو کہتے ہیں محبت کرنے والوں کو محبت کرنے دینا چائیے، اگر آپ مسلسل انکی محبت پر چوٹ لگائیں گے تو وہ محبت اک نیا روپ لے لیتی ہے نفرت کا روپ، اور نفرت کا زہر ایسا ہے جو پینے والے اور پلانے والے دونوں کو مار دیتا ہے۔



صبح کا سورج طلوع ہوتے ہی یوسف شہر کے لئے نکل گیا تھا، ابھی حیدر خان کے کیس کے سلسلے میں بہت کام تھا، وہ جلد از جلد یہ کام ختم کرنا چاہتا تھا، روحان کا پتا بھی تو کرنا تھا وہ اب تک واپس نہیں آیا تھا، انزل کو ادریس صاحب نے روک لیا تھا وہ بھی دوبارہ کمرے سے نہیں نکلی تھی کیونکہ مش فون کر کے اسے سب کچھ بتا چکی تھی اور اب وہ سمجھ چکی تھی کہ جلد ہی اس کی کہانی بھی ختم ہونے والی ہے، اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے، تب ہی اس کا فون بجا تھا کال مش کی تھی۔

ہیلو! کہاں ہو تم؟ "کال ریسپو ہوتے ہی مش نے پوچھا۔"

visit for more novels  
www.urdu-novelbank.com

گھر پر ہوں کیوں؟ "انزل نے سوال کیا تھا۔"

میں تم سے ملنا چاہتی ہوں لوکیشن بھیج رہی ہوں پہنچ جانا وقت پر "اتنا کہہ کر" کال ڈراپ کر دی گئی تھی، انزل جلدی سے تیار ہوئی تھی اور مطلوبہ جگہ پر پہنچ گئی، وہ بہت سنبھل کر چل رہی تھی، وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی اسے پہچانے اس لئے اس نے اپنا چہرہ اسکارف میں کوور کر رکھا تھا، لوکیشن کسی ریسٹورنٹ یا



## URDU NOVEL BANK

ہوٹل کی نہیں تھی بلکہ کسی ویران سے علاقے کے گھر کی تھی وہ جیسے تیسے مطلوبہ جگہ پر پہنچی تھی اور پھر وہاں پہنچتے ہی اسے مش سامنے ہی نظر آگئی تو وہ اس کی جانب چلی آئی۔

کیوں بلایا ہے مجھے یہاں؟ "انزل نے ڈائریکٹ مدعے کی بات کی تھی۔"

مجھے لگتا ہے جلد از جلد ہمیں اپنا انتظام کر لینا چاہیے کیونکہ اب یوسف راؤ کو زیادہ وقت نہیں لگے گا کم تک پہنچنے میں "مش نے اسے آنے والے وقت سے آگاہ کرنا چاہا۔

مش تم ڈر رہی ہو؟ تم؟ اتنے بڑے بڑے جرم کرنے میں تم نے حیدر خان کا ساتھ دیا اور آج تمہاری یہ حالت ہے "انزل نے اسکا مذاق اڑانا چاہا۔

تھوڑا بہت ڈرنا تو تمہیں بھی چاہیے انزل، اب زیادہ وقت ٹکنے والی نہیں ہو تم راؤ" فیملی میں "مش نے ترخ کر کہا۔

ڈرتی تو میں اپنے باپ سے بھی نہیں ہوں تو یہ راؤ فیملی کیا چیز ہے، اتنے " معصوم ہیں وہ لوگ کہ انہیں بیوقوف بنانا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے " انزل نے مضحکہ خیز لہجے میں کہا تب ہی پلر کے عقب میں چھپی شفق، نمرہ اور اجیہ نے اک دوسرے کو دیکھا تھا، شفق سب کچھ اپنے فون میں ریکارڈ کر رہی تھی۔

بعض دفعہ بیوقوف بنانے والا سب سے بڑا بیوقوف ہوتا ہے انزل " مش نے اسے آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

یہ کیا تم اشارہ کر رہی ہو بار بار اس طرف ہاں؟ " انزل نے چڑ کر کہا، تب ہی " انزل نے پلر کی سمت دیکھا تھا اور پوری بات سمجھ گئی۔

visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

اچھا تو ہمارے علاوہ بھی ہے یہاں کوئی " انزل اتنا کہہ کر دھیرے دھیرے پلر کی جانب ہی بڑھ رہی تھی جب اجیہ نے شفق اور نمرہ کو پلر کے پیچھے بنے دوسرے پلر کے پیچھے چھپنے کا اشارہ کیا تھا کیونکہ دوسرے پلر کے ساتھ ہی اک اور بیرونی دروازہ بنا ہوا تھا تو انکے لئے یہ مشکل نہیں تھا فرار ہونا تب ہی تو انہوں نے اس پلر کا انتخاب کیا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

تم "اجیہ اور شفق تو دوسرے پلر کے پیچھے چھپ گئیں لیکن نمرہ اجیہ کا اشارہ" نہ سمجھ سکی اور پکڑی گئی، اور اچانک انزل کی آواز پر وہ پوری کی پوری ہی ہل گئی تھی۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ "انزل نے نمرہ کی کو گردن سے دبوچتے ہوئے کہا نمرہ" درد سے کراہی تھی۔

چھوڑو مجھے "انزل نے چلانا چاہا لیکن آواز حلق میں ہی دب گئی۔"

تمہیں چھوڑ دوں گی تو میں کہاں جاؤں گی پھر؟ تم تو میرے پلین کا بائیکاٹ" کر دو گی "انزل نے خباثت سے ہنستے ہوئے کہا۔

انزل یہ اکیلی نہیں ہے اسکے ساتھ "اس سے پہلے کہ مش آگے کچھ کہتی کسی" نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر کچھ بولنے سے روکا تھا، تب ہی یکدم کسی نے فضا میں اک زوردار آواز گونجی تھی، یہ گولی چلانے کی آواز تھی، انزل نے فوری پلٹ کر پیچھے دیکھا تھا، پیچھے اور کوئی نہیں بلکہ غازی موجود تھا۔

## URDU NOVEL BANK

چھوڑ دو اسے "غازی نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔"

باہا، نو سو چوہے کھا کر بلی جج کو چلی "انزل نے اسکا مذاق اڑایا تھا۔"

میں تو پھر سنبھل گیا انزل اور تم؟ تمہارا انجام بہت برا ہوگا "غازی نے ترخ کر کہا تھا۔"

میری چھوڑو اپنی فکر کرو تم "انزل نے اپنے بیگ سے ریوالور نکالا تھا اور اسے نمرہ کی کنپٹی پر رکھ دیا۔"

اگر تم نے اک قدم آگے بڑھایا تو میں اسے مار دوں گی "انزل اسکی کنپٹی پر "پستول رکھے آہستہ آہستہ پیچھے جا رہی تھی کیونکہ اسکے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا تب ہی کچھ فاصلے پر جا کر اس نے نمرہ کو دھکا دیا اور وہاں سے بھاگی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ زیادہ دور جاتی اک اور گولی چلی تھی اور انزل کی ٹانگ میں پیوست ہو گئی، غازی نے ادھر ادھر دیکھا تھا آخر گولی کس نے چلائی

## URDU NOVEL BANK

تب ہی اجیہ پلر کے عقب سے نکلی تھی اور انزل کو دیکھ کر طنزیہ ہنسی ہنسی تھی۔

کہاں بھاگو گی اب؟ تمہارا کھیل ختم مس انزل "اجیہ نے اک فاتح مسکراہٹ" لبوں پر سجاتے ہوئے کہا۔

میں تم سب کو نہیں چھوڑوں گی "انزل سے اٹھا بھی نہیں جا رہا تھا اور وہ " کھوٹی دھمکیاں دے رہی تھی۔

پہلے خود تو بیچ جاؤ "اجیہ نے اتنا کہہ کر یوسف کو کال کی تھی اور تب ہی پولیس " آئی تھی اور مش اور انزل کو ہتھکڑیاں لگا کر لے گئی، یوسف خود نہیں اہا تھا کیونکہ وہ شہر گیا ہوا تھا تو اس نے گاؤں کے پولیس اسٹیشن پر فون کر دیا تھا اور اب جلد ہی وہ خود بھی آنے والا تھا۔

بھا بھی آج آپ نے ثابت کر دیا کہ آپ اک پولیس انسپکٹر کی بیوی ہیں "نمرہ" نے ہنستے ہوئے کہا تب ہی اسکی بات پر سب نے قہقہہ لگایا تھا، غازی مش کا

## URDU NOVEL BANK

پچھا کرتا ہوا پہنچا تھا جبکہ اجیہ اور شفق اور نمرہ انزل کے تعاقب کرتے ہوئے یہاں تک پہنچی تھیں اک اور قصہ تمام ہوا تھا اور اس دفعہ کا قصہ اک پولیس والے کی بیوی نے ختم کیا تھا۔



اس وقت گھر کے تمام افراد لاؤنج میں موجود تھے، اجیہ نے وہ ویڈیو سب کو دکھائی تھی اور انزل کا یہ روپ دیکھ کر تو تمام بڑے حیران ہی رہ گئے تھے، کتنی زیادتی کر گئے تھے وہ لوگ روحان کے ساتھ اور ناجانے روحان کہاں چلا گیا تھا، وہ اب تک واپس نہیں آیا تھا، مسز ادیس تو رونے ہی لگ گئی تھیں۔  
 www.urduromelbank.com  
 جانے کہاں چلا گیا میرا بچہ؟ "انہوں نے پریشانی سے کہا۔"

پریشان مت ہوں چچی جان، روحان آجائے گا "اجیہ نے انہیں تسلی دی تھی۔"  
 لیکن وہ تو ماں تھیں انہیں سکون کیسے آتا جب تک وہ روحان کو دیکھ نہ لیتیں۔  
 اللہ کرے میرا بچہ ٹھیک ہو اور جلدی آجائے "انہوں نے دل سے دعا کی تھی۔"

## URDU NOVEL BANK

میں جانتا ہوں چچی روحان کہاں ہے آپ پریشان مت ہوں؟ ”آنے والا یوسف“  
تھا۔

تم جانتے ہو یوسف روحان کہاں ہے؟ اسے کہو گھر آجائے ”مسز ادریس فوری“  
اسکی جانب بڑھی تھیں اور ملتجی لہجے میں کہا۔

چچی اسکا غصہ اب تک کم نہیں ہوا، اسے میں نے کہا لیکن وہ گھر نہیں آنا چاہتا“  
آپ فکر نہ کریں میں منالوں گا اسے ”یوسف نے انہیں مطمئن کرنے کی ،  
پوری کوشش کی تھی جبکہ وہ خود نہیں جانتا تھا کہ روحان کہاں ہے؟ وہ نہیں  
چاہتا تھا کہ کوئی پریشان ہو وہ جانتا تھا وہ جلد از جلد پتا لگالے گا۔  
visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

شکر میرے اللہ ”مسز ادریس نے اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔“

آج ینگ لیڈیز نے جو کیا انہیں میری طرف سے سلیوڈ ”یوسف نے ماحول کی“  
بوجھل فضا کو خوشگوار کرنا چاہا تب ہی اس نے نمرہ ، شفق اور اجیہ کی جانب دیکھ  
کر انہیں سلیوڈ پیش کیا تھا جس پر سب نے ہی قمقہ لگایا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

آپ سب کے لئے میرے پاس اک خوشخبری ہے "یوسف نے موقع دیکھ کر کہا۔"  
کیا خوشخبری ہے؟ "نمرہ نے چلا کر کہا۔"

شفق کے لئے نعیم کا پروپوزل آیا ہے "یوسف نے مسکراتے ہوئے کہا اور تب"  
ہی اس نے شفق کی جانب دیکھا تھا جس کے چہرے پر شرم کے کئی رنگ  
بکھرے تھے اور تب ہی یوسف جان گیا کہ شفق کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔  
واہ! یہ تو کمال ہو گیا، کتنا مزہ آئے گا شفق کی شادی میں "نمرہ نے خوش ہوتے"  
ہوئے کہا، تب ہی شفق نے اسے ایک ٹھوکا لگایا تھا۔

visit for more novels:

صبر صبر نمو! ابھی میں نے ہاں نہیں کہا "یوسف نے تحمل سے کہا۔"

تو کہہ دیں نا یوسف بھائی "نمرہ نے چمکتے ہوئے کہا، گھر کے بڑوں نے بھی کوئی"  
خاص اعتراض نہیں کیا کیونکہ وہ سب ہی اب نعیم کو جانتے تھے اور نعیم کی  
شفق کے لئے پسندیدگی سے واقف تھے۔



## URDU NOVEL BANK

ہاں یوسف تم نعیم کی فیملی کو کھانے پر بلاؤ پھر ان شاء اللہ بات کرتے ہیں۔“  
 ان سے ”احمد صاحب نے رضامندی ظاہر کرتے ہوئے کہا، اب تقریباً سب ہی  
 خوش تھے لیکن روحان سے کئے گئے برتاؤ پر سب ہی کے دل خفا تھے، ادریس  
 صاحب کا دل سب سے زیادہ غمزہ تھا انہوں نے کیسے اپنے جوان بیٹے پر ہاتھ  
 اٹھالیا، کچھ دیر میں سب ہی اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے۔“

کمرے میں آتے ہی یوسف فریش ہونے کی غرض سے واشروم میں چلا گیا جب  
 کہ اجیہ وہیں صوفے پر بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگی، کچھ ہی دیر میں وہ واشروم  
 سے باہر نکلا تھا جب اجیہ اسکی جانب بڑھی لیکن وہ نظر انداز کر گیا۔

visit for more novels:  
[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

یوسف! ”وہ آئینے کے سامنے کھڑا بال سنوارنے میں مصروف تھا جب اجیہ نے“  
 دھیمے لہجے میں اسے پکارا تھا، وہ سن چکا تھا لیکن انجام بن گیا۔

یوسف! ”تب ہی اس نے دوبارہ پکارا اب کی بار آواز پہلے سے خاصی بلند تھی۔“

## URDU NOVEL BANK

بلایا تم نے مجھے؟ "یوسف نے اپنا رخ اسکی جانب پلٹتے ہوئے کہا، تب ہی اس نے نفی میں سر ہلایا تھا، وہ کسی کشمکش میں تھی اور اس بات کا ثبوت اس کے ہاتھ دے رہے تھے، یوسف اس کے جواب پر واپس رخ پھیر کر مسکرانے لگا، اجیہ اسکی مسکراہٹ نہیں دیکھ پائی تھی۔

یوسف "اب کی بار اجیہ نے پھر سے پکارا تھا۔"

لگتا ہے میرا نام کچھ زیادہ ہی پسند آگیا ہے تمہیں "یوسف نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

نہیں تو "اجیہ نے فوری اسکی بات کی نفی کی تھی۔"

تو پھر میرے نام کی مالا کیوں جپ رہی ہو "یوسف نے اسے دیکھتے ہوئے معنی "خیزی سے پوچھا۔

کچھ نہیں وہ تو بس یونہی "اجیہ نے بات ختم کرنا چاہی کیونکہ اس سے کوئی بات "نہیں بن رہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

ہممم "یوسف اتنا کہہ کر بیڈ کی جانب بڑھ گیا، اجیہ اب بھی اپنی جگہ پر ہی" کھڑی تھی، وہ اس وقت کہیں سے بھی کانفیڈنٹ اجیہ نہیں لگ رہی تھی۔

کیا اب وہیں کھڑے رہنے کا ارادہ ہے؟ "یوسف نے کافی دیر بعد اسے لٹکا تھا۔"

آئی ایم سوری یوسف "اجیہ نے آنکھیں بند کر کے جھٹ سے کہا۔"

شاید غلط بول گئی تم "یوسف اسکی حالت سے کافی حظ اٹھا رہا تھا، جیسے ہی اجیہ نے آنکھیں کھولیں یوسف نے فوراً سپاٹ چہرہ بنایا تھا۔

نہیں ٹھیک کہا میں نے "اجیہ نے سوچتے ہوئے کہا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

شاید تم آئی لو یو کہنا چاہتی تھی "یوسف نے تصحیح کی۔"

نہیں مجھے آئی ایم سوری ہی کہنا تھا لیکن اب وہ بھی نہیں کہنا "اجیہ سمجھ گئی" تھی وہ اسکی حرکتوں کو انجوائے کر رہا ہے تب ہی ترخ کر کہتی صوفے پر آ بیٹھی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

میں ہی پاگل تھی جو سوچے جا رہی تھی کہ میرا رویہ غلط ہے، میرا رویہ بالکل "ٹھیک تھا، اسی قابل ہے یہ، بس بہت ہو گیا اب، اب میں اسے سوری تو ہر گز نہیں کہوں گی" اجیہ صوفے پر بیٹھی مسلسل بڑبڑا رہی تھی جب یوسف کی آواز پر اسے بریک لگا تھا۔

اُس اوکے اجیہ پریشان مت ہو معاف کر دیا میں نے تمہیں "یوسف نے احسان کرتے ہوئے کہا جانتا تھا اس طرح اجیہ کو مزید غصہ آئے گا۔

لیکن میں نے تم سے معافی نہیں مانگی اور نہ ہی تم اس قابل ہو "اجیہ نے" دو بدو جواب دیا تھا۔

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

تمہارے مطابق تو میں تمہارے بھی قابل نہیں "یوسف نے سنجیدگی سے کہا۔" کسی نے تمہیں بتایا کہ تم بہت اچھی بکو اس کر لیتے ہو؟ "اجیہ نے آنکھیں پٹیٹاتے ہوئے پوچھا۔

## URDU NOVEL BANK

کسی نے تمہیں بتایا تم پرپل سوٹ میں کتنی خوبصورت لگتی ہو؟ "یوسف نے"  
ہنسی دباتے ہوئے کہا۔

لڑکے ہوتے ہی ٹھہکی ہیں "اجیہ نے منہ بسورے ہوئے کہا۔"

لڑکیاں ہوتی ہی ناشکری ہیں، اتنا حسین شوہر ملا ہے پھر بھی قدر نہیں "یوسف"  
نے دھڑلے سے کہا تھا۔

او ہو ہو، حسین اور تم؟ لگتا ہے مسٹر سولیوشن نے آئینہ نہیں دیکھا "اجیہ نے"  
مضحکہ خیز لہجے میں کہا۔

visit for more novels:

ہم تو چاہتے ہیں آپ ہمارا عکس بنیں مسز یوسف راؤ "یوسف چل کر اسکے پاس"  
آیا تھا اور اسکے پاس آکر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا، وہ بہت محبت اور امید سے اسے  
دیکھ رہا تھا۔

آئینہ تو ٹوٹ جاتا ہے "اجیہ نے پرسوچ انداز میں کہا۔"

میں اس آئینے کی حفاظت کروں گا "یوسف نے پرعزم لہجے میں کہا۔"

## URDU NOVEL BANK

اگر تم نے خود ہی آئیے پر پتھر مار کر توڑ دیا تو؟" اجیہ نے سوالیہ انداز سے پوچھا۔  
 تو اس آئیے کے ٹکڑوں کے ساتھ خود کو بھی زخم دوں گا تاکہ آئیے کا غم سمجھ  
 سکوں "یوسف اب بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا اور اجیہ پرل ہو رہی تھی۔

باتیں بہت اچھی کر لیتے ہو تم "اجیہ نے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا، اس سے  
 پہلے کہ وہ جاتی یوسف نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا۔

اور تم سن لیتی ہو یہی کافی ہے میرے لئے "یوسف نے مسکرا کر کہتے ہوئے  
 اسکا ہاتھ چھوڑ دیا، اجیہ اسے دیکھ کر دھیمی سی مسکراہٹ لبوں پر سجاتی وہاں سے  
 نکل گئی، یوسف مسکرا کر رہ گیا، اجیہ کی مسکراہٹ میں اسے اک نئی امید کی  
 کرن دکھی اور شاید سب کچھ جلد ہی ٹھیک ہونے والا تھا۔



اجیہ شفق کے کمرے میں آئی تھی جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی پورا کمرہ  
 اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

شفق "اجیہ نے کمرے کی لائٹیں آن کرتی ہوئے اسے پکارا تھا۔"

جی بھابھی "شفق نے جلدی سے اپنے آنسو پونچھے تھے، اور مسکرانے لگی۔"

کیا ہوا شفق؟ تم ٹھیک نہیں ہو؟ "اجیہ نے فکر مندی سے کہا۔"

کچھ نہیں بھابھی "شفق نے نفی کرنی چاہی لیکن اس کی سرخ ہوتی ناک اس بات کا صاف پتا دے رہی تھی کہ وہ روئی ہے۔"

مجھے نہیں بتاؤ گی؟ "اجیہ نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے شفقت سے پوچھا۔"

بھابھی کاظم مرچکا ہے "شفق اتنا کہہ کر پھر سے روئی تھی۔"

www.urduromanovelbank.com

واٹ؟ "اجیہ نے حیرت سے پوچھا۔"

جی بھابھی کاظم مرچکا ہے "شفق نے روتے ہوئے بات دہرائی تھی۔"

یہ تم کیا کہہ رہی ہو شفق؟ "اجیہ اب تک حیران تھی اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔"

## URDU NOVEL BANK

جی بھابی میں نے بھائی کو کسی سے بات کرتے ہوئے سنا تھا لیکن میں نے کسی سے ذکر نہیں کیا "شفق نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

ہممم، شفق کیا اس کی موت تمہارے لئے تکلیف کا باعث ہے؟ "شفق نے" جانچتی نظروں سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

بھابی میں محبت کرتی تھی اس سے "شفق نے جیسے اسے آگاہ کرنا چاہا۔"

کیا محبت تذلیل برداشت کرتی ہے؟ "اجیہ نے سوال کیا تھا۔"

نہیں بھابی تب ہی تو چھوڑ دیا تھا اسے "شفق نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے" کہا۔  
visit for more novels:  
www.urduromelbank.com

تو اب کیوں اس کی موت پر رو رہی ہو؟ "شفق نے سپاٹ لہجے میں کہا۔"

بھابی وہ "شفق نے کچھ کہنا چاہا تھا جب اجیہ نے اسکی بات کاٹی تھی۔"

شفق! میں مانتی ہوں کبھی وہ انسان تمہاری محبت تھا لیکن اس نے تمہیں ذلیل کیا، تمہارے اندر اتنی عزت نفس تو ہونی چائیے کہ تمہیں ذلیل کرنے والوں کی



## URDU NOVEL BANK

تمہاری زندگی یا دل میں کوئی گنجائش نہ رہے "شفق نے اب کی بار نرمی سے سمجھایا تھا۔

آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں بھابھی لیکن ہماری زندگی کی پہلی محبت کی کسک کہیں "نا کہیں رہ جاتی ہے "شفق نے اداس ہوتے ہوئے کہا۔

نہیں شفق دراصل ہم ناشکرے اور بے قدرے لوگ ہیں ہم قدر ہی نہیں کرتے اس چیز کی جو ہمیں میسر ہو ہم صرف اس چیز پر آنسو بہاتے رہ جاتے ہیں جو ہمیں نہ ملی ہو "اجیہ نے اسے حقیقت سے آگاہ کیا تھا۔

بھابھی یہی تو مسئلہ ہے کہ ہم لوگ حال میں رہتے ہی نہیں "شفق نے اس کی بات سے اتفاق کیا تھا۔

تو مت رو اس انسان کے لئے جس نے تمہاری قدر تک نہیں اور ویسے بھی ہمیں "دنیا میں لوگوں سے محبت کے لئے بھیجا ہی کب گیا ہے ہمیں تو یہاں اللہ سے محبت کے لئے بھیجا گیا ہے "اجیہ نے اسے محبت سے سمجھایا۔

## URDU NOVEL BANK

بھابھی اچھا ہوتا وہ میری زندگی میں کبھی آتا ہی نہ ورنہ میں آج نعیم کی محبت پا کر "خوش ہوتی، اک محبت کرنے والا شوہر کس لڑکی کی خواہش نہیں ہوتا بھلا" شفق نے تاسف سے کہا۔

اس زمین پر اک پتا بھی اللہ کی مرضی کے بنا نہیں گرتا شفق تو اس انسان کا "تمہاری زندگی میں آنا یا آنا بھی کیسے کسی انسان کی مرضی ہو سکتا ہے یہ آزمائش ہوتی ہے ہماری کہ ہم خود کو اس نامحرم کی محبت جیسی دلدل سے بچا لیتے ہیں یا اس میں غرق ہو کر خود کو بے نام و نشان کر لیتے ہیں" اجیہ کا اک اک لفظ اس کے دل پر اتر رہا تھا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

آپ ٹھیک کہہ رہی بھابھی "اجیہ نے دھیمی مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے" کہا۔

اس پر عمل بھی کرنا ہے شفق "اجیہ نے محبت سے کہا تھا وہ اس پیاری لڑکی" کو اداس کیسے دیکھ سکتی تھی بھلا اور وقت بھی تو ڈھیروں خوشیاں لانے والا تھا اسکے لئے۔



یوسف شفق اور نعیم کی شادی کی ڈیٹ فلکس کر کے واپس شہر چلا گیا تھا اور آج اس کی واپسی تھی چونکہ شادی میں صرف تین دن رہ گئے تھے، یوسف نے اجیہ سے کہا تھا کہ وہ آج اس کے لئے کچھ سرپرائز لانے والا ہے تو اجیہ یوسف کے انتظار میں بے چینی سے یہاں وہاں ٹہل رہی تھی، تب ہی تھک کر وہ صوفے پر ہی بیٹھ گئی کب صوفے کی بیک سے ٹیک لگائے اس کی آنکھ لگ گئی اسے خبر ہی نہیں ہوئی، تب ہی کسی نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا تھا اس نے ہاتھ ٹوٹتے ہوئے اندازہ لگانا چاہا کہ ہاتھ کس کے ہیں تب ہی ایک منٹ سے بھی پہلے اسے پتا چل گیا تھا کہ ہاتھ کس کے ہیں وہ خوشی سے زور سے چلائی تھی۔

بابا "تب ہی سیف صاحب نے ہاتھ ہٹائے تھے وہ فوراً سے اٹھ کر سیف بخاری" کے گلے لگی تھی اور پھر اسے پتا ہی نہیں چلا کہ وہ رونے لگ گئی تھی۔

ارے اجیہ! میری گریا رو مت میری جان "سیف بخاری نے اس کا چہرہ سامنے" کرتے ہوئے شفقت سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

بابا آپ نہیں جانتے آپ کی خفگی مجھے کتنی تکلیف دیتی تھی "اجیہ نے ان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا یہی تو وہ ہاتھ تھے جنہوں نے اسے چلنا سکھایا تھا۔

بیٹا معاف کر دو مجھے میں نے تمہیں غلط سمجھا "سیف بخاری کی نظریں ذرا جھکی تھیں۔

ارے نہیں بابا! آپ ایسا مت کہیں، آپ تو میرے بابا ہیں نا جنہوں نے مجھے سر اونچا کر کے جینا سکھایا تو آج آپ میرے سامنے یوں نظریں نہ جھکائیں آپ کی خفگی دور ہو گئی مجھے اور کچھ نہیں چاہیے "اجیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میرا بچہ بابا تم سے بہت محبت کرتے ہیں "سیف بخاری نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔

اجیہ بھی آپ سے بہت محبت کرتی ہے بابا "اجیہ محبت سے کہتی پھر سے انکے گلے لگی تھی۔ یوسف سیف بخاری کو ہر بات سے آگاہ کر چکا تھا اور معافی بھی

## URDU NOVEL BANK

مانگ چکا تھا جس پر سیف بخاری نے اچھی خاصی عزت افزائی کی تھی اور پھر معاف کر دیا۔

جہاں باپ بیٹی ہوں وہاں بھلا میری کیا اہمیت "تب ہی اسما بیگم نے مصنوعی "خفگی سے کہا۔

ارے نہیں میری پیاری ماما جان آپ تو زندگی ہیں میری "اجیہ اب اسما بیگم کے گلے لگی تھے اور انکے گال کو چومتے ہوئے لاڈ سے کہا۔

مکھن لگا لو بھئی "اسما بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا تب ہی سب مسکرائے تھے "اجیہ کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اسکی ہر کھوئی چیز واپس مل گئی ہو، وہ خوش تھی بہت خوش تھی اب بس ایک کام کرنا تھا، اسکی تکمیل کیسے ہوگی یہ تو یوسف اچھے سے جانتا تھا۔



آج اک دفعہ پھر اس بنگلے کو نہایت ہی شاندار طریقے سے سجایا جاتا تھا ہر دیکھنے والا آج اسکی رونق سے متاثر ہو رہا تھا، آج اس گھر میں ایک نہیں دو دو شادیاں تھیں لیکن تعجب تو یہ تھا کہ یہ بات گھر کا کوئی فرد نہیں جانتا تھا کہ آخر دوسری شادی کس کی ہے؟ یوسف نے اسٹیج بھی دو کپلز کا سجوایا تھا پورا اریجنمنٹ ہی دو کپلز کا تھا لیکن دوسرا کیل تھا کون یہ تو یوسف ہی بتانے والا تھا تب ہی یوسف بیرونی دروازے سے اندر داخل ہوا تھا، جب ادریس صاحب اس کے پاس آئے تھے۔

یہ تم نے دو شادیوں کا انتظام کیوں کیا ہے یوسف؟ "ادریس صاحب نے " سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

کیونکہ یہاں دو شادیاں ہونگی "یوسف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن دوسری شادی کس کی ہے؟ "ادریس صاحب نے اپنا سوال دوبارہ دہرایا " تھا۔

## URDU NOVEL BANK

یہ آپ لوگوں کو خود ہی پتا چل جائے گا "یوسف اتنا کہہ کر مسکراتے ہوئے" آگے بڑھ گیا تاکہ سارے انتظامات دیکھ سکے، نریم شفق کے ساتھ پارلر گئی تھی جبکہ باقی سب اب میرج ہال جانے کے لئے نکلنے والے تھے اجیہ گھر پر ہی تیار ہوئی تھی، اجیہ آئیے کے سامنے کھڑی ہال بنانے میں مصروف تھی جب یوسف کمرے میں کمرے میں داخل ہوا تھا۔

چلو اجیہ، دیر ہو رہی ہے "یوسف اس وقت وائٹ کرتا شلوار میں ملبوس کاندھے پر خوبصورت شال ڈالے بہت ہی ہینڈسم لگ رہا تھا اجیہ نے آئیے میں سے ہی اسے نظر بھر کر دیکھا تھا۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

جانتا ہوں اچھا لگ رہا ہوں نظر لگاؤ گی کیا؟ "یوسف نے اس یوں دیکھتے ہوئے" دیکھا تو مسکرا کر کہا، اجیہ اپنی چوری پکڑے جانے پر کچھ شرمندہ ہوئی تھی۔

خوش فہمی "اجیہ اتنا کہہ کر پھر سے ہال بنانے میں مصروف ہو چکی تھی، اجیہ" نے آج اپنی شادی کا لہنگا پہنا تھا ایسا نہیں تھا کہ اس نے شفق کی شادی کے لئے کپڑے نہیں لئے بلکہ آج اس نے جان بوجھ کر لہنگا پہنا تھا۔

Vist For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

## URDU NOVEL BANK

بہت خوبصورت لگ رہی ہو" یوسف اتنا کہہ کر اس کے پاس آکھڑا ہوا تھا۔

شکریہ مسٹر یوسف "اجیہ نے اک ادا سے کہا تھا۔"

مائی پلیئر مائی ڈیئر وائف "یوسف نے ہنستے ہوئے کہا۔"

کھڑوس، سرٹیل تعریف بھی ڈھنگ سے کرنی نہیں آتی کتنی محنت سے تیار ہوئی "تھی میں "اجیہ بڑبڑائی تھی لیکن یوسف اگنور کرتا کمرے سے نکل گیا جب کہ وہ سب سن چکا تھا اجیہ کو اس کی اس حرکت پر خوب غصہ آیا تھا لیکن ابھی موقع نہیں تھا ورنہ وہ اسے بتاتی، وہ تپتی ہوئی پاؤں پٹختی اپنی تیاری مکمل کرتی کمرے سے نکل گئی یہ چونکہ دیر ہو رہی تھی سب تیار ہو چکے تھے اور اب سب نے نکلنا تھا۔



تمام لوگ شادی ہال میں آچکے تھے بارات بس آنے ہی والی تھی، اجیہ منہ پھلائے اک سائیڈ پر بیٹھی تھی جب یوسف آکر اس کی برابر والی چیئر پر بیٹھ گیا۔



## URDU NOVEL BANK

کیا ہوا محترمہ، کیوں خفا ہیں آپ مجھ ناچیز سے؟ "یوسف نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے پوچھا۔

کچھ نہیں "اجیہ نے اپنا چہرہ دوسری جانب پھیرتے ہوئے کہا۔"

اچھا دیکھو تمہارے بالوں پر کچھ لگا ہوا ہے "یوسف نے اس کے بالوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، تب ہی اجیہ نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

ارے نہیں رکو میں ہٹاتا ہوں "یوسف اتنا کہہ کر اٹھا تھا اور پھر ہاتھ میں پکڑا "گلاب جو کب سے وہ پیٹھ پیچھے ہاتھ کئے چھپائے بیٹھا تھا اسے اجیہ کے بالوں

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

میں لگا دیا۔

اب تم جان یوسف لگ رہی ہو "یوسف نے مسکراتے ہوئے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا تب ہی اجیہ نے ہاتھوں کی پوروں سے اس گلاب کو چھوا تھا، تب ہی اک خوبصورت مسکراہٹ نے اسکے لبوں کا احاطہ کیا تھا۔

ہائیلی تمہاری مسکراہٹ "یوسف نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔"

## URDU NOVEL BANK

ذیادہ ہو گیا یوسف "اجیہ اب قمقہ لگا کر ہنس رہی تھی۔"

ہاں بس اب پرفیکٹ ہو گیا "یوسف نے اسے یوں ہنستے دیکھ کر کہا وہ اسے خوش " ہی تو دیکھنا چاہتا تھا اور پھر وہ بھی ہنستا ہوا وہاں سے چلا گیا کیونکہ اب مہمان آرہے تھے اور باراتی بھی بس پہنچنے والے تھے۔

بارات آگئی "تب ہی کچھ دیر میں کسی نے بلند آواز سے کہا تھا تو اجیہ وہاں سے " اٹھ کر استقبال کرنے کے لئے بیرونی دروازے پر آگئی، باراتیوں کا استقبال بہت ہی اچھے سے کیا تھا لیکن جب دوسری بارات آئی تو سب کے سب حیران رہ گئے، کیونکہ دوسرا دلہا اور کوئی نہیں بلکہ روحان تھا اور روحان کے ساتھ ہی یوسف بھی کھڑا تھا جو اب ہنسی دبائے کھڑا تھا۔

روحان تم؟ "احمد صاحب نے حیرانی سے پوچھا۔"

جی میں؟ کیا آپ لوگوں نے مجھے سنگل ہی ماننا تھا؟ "روحان نے ہنستے ہوئے " پوچھا۔

## URDU NOVEL BANK

نہیں لیکن کس سے شادی کر رہے ہو؟" مسز ادریس نے سوال کیا تھا۔

یہ تو سرپرائز ہے "روحان نے ہنستے ہوئے کہا۔

بیٹا یہ سب کیا چل رہا ہے؟" مسز ادریس نے یوسف کی طرف دیکھ کر کہا۔  
یوسف نے کندھے اچکا دیئے۔

ارے یار کیا میں دلہا بنا ہوا اتنا برا لگ رہا ہوں کہ آپ لوگوں نے میرا استقبال  
بھی صحیح سے نہیں کیا "روحان نے مصنوعی خفگی سے کہا۔

تمہیں تو بعد میں بتاتی ہوں میں "مسز ادریس نے ہنستے ہوئے کہا یوسف نے  
اشارہ کر کے انہیں مطمئن کر دیا تھا، روحان اور نعیم اسٹیج پر بیٹھے ہوئے تھے  
جب نریم اپنی دونوں بھابیوں کو لے کر ہال میں داخل ہوئی تھی۔

وہ دونوں اسٹیج کے قریب آکر کی تھیں، روحان نے اپنی دلہن کا ہاتھ تھام کر اسے  
صوفے پر بٹھایا تھا جبکہ شفق کو دوسرے روم میں لے جایا گیا تھا کیونکہ ان کا  
ابھی نکاح نہیں ہوا تھا، سب کی متجسس نگاہیں روحان کی دلہن کی جانب ہی

## URDU NOVEL BANK

تھیں تب ہی اجیہ نے آگے بڑھ کر انزل کا گھونگھٹ اٹھایا تھا اور تب ہی سب کو حیرت کا اک زوردار جھٹکا لگا تھا۔

انزل "سکینہ بیگم نے صدمے سے کہا اور پھر یوسف نے سب کو پوری بات بتا" دی کہ کیسے انزل نے اپنی سب باتوں پر معافی مانگی اور ہر برا کام کرنے سے توبہ کی تھی چونکہ روحان نے اسے ایک ہی دفعہ طلاق دی تھی اور ابھی تین مہینے نہیں ہوئے تھے تو وہ اب بھی اسکے نکاح میں تھی تو پھر انزل نے روحان سے معافی مانگ کر اسے طلاق نہ دینے کی درخواست کی تھی روحان نے اجیہ اور یوسف کے کہنے پر اسے معاف کر کے آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا تھا، یوسف کی بات سن کر سب مطمئن ہو گئے اور سب نے ہی اسے معاف کر کے دل سے قبول کر لیا تھا اور پھر شفق اور نعیم کا نکاح کر دیا گیا تھا اور پھر شفق کو بھی نعیم کے ساتھ بٹھادیا گیا تھا دونوں جوڑیاں ہی ہی بہت خوبصورت لگ رہی تھیں ہر اٹھنے والی آنکھ ستائشی نظروں سے ضرور دیکھتی وہ چاروں بھی اک دوسرے کو پا کر

## URDU NOVEL BANK

مکمل نظر آرہے تھے، رخصتی کا وقت آپہنچا تھا، شفق کو نعیم کے سنگ رخصت کر دیا گیا تھا جبکہ روحان اور انزل کو بھی پورا پروٹوکول دیا گیا تھا۔

نمرہ اک سائیڈ پر کھڑی رو رہی تھی جب کوئی اس کے پیچھے آکھڑا ہوا تھا۔

بہن کی نہیں اپنی رخصتی پر رونے کی تیاری کرو ظالم لڑکی "یہ اور کوئی نہیں" بلکہ غازی تھا وہ بھی شادی میں آیا تھا اب اسکے یوسف کے ساتھ اچھے تعلقات تھے اور روحان سے اسکی اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی اور اس لڑکی کو تو وہ اسی دن زندگی میں شامل کر لینے کا فیصلہ کر چکا تھا جس دن نمرہ نے اس کے سر پر گلدان مارا تھا تب ہی تو وہ اسے ظالم لڑکی کہا کرتا تھا، اس سے پہلے کہ نمرہ مڑ کر اسے دیکھتی وہ وہاں سے جا چکا تھا کیونکہ اب اسے وہاں کھڑے رہنا مناسب نہیں لگا تھا نمرہ اب رونا بھلا کر مسکرا رہی تھی اور پھر سب گھر کی جانب روانہ ہو گئے۔

انزل اور روحان کا استقبال بہت شاندار طریقے سے کیا گیا تھا روحان کا کمرہ یوسف نے بہت اچھے سے ڈیکوریٹ کروایا تھا، انزل کو روحان کے کمرے میں پہنچا

## URDU NOVEL BANK

دیا تھا، نمرہ نے روحان کو دروازے پر روک کر اس سے اچھے خاصے پیسے بٹورے تھے، سب بہت تھک چکے اس لئے جلد ہی اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے۔

انزل نظریں جھکائے عروسی لباس میں ملبوس بہت حسین لگ رہی تھی، روحان نے آج پہلی دفعہ اس آنکھ بھر کر دیکھا تھا تب ہی وہ بیڈ پر اس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

بہت پیاری لگ رہی ہو "روحان نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔"

آپ بہت اچھے ہیں اور مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ آپ کا احسان کیسے اتاروں آپ " نے مجھے اتنا سب ہونے کا بعد قبول کیا بہت بہت شکریہ آپ کا، ورنہ جو میں نے کیا وہ قابل معافی نہیں تھا " انزل نے شرمندگی سے کہا۔

میں سب بھلا چکا ہوں انزل اور بہتر یہی ہے کہ تم بھی سب بھول جاؤ، ہم " کب تک ماضی میں رہیں گے بھلا؟ بس میری تم سے گزارش ہے کہ کبھی کچھ

## URDU NOVEL BANK

ایسا مت کرنا کہ میں سب باتیں یاد کرنے پر مجبور ہو جاؤں اور دوبارہ کبھی تمہیں معاف نہ کر پاؤں "روحان نے صاف گوئی سے کام لیا تھا۔

میں پوری کوشش کروں گی روحان کہ اپنی غلطیوں کا ازالہ کر سکوں "انزل" نے دھیمی سی مسکراہٹ لبوں پر لاتے ہوئے کہا۔

میں جھوٹ نہیں کہہ سکتا انزل مجھے تم سے محبت تو نہیں ہے لیکن ہاں تم "مجھے اچھی لگتی ہو اور مجھے یقین ہے کہ تم بہت جلد میری محبت کو پالو گی "روحان نے مسکر کر کہا۔

بلکل اور کسی کو حق بھی نہیں کہ وہ تمہاری محبت کی مہک بھی سونگھے "انزل" نے پورے حق سے کہا تھا۔

ہاں ہاں بلکل بیوی کے ہوتے ہوئے ایسا ہوگا بھی کیوں؟ لیکن ویسے تھوڑی سی مہک تو چلتی ہے نا "روحان نے شرارت سے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

خبردار "انزل نے مصنوعی غصے سے کہا اور لگے ہی لمحے دونوں نے قمقہ لگایا تھا" اور تب ہی کھرکی سے جھانکتا چاند بھی مسکرایا تھا ہر اندھیرے کے بعد روشنی لازمی ہوتی ہے۔



یوسف سارے کام نپٹا کر کمرے میں داخل ہوا تھا اور جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا پورا کمرہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا اس نے سوچ بورڈ سے بٹن آن کیا تھا اور لگے ہی لمحے پورا کمرہ روشن ہوا تھا، سامنے بیڈ پر اجیہ چہرے پر گھونگھٹ ڈالے بیٹھی تھی، یوسف مسکرایا تھا اور پھر وہ اپنے مخصوص انداز میں چلتا ہوا بیڈ پر آبیٹھا تھا۔

تم کون ہو؟ "یوسف نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے پوچھا۔"

اجیہ نے یکدم غصے سے گھونگھٹ اٹھایا تھا۔

تمہاری بیوی "اس نے تپ کر کہا۔"



## URDU NOVEL BANK

ارے ارے اجیہ! گھونگھٹ تو مت اٹھاؤ وہ میں نے اٹھانا ہے "یوسف اپنی ہنسی" روکنا چاہ رہا تھا لیکن اجیہ کی حرکتیں اسے ہنسنے پر مجبور کر رہی تھیں، تب ہی یوسف نے اسکا گھونگھٹ اٹھایا تھا۔

میرا تحفہ "اس سے پہلے کہ یوسف تعریف کرتا اجیہ نے ہاتھ آگے کرتے ہوئے" کہا۔

وہ تو میں لایا ہی نہیں "یوسف نے تاسف سے کہا۔  
 تمہیں لانا چاہیے تھا "اجیہ نے مصنوعی خفگی سے کہا۔"

visit for more novels:

مجھے کیا علم تھا کہ میری بیوی مجھے اتنا اچھا والا سرپرائز دینے والی ہے "یوسف" نے اس کی جانب محبت سے دیکھا تھا۔

مجھے کچھ نہیں پتا، مجھے بس میرا تحفہ چاہیے "اجیہ نے ڈٹ کر کہا تھا۔"

## URDU NOVEL BANK

او کے پھر اک کام کرتے ہیں، اپنا ہاتھ دو "یوسف نے اس کا ہاتھ پکڑتے" ہوئے کہا اور پھر اپنے ہاتھ پر پہنی چاندی کی انگوٹھی اجیہ کی انگلی میں پہنا دی جو اجیہ کو بھی کافی خوبصورت لگی تھی۔

تھینک یو مائی ڈیئر سرٹیل ہزبینڈ "اجیہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔"

اس کی جگہ آئی لو یو بھی کہا جا سکتا تھا "یوسف نے مسکرا کر کہا۔"

آئی لو یو ٹو "اجیہ نے بے ساختہ کہا تھا اور تب ہی یوسف کا اک جاندار قمقہ بلند ہوا تھا، یوسف نے اجیہ کے ہاتھ کی پشت پر اپنی محبت کی مہر ثبت کی تھی اور دونوں نے ہی پوری زندگی اک دوسرے کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا تھا، اک لمبی خزاں کے بعد بہار لوٹ آئی تھی ہر دل خوشی سے جھوم رہا تھا، اجیہ بھی آج سب بھلا کر آگے بڑھ چکی تھی، تب ہی یوسف نے ذرا آگے ہو کر اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

فان مع العصر يسرا" خوشی سے اجیہ کی آنکھیں نم ہوئی تھیں، یوسف اور اجیہ اج" پھر اک دوسرے کو پاچکے تھے اک دوسرے کے دل پر وہ دونوں ہی راج کرتے تھے، آنے والا وقت بہت سی خوشیاں لانے والا تھا اس امید کے ساتھ وہ دونوں اٹھے تھے اور وضو کر کے شکرانے کے نفل ادا کر کے انہوں نے پورے دل سے اللہ کا شکر ادا کیا تھا، محبت جیت چکی تھی اور نفرتیں ہار گئی تھیں اک اور کہانی اک خوبصورت اختتام کے ساتھ مکمل ہوئی تھی۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

ختم شد

## URDU NOVEL BANK

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

[www.facebook.com/groups/NovelBank](http://www.facebook.com/groups/NovelBank)

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

[www.instagram.com/pdfnovelbank](http://www.instagram.com/pdfnovelbank)

visit for more novels:

[www.urduNovelbank.com](http://www.urduNovelbank.com)

بہترین اور اچھی اردو سٹوریز پڑھنے کے لئے یہ یوٹیوب چینل سسکرائب کریں۔

<https://youtube.com/c/OnlineUrduNovel>

Vist For More Novels : [www.urduNovelbank.com](http://www.urduNovelbank.com)